رہنمائے ٹیکسلہ

یعنی

اردو ترجمہ "گائڈ ٹو ٹیکسلہ" طبع ثانیہ

مصنفہ

جناب معلی القاب سر جان مارشل صاحب بہادر

(نائٹ) ، سی ۔ آئی ۔ ای ، ڈائرکٹر جنرل

محکمہ آثار قدیمہ ہند

مترجمہ

مولوی محمد حمید صاحب قریشی

بی ۔ اے

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمہ آثار قدیمہ

144417

کلکتہ

سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ انڈیا

سنہ ۱۹۳۳ع

UNIVERSAL LIBRARY
OU_188817
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۱۳۵d Accession No. U1475

Author رسل ژاں

Title [illegible]

This book should be returned on or before the date last marked below.

رہنمائے ٹیکسلہ

یعنی

اردو ترجمہ " گائڈ ٹو ٹیکسلہ " طبع ثانیہ

مصنفہ

جناب معلی القاب سر جان مارشل صاحب بہادر

(نائٹ) ، سی ۔ آئی ۔ ای ، ڈائرکٹر جنرل

محکمہ آثار قدیمہ ہند

مترجمہ

مولوی محمد حمید صاحب قریشی

بی ۔ اے

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمہ آثار قدیمہ

کلکتہ

سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ انڈیا

سنہ ۹۲۴ ء

HEAD OF DIONYSUS FROM SIRKAP.

Photo.-engraved & printed at the Offices of the Survey of India, Calcutta, 1921.

فہرست مضامین

باب ۱ — جغرافیائي حالات . . . . ۱۱ تا ۲۱

ٹیکسلہ کي جاے وقوع - ۱۱ ، وادي ٹیکسلہ قدیم زمانے مین - ۱۲ ، بھڑ کا میدان مرتفع - ۱۴ ، سرکپ - ۱۵ ، بابر خانہ یا کچا کوٹ - ۱۸ ، سرسکھہ - ۱۹ ، دیگر آثار ۲۰

باب ۲ — تاریخي حالات . . . . . ۲۲ تا ۴۸

سلطنت ایران - ۲۳ ، سکندر اعظم - ۲۴ ، سلیوکس نکیٹر (سلجوق فاتح) - ۲۶ ، سلطنت موریا - ۲۷ ، باختري یوناني - ۲۸ ، توراني و پارتھیائي - ۳۰ ، اپا لونیس والیئے ٹیانہ - ۳۴ ، شاہ ہرمائیس اور اهل کشان - ۳۶ ، هنون کا حملہ اور ٹیکسلہ کي بربادي ۳۹ ، هوان چوانگ - ۴۰ ، تحقیق آثار ٹیکسلہ بزمانہ حال ۴۰ ، مشهور تواریخي واقعات ۴۳

باب ۳ — صنعت . . . . . . ۴۹ تا ۷۳

اخمیني - ۵۰ ، موریا - ۵۱ ، یوناني توراني اور پارتھیائي - ۵۴ ، قندهاري - ۶۴ ، یوناني صنعت کا اثر ۷۰

باب ۴ — دهرمارا جیکا ستوپہ . . ۷۴ تا ۱۱۳

ستوپہ کلان - ۷۷ ، ستوپہ کلان کے گرد چھوٹے مدور ستوپون اور مندرون کا حلقہ - ۸۱ ، طرز تعمیر کے نمونے - ۸۶ ،

A-1

فہرست مضامین

چھوٹي چھوٹي قديم اشياء جو مندر سے ملي
هين - ۸۸ ' ستوپه (J1) - ۹۰ ' ستوپه (J2) - ۹۲
ستوپه (N9-18) - ۹۳ ' منادر (N17-18) - ۹۴ '
ستوپه (N7) - ۹۵ ' عمارات (P1-2) - ۹۶ ' تالاب ۹۷
ستوپه (P6,K3) - ۹۸ ' ستوپه (K1) - ۹۸
منظر گرد و نواح ۹۹ ' عمارت (H1) - ۱۰۱
دوگڑھے (M4) - ۱۰۲ ' منادر (G1) - ۱۰۳ ' کتبه
سنه ۱۳۶ صفحه ۱۰۴ ' مندر (R1) - ۱۰۶ '
عمارت (L) - ۱۰۸ ' محرابي مندر (I3) - ۱۱۱ '
منادر (F,E) - ۱۱۲

باب ۵ — ستوپه کنال . . . . . ۱۱۴ تا ۱۲۴
ستوپے کي تعيين ۱۱۴ ' کيفيت - ۱۱۹ ' خانقاه ۱۲۳

باب ۶ — سرکپ . . . . . ۱۲۵ تا ۱۶۳
شہر پناه - ۱۲۵ ' شاهي محل ۱۲۷ ' مکانات کے
نقشے - ۱۳۴ ' مندر واقعه سلسله (G) - ۱۳۸ ' مندر
عقاب ذوراسين واقعه سلسله (F) - ۱۴۰ ' آرامي
کتبه - ۱۴۳ ' چھوٹي چھوٹي قديم اشياء بر آمده
از سرکپ - ۱۴۵ ' زيورات از سلسله (E) - ۱۴۶ '
اشياء از کمرة (C18) - ۱۴۹ ' زيورات جو وسطي
صحن کے شمال سے ملے - ۱۵۳ ' محرابي
مندر (D) - ۱۵۶ ' ستوپۂ صحن (A) ' - ۱۶۰
دروازه شہر - ۱۶۲

باب ۷ — جنڈیال . . . . ۱۶۴ تا ۱۷۸
مندر - ۱۶۴ ، ستوپہ اور خانقاہ واقعہ ٹیلہ
(B) - ۱۷۵ ، ستوپہ (A) - ۱۷۸

باب ۸ — سرسکھ - لال چک - اور بادل پور . ۱۷۹ تا ۱۹۲
سرسکھ کی جاے وقوع - ۱۷۹ ، سرسکھ کے
استحکامات - ۱۸۰ ، توفکیان - ۱۸۳ ، لال چک - ۱۸۷ ،
ستوپہ و خانقاہ - ۱۸۷ ، ستوپہ نمبر ۱ - ۱۸۹
ستوپہ نمبر ۲ - ۱۹۱ ، بادل پور - ۱۹۱

باب ۹ — موہڑہ مرادو - جولیان وغیرہ . ۱۹۳ تا ۲۲۹
موہڑہ مرادو کی جاے وقوع - ۱۹۳ ، ستوپہ
نمبر ۱ - ۱۹۵ ، ستوپہ نمبر ۲ - ۱۹۸ ، خانقاہ - ۱۹۸ ،
جولیان - ۲۰۶ ، ستوپوں کے صحن - ۲۱۰ ، خانقاہ - ۲۱۴ ،
بھلر ستوپہ - ۲۲۳ ، بھڑ کا میدان مرتفع - ۲۲۶

ضمیمہ —

صنعتی و عمارتی اصطلاحات وغیرہ ۲۳۰ تا ۲۳۲

فہرست تصاویر

نمبر پلیٹ		مقابل صفحہ
۱ —	ڈایونیسس کا سر - از سرکپ	سرورق
۲ —	مسکوکات	۵۱
۳ —	مسکوکات	۵۹
۴ —	دھرمارا جیکا ستوپہ - سطحي نقشہ	۷۷
۵ —	,, ,, - طرز تعمیر کے نمونے	۸۷
۶ —	,, ,, - پختہ متي اور چونے کے سر	۹۵
۷ —	,, ,, - چاندي کے پترے پر کتبہ اور اوسکي دستي نقل	۱۰۵
۸ —	,, ,, - قندھاري تصاویر (a) بدھہ کي خدمت مین نذرانہ پیش کیا جانا (b) بدھہ کا پہلا وعظ	۱۰۹
۹ —	,, ,, - منظر شمالي	۱۱۳
۱۰ —	کنال ستوپہ - منظر شمالي مغربي	۱۱۹
۱۱ —	سرکپ - محل کا سطحي نقشہ	۱۲۹
۱۲ —	,, - مندر عقاب ذو راسین	۱۳۱
۱۳ —	,, (a) آرامي کتبہ (b) ستوپہ نما ظرف تبرکات	۱۳۴
۱۴ —	,, سلسلہ مکانات (E) اور (F) اور محرابي مندر (D) کا نقشہ	۱۳۶

نمبر پلیٹ			صفحہ
۱۵ —	سرکپ	ھارپوکرے تیزکي برنجي صورت	۱۴۷
۱۶ —	,,	زیورات از سلسلہ (E) و دیگر اشیاء	۱۴۹
۱۷ —	,,	(a) زیورات (b) زیورات	۱۵۱
۱۸ —	مندر جنڈیال	- سطحي نقشہ	۱۶۵
۱۹ —	,,	منظر عمومي . .	۱۶۹
۲۰ —	لال چک	- خانقاہ کا منظر . .	۱۸۷
۲۱ —	موھڑہ مرادو	- خانقاہ کا منظر . .	۱۹۵
۲۲ —	,,	- ستوپہ نمبر ۱ کي آرائشي تصاویر	۱۹۷
۲۳ —	,,	- خانقاہ کے ایك حجرے میں مکمل ستوپہ . .	۲۰۳
۲۴ —	,,	- خانقاہ میں ایك، قندھاري تصویر . .	۲۰۵
۲۵ —	جولیاں	- ستوپے اور خانقاہ کا سطحي نقشہ . . .	۲۰۹
۲۶ —	,,	- صحن ستوپہ کا منظر عمومي	۲۱۱
۲۷ —	,,	ایك طاق میں مجموعۂ تصاویر	۲۱۵
۲۸ —	,,	,, ,, (بدیسي کي تصویر)	۲۱۹
۲۹ —	بھلر ستوپہ .	. . .	۲۲۳
۳۰ —	ٹیکسلہ کا پیمائشي نقشہ	. . .	۲۳۲

انٹروڈکشن

سر جان مارشل بہادر بالقابہ ڈائرکٹر جنرل محکمہ آرکیالاجیکل سروے آف انڈیا نے قدیم شہر ٹیکسلا کی کھدائی سنہ ۱۳ - ۱۹۱۲ء میں شروع کی تھی اور چار پانچ سال کے عرصے میں جو عمارات وغیرہ دریافت ہوئیں اون کے مجمل حالات سنہ ۱۹۱۷ء میں ایک رہنما کی صورت میں شائع کئے جس کا نام " اے گائیڈ ٹو ٹیکسلا " رکھا - میرے مکرم دوست بابو غلام قادر صاحب نے ' جو آجکل صاحب ڈائرکٹر جنرل بہادر کے نائب حفریات ہیں ' اوسی وقت مجھے اس رہنما کا اردو ترجمہ کرنے کا مشورہ دیا تھا کہ جو برادران وطن ٹیکسلا دیکھنے آتے ہیں اور سر جان مارشل کی انگریزی تالیف سے بوجہ ناواقفیت زبان متمتع نہیں ہوسکتے وہ بھی ہندوستان کے قدیم تمدن و تہذیب کے اس مشہور مرکز کی تاریخ اور ان آثار و علائق کے دلچسپ حالات و کوایف سے کماحقہ واقفیت حاصل کرسکیں - صلاح تو نیک تھی مگر افسوس حالات نے اتنی فرصت نہ دی کہ میں اس کام کو جلد شروع کرسکتا - اسی لیت و لعل میں چار سال گذر گئے حتی کہ سنہ ۱۹۲۱ء میں مارشل صاحب نے اپنی ٹیکسلا گائیڈ کا دوسرا ایڈیشن

شائع کردیا - اب تو مسٹر غلام قادر صاحب کے علاوہ دیگر احباب نے بھي بے حد اصرار کیا - حسن اتفاق سے مجھے بھي کسي قدر فرصت نصیب ہوئي اور آخر کار آغاز سنه ١٩٢٢ع مین یه ترجمه بخیر و خوبي اختتام کو پہنچ گیا - فالحمدلله علی ذالك *

سر جان مارشل انگریزي کے مانے ہوئے اهل قلم هین اور غیر زبان کے اعلی پایے کے مصنفین کي کتابون کا اردو مین ترجمه کرنا آسان کام نهین هی - تاهم مین نے مقدور بھر کوشش کي هی که مصنف کے مطالب کو صحت کے ساتھه عام فهم زبان مین ادا کردیا جائے اور جو کامیابي مجھے اس کوشش مین هوئي هی اوس کا اندازه ناظرین کرام خود فرما سکتے هین *

اس موقعه پر مین اپنے قدیم مشفق میر سید حفیظ‌الدین صاحب عزیز کا ته دل سے شکریه ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا هون جنهون نے اثناے ترجمه مین بہت سے مشکل الفاظ و اصطلاحات کے مناسب اردو الفاظ بتانے کے علاوه نهایت مفید اور قابل قدر مشوره بھي دیا - لیکن سب سے زیاده شکریے کے مستحق خود سر جان مارشل بهادر هین جنهون نے ترجمے کے خیال کو پسند کیا اور کتاب کو مع تمام نقشون اور تصویرون کے سرکاري مصارف پر چھپوادیا *

فقط *

بانکي پور - پٹنه
٣٠ جنوري سنه ١٩٢٢ع

خاکسار
محمد حمید قریشي

رهنمائے ٹیکسلہ

باب ۱

جغرافیائی حالات

ٹیکسلہ کے کھنڈرات شہر راولپنڈی سے قریباً بیس میل جانب شمال مغرب نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشن ٹیکسلہ جنکشن[1] کے مشرق اور شمال مشرق میں ایک

(۱) سٹیشن پر مسافروں کی آسائش کے لئے عمدہ ویٹنگ روم (Waiting Rooms) اور ریفریشمنٹ روم (Refreshment Rooms) ہیں - علاوہ ازیں قریباً ایک میل کے فاصلے پر محکمہ پارک ماسٹری (P. W. D.) کا ایک بنگلہ بھی ہے جس میں ٹھیرنے کی بعض اوقات اکزیکٹو انجینیر صاحب راولپنڈی سے اجازت مل سکتی ہے - سٹیشن سے نصف میل سے کچھ کم فاصلے پر محکمہ آثار قدیمہ کا دفتر ہے - یہاں سے کھدائی کے متعلق ضروری معلومات حاصل ہوسکتی ہیں - ٹیکسلہ میں مقامی عجائب خانے کی تعمیر کا خیال فی الحال ملتوی کردیا گیا ہے - مگر دوران حفریات میں جو اچھی اچھی قدیم اشیاء برآمد ہوئی ہیں وہ بنگلے کے قریب ایک گودام میں محفوظ ہیں - اور جن ایام میں کھدائی کا کام ہورہا ہو ڈائرکٹر جنرل صاحب محکمہ آثار قدیمہ کی اجازت سے دیکھی جاسکتی ہیں - کھدائی کا کام صرف خزاں اور بہار کے موسموں میں ہوتا ہے -

نہایت خوشگوار وادي کے اندر واقع هین - دریاے هرو اور اوسکے دو معاون لنڈي اور ٹمراہ اس وادي کو سیراب کرتے هین اور شمال و مشرق مین هزارہ کا برفاني پہاڑ اور کوہ مري ، اور جنوب و مغرب مین مارگلہ کي مشہور پہاڑي اور چند دیگر پہاڑیان جو کسي قدر پست هین ، اس کے گرد مضبوط قدرتي حصار بناتي هین - ایام قدیم مین ٹیکسلہ کو اپنے اس قدرتي حصار کي مضبوطي ، زمینون کي زرخیزي ، عمدہ پاني کي افراط ، اور اوس تجارتي شاهراہ پر واقع هونے کي وجہ سے جو هندوستان کو وسطي و مغربي ایشیا سے ملاتي تهي بہت بڑي اهمیت اور شہرت حاصل تهي[۱] - یوناني مورخین مین سے آیرین (Arrian) نے لکھا هے کہ سکندر اعظم کے حملے کے وقت دریاے جہلم اور اٹک کے درمیان جتنے شہر واقع تهے ان مین ٹیکسلہ سب سے بڑا اور آباد شہر تها - سٹرابو (Strabo) لکھتا هے کہ ٹیکسلہ کے گرد و نواح کا علاقہ خوب آباد اور زرخیز هے کیونکہ یہان پہاڑونکا سلسلہ ختم هوکر میدان شروع هوجاتے هین -" پلوٹارک (Plutarch) نے بهي یہان کي زرخیزي

---

(۱) یوناني مورخ پلیني (Pliny) کہتا هے کہ اس علاقے کا نام " امنڈ " تها -

کا ذکر کیا هی - اور یونانی مصنفین کے علاوہ ملک چین کا مشہور سیاح هوان چوانگ (Yuan Chwang) بهي جو ساتوین صدي عیسوي مین هندوستان آیا ٹیکسلہ کی زمینون کی زرخیزي ' فصلون کي عمدگي ' اور پاني اور سبزے کي افراط کی تعریف کرتا هی *

پلیٹ ۳۰ (Plate XXX) پر ٹیکسلہ کا جغرافیائي نقشہ دیکهنے سے معلوم هوگا کہ مشرقي سلسلۂ کوہ کي ایک چٹیل اور ڈهلوان (چرنے کے پتهر کي) پہاڑی جسکا مغربي سرا هتهیال کے نام سے مشہور هی ' وادي کے گوشہ مشرق و شمال مشرق سے مغرب جنوب مغرب کو جاتي اور وادي مذکور کے شرقي حصے کو دو ٹکڑون مین تقسیم کرتي هی - انمین سے شمالي نصف کو متعدد نہرین ' جو دریاے هرو کے بالائي حصے سے کاٹ کر لائي گئی هین ' سیراب کرتي هین اور اس لئے یہ حصہ آجکل پیداوار کے لحاظ سے جنوبي حصے کی نسبت بہت زیادہ زرخیز هی - جنوبي نصف مین جا بجا گہرے گہرے کهڈ اور خشک پتهریلی ٹیکریان هین جن مین سے اکثر کی مسطح چوٹیون پر قدیم ستوپون اور خانقاهون کے کهنڈر پائے جاتے هین -

کوہ هتهیال کے مغربي دامن کے ساتهہ ساتهہ تمرا

یا تبرا نالہ بہتا ھی جو بظاھر وھي نالہ معلوم ھوتا ھی جس کو یوناني مصنفین نے ٹائبرونابو ' ٹائبروبو ام ' اور ٹائبریو بوٹمس لکھا ھی - وادي کے شمالی نصف میں دریاے ھرو کا دوسرا معاون نالہ لندي ھی جس کا پاني اگرچہ آجکل تمرا کي مانند بہت نیچے بہتا ھی لیکن ایام قدیم میں یقیناً سطح، زمین کے قریب تر ھوگا -

اس خوشگوار وادي میں ھمیں تین قدیم شہرون کے کھنڈرات ملتے ھین جنکا باھمي فاصلہ قریباً ساڑھے تین میل ھوگا - جنوبي جانب کا شہر بھڑ کے نام سے موسوم ' اور تمرا نالہ اور سرائے کالا حویلیان ریلوے کي لائن کے درمیان ایک میدان مرتفع پر واقع ھی جو نالے سے ۶۰ - ۷۰ فٹ کے قریب بلند ' شمالاً جنوباً ۱۲۱۰ گز طویل اور شرقاً غرباً ۷۳۰ گز عریض ھی - اس کي جنوبي اور مغربي حدود تو سیدھي اور خاصي باقرینہ ھین لیکن شمالي اور مشرقي اضلاع منحني اور تمرا نالے کي کھاڑیون اور اوسکے بلند کنارون کے ساتھہ ساتھہ چلتے ھین اور بعض کھاڑیون میں ' جنکي مٹي پاني کي قطع و برید سے بہ گئي ھی دیوارون کا معلوم کرنا ناممکن ھوگیا ھی - مقامي روایت

کے مطابق بھڑ ڈیکسلہ کا سب سے قدیم شہر ھی اور جس قدر پرانی چیزیں اثنائے حفریات میں اس میدان سے برآمد ھوئي ھیں وہ سب اس روایت کي تائید و تصدیق کرتي ھیں - جنرل کننگھم کي رائے ھی کہ ساتویں صدي عیسوي میں یہ شہر آباد تھا - مگر اوسکي یہ رائے اس خیال پر مبني تھي - کہ غالباً "بابر خانہ" کا ستوپہ[۱] وھی "ھدیۂ سر" والا ستوپہ ھی جس کا ذکر ھوان چوانگ نے اپنے سفرنامے میں کیا ھی - لیکن حفریات حاضرہ کے اثنا میں جو قدیم آثار برآمد ھوئے ھیں اون سے جنرل موصوف کے اس خیال کي تائید نہیں ھوتي بلکہ اُلٹا یہ ثابت ھوتا ھی کہ شہر مذکور یونانیوں کي آمد سے کئي سو برس پہلے آباد ھوا تھا - اور یونانیوں نے دوسری صدي قبل مسیح کے آغاز ھي میں اوس شہر کو دارالسلطنت بنا لیا تھا جو آجکل سرکپ کے نام سے مشہور ھی -

سرکپ — یہ دوسرا شہر، یعني سرکپ، ھتھیال کي مغربي شاخوں پر اور ایک صحیح الحدود میدان مرتفع پر واقع ھی جو ھتھیال کي شمالي جانب ھی - فصیل شہر قریباً ساري کي ساري اب تک موجود ھی - مغربي

(۱) ستوپے کي تشریح کے لئے دیکھیں نوٹ صفحہ ۷۴

ضلع کی دیوار اکثر مقامات پر باهر کو نکلی هوئی یا اندر کو دبی هوئی هے - لیکن شمالی اور مشرقی دیواریں بالکل سیدهی هیں - شرقی ضلع کی فصیل میدان کے جنوب مشرقی گوشه سے سیدهی هتهیال کی ایک شاخ کے ڈهلوان پهلو پر هوتی هوئی ایک چهوٹی سی وادی میں سے گذرتی هے اور ایک اور پهاڑی اور نشیب کو عبور کرکے هتهیال کی تیسری شاخ پر چڑهه جاتی هے جو وادی ٹیکسله کے جنوبی حصے میں سب سے اونچی پهاڑی هے - یہاں سے یه دیوار مغرب کو مڑتی ' اور پهاڑی کے پهلو پر سے گذرتی هوئی اوس کے مغربی کونے میں اوترتی هے - اس کے بعد دفعةً شمال اور پهر مغرب کو مڑ کر ' اور تمرا نالے کے قریب ایک بلند ٹیلے کو احاطے میں لے کر ' شمال کو مڑتی هے اور آخر کار فصیل کی مغربی دیوار کے ساتهه آملتی هے - اس طرح هتهیال کی تین چٹیل اور ڈهلوان شاخیں ' ایک مسطح الراس پهاڑی ' جو مذکورہ بالا ٹیلے سے بتدریج بلند هوتی هے ' اور وہ تمام میدان جو ان پهاڑیوں کے شمال میں واقع هے سرکپ کی فصیل کے احاطے میں آگئے هیں - فصیل کا محیط قریباً چهه هزار گز اور موٹائی ۱۵ سے ۲۱½ فٹ تک هے - دیواروں کی

چنائي ربل[۱] نمونے کي هی جس مین چهوٹے چهوٹے کمزور پتهر استعمال کئے گئے هین - یه طرز تعمیر دیگر یونانی اور شاکا پہلوي[۲] عمارات کي طرز سے ملتي جلتي اور اون کي طرح ناپائدار هی - استحکام کي خاطر فصیل کي بیروني جانب برج بنائے گئے هین - جن کا سطحي نقشه جہان تک دیکها گیا بشکل مستطیل هی (دیکهو صفحه ۱۲۵)

جس مسطح الراس پہاڑي کا ذکر اوپر آیا هی اوس کے محل وقوع اور عام نقشے کو بالامعان دیکهنے سے خیال هوتا هی که قدیم شہر سرکپ کا ارک قلعه (Akropolis)[۳] اغلباً اوسي کے اوپر واقع تها - اگرچه ممکن هی که وه تمام رقبه بهي جو هتهیال کي شاخون کے درمیان هی ، نیز وه قطعه زمین جو ان شاخون کے اور پہاڑي مذکور کے مابین واقع هی ، خاص طور پر محفوظ کر لیا گیا هو اور اوس کے گرد بهي ایک مضبوط چار دیواري بنالي گئي هو که محاصرے کے وقت جائے پناه کا کام

(۱) Rubble ناتراشیده پتهرون کي کسي قدر بهدي چنائي (ملاحظه هو نقشه - Plate V, 1)

(۲) قریباً سنه ۸۰ قبل مسیح سے سنه ۶۰ عیسوي تک کا زمانه جبکه ٹیکسله تورانی پارتهیائي بادشاهون کے زیر نگین تها -

(۳) Akropolis یونانی لفظ هی - اسکے لغوي معني هین "بلند شہر" - کسي یوناني شہر کا بلند ترین حصه یا قلعه جو شہر کے بلند ترین مقام پر بنا هو -

دے سکے - معلوم ہوتا ہی کہ یہ اندرونی فصیل قلعہ کے شمال مین ہتھیال کی شمالی شاخ کے دامن کے ساتھہ ساتھہ کھینچی گئی تھی اور اندرونی قلعے مین داخل ہونے کے لئے صرف ایک دروازہ رکھا گیا تھا جو دونون پہاڑیون کے درمیان نشیب جگہہ پر واقع تھا - جنرل کننگہم کا خیال تھا کہ یہ دروازہ شہر سرکپ کے شمالی دروازے کے بالمقابل ہوگا - اور یہ کہ دونون دروازے اوس سیدھے بازار کے سرون پر واقع ہونگے جو شہر کے بیچون بیچ سے گذرتا ہی - لیکن شہر کے اس حصے مین کھدائی کرنیسے معلوم ہوا کہ اس معاملے مین بھی جنرل موصوف کے خیالات صحیح نہ تھے -

بابر خانہ یا کچا کوٹ

سرکپ کے شمال مین فصیل کے باہر ایک چھوٹی سی بستی تھی جو آجکل بابرخانہ کے نام سے مشہور ہی - اسکے گرد ایک کچی فصیل بنی ہوئی ہی جس کی وجہ سے بعض اوقات یہ بستی کچا کوٹ بھی کہلاتی ہی - کچی فصیل تمرا نالے سے قریباً چالیس فٹ بلند ہی - بستی کا محیط ½۱ میل سے کچھہ زیادہ ہی - اور تمرا نالے کا ایک حصۃ اس کی مغربی حد بناتا ہی -

سرسکھہ

تیدسلہ کا تیسرا شہر جو آج کل سرسکھہ کے نام سے مشہور ھی شہر سرکپ کے شمال مشرق میں لنڈي نالے کے پار واقع ھی - معلوم ھوتا ھی کہ شاھان کشان اور آنمیں سے غالباً راجہ کنشک (Kanishka) نے اس شہر کو آباد کیا تھا - شہر کا نقشہ قریب قریب متوازي الاضلاع شکل کا ھی اور فصیل کا دور تین میل[۱] سے کچھہ کم - فصیل کي دیوارین مضبوط اور ۱۸ فیٹ (بلکہ بعض جگہہ ۱۸ فیٹ سے بھي زیادہ) موٹي ھین اور جنوبي اور مشرقي دیوارون کے بعض حصے بہت اچھي حالت مین ھین - فصیل کے چہرے کي چنائي بڑے ڈائیپر[۲] (large diaper) نمونے کي ھی جس مین بڑے بڑے پتھرون کے درمیان پتھرون کي چھوٹي چھوٹي کتلین دي ھوئي ھین - یہ طرز ابتدائے عہد کشان مین رائج ھوئي تھي - فصیل کي بیروني جانب گول برج بنے ھین[۳] جن کا باھمي فاصلہ قریباً

(۱) ھوان چوانگ (سنہ ۶۲۹ ع تا سنہ ۶۴۵ ع) کہتا ھی - کہ اسکے زمانے مین شہر سرسکھہ کا محیط دس لي (یعني ۱۲ میل) تھا - ممکن ھی کہ اوس کے وقت مین اصلي شہر کا محیط بہت کم رہ گیا ھو

(۲) دیکھو پلیٹ ۵ شکل ۳ (Plate V, 3)

(۳) کننگھم صاحب کا بیان ھی کہ یہ برج شکل مین مربع ھین اور انکا باھمي فاصلہ ۱۲۰ فیٹ ھی - مگر حقیقت مین ایسا نہین -

B-I

۹۰ - ۹۰ فیٹ هی - آجکل اس شهر کي فصیل کے اندر ' اور اون قدیم کهنڈرات پر جن کے نشان جابجا نظر آتے هین ' تین چهوٹے چهوٹے گاؤن میر پور ' ٹوفکیان اور پنڈ کا کهڑا آباد هین -

دیگر آثار

ٹیکسلہ کے ان تین شهرون یعنی بهڑ ' سرکپ اور سرسکهه کے علاوہ پیروان بدهه مذهب کے بنائے هوئے ستوپون ' خانقاهون اور اور بهت سي قدیم عمارتون کے آثار بهي ان کے نواح مین اور خاصکر وادي کے جنوبي نصف مین اور تمرا نالے کے قریب کي خشک پهاڑیون پر کثرت کے ساتهه پائے جاتے هین - ان عمارات مین سب سے نمایان دهرمارا جیکا ستوپه هی جس کا مقامي نام چیرتوپ هی - چیرتوپ کي وجه تسمیه (ستوپهٔ مذکور کے وسط مین) وہ بڑا چیر یا شگاف هی جو کسي سابق محقق نے اس ستوپے مین کهدائي کرکے کیا تها - وادي کے شمالي نصف مین اور هتهیال کي شاخون کے درمیان بدهه مذهب کي اور بهت سي عمارات کے آثار بهي پائے جاتے هین جن مین سے ذیل کے پانچ مقامات کي کهدائي سے نهایت دلچسپ نتایج برآمد هوئے هین :—

(۱) ستوپه و خانقاه کنال - جو هتهیال کي شمالي

شاخ اور سرکپ کي قدیم چاردیواري کے ایک حصے پر واقع هین —

(۲) اسي سلسلۂ کوہ مین ' چند میل مشرق کو موهڑہ مرادو اور جولیان کے ستوپے اور خانقاهین -

(۳) شمالي وادي مین بادل پور اور لال چک کے ستوپے اور خانقاهین -

(۴) کچا کوٹ کے شمال مین موضع جنڈیال کے قریب دو بڑے بڑے ٹیلے - انمین سے ایک ٹیلے پر ایک وسیع مندر بنا هی جس کے متعلق یہ باور کرنے کے وجوہ هین کہ غالباً آتش پرستي کے لئے مخصوص تها - ٹیلون سے چند سو گز جانب شمال دو شکستہ ستوپے هین جو غالباً جین مذهب سے تعلق رکهتے تهے -

(۵) ٹیکسلہ کي شمالي پهاڑیون کي سب سے آخري شاخ پر ایک بڑا ستوپہ جو بهلڑ ٹوپ کے نام سے مشهور هی - یہ ستوپہ ایک بلند مقام پر واقع هی اور ٹیکسلہ کي شمالي حد قائم کرتا هی -

ان آثار کے علاوہ ٹیکسلہ کي وادیون اور پهاڑیون مین اور بهي بهت سي قدیم عمارتون کے کهنڈرات پائے جاتے هین - لیکن کهدائي صرف مقامات مذکور هي مین هوئي هی - اس لئے دیگر عمارات کے متعلق کچهہ لکهنا غیر ضروري سا معلوم هوتا هی -

باب ۲

تاریخي حالات

بارجود اوس شوکت و ثروت کے جو ٹیکسلہ کو ایام قدیم میں حاصل تھي اس کي تاریخ کے متعلق ھماري معلومات نہایت ھي قلیل اور زیادہ تر یوناني اور چیني مصنفین کي تحریروں یا مقامي سکوں اور چند ایک کتبوں پر مبني ھیں - سکوں اور کتبوں سے مفید مطلب معلومات حاصل کرنیمیں نہایت عرقریزي سے کام لینا پڑا ھی - شہر کا اصلي نام ٹکہ سلا یا ٹکھہ شلا (سنسکرت - تکشہ شلا ۱) تھا جس کو یوناني اور رومي مصنفین نے ٹیکسلہ لکھا ھی - شہر کي بنیاد نہایت قدیم زمانے میں رکھي گئي تھي - مہا بھارت میں راجہ جنمے جیا کي مشہور سانپ کي قرباني کے حال

(۱) اس لفظ کے لغوي معنی غالباً " ترشے ہوئے پتھر کا شہر " ھین - تبتي زبان میں ٹیکسلہ کا نام ردو ھجوگ ھی - جس کے معنی ھین " تراشا ھوا پتھر " - چیني سیاح فاھیان (Fa Hien- جو چوتھي صدي عیسوي میں ھندوستان آیا) اس شہر کو چو شاشي لو (لغوي معنی " کٹا ھوا سر ") کہتا ھی - اور اسکي توضیح اس طرح کرتا ھی کہ مہاتما بدھہ نے اس مقام پر اپنا سر بطور خیرات نذر کردیا تھا -

مین ٹیکسلہ کا ذکر آتا هی - اوس کے بعد پانچوین صدی قبل مسیح کے آغاز کے قریب ٹیکسلہ کا صوبہ غالباً ایران کی اخمینی سلطنت مین شامل کیا گیا - کیونکہ دارا کے جو کتبے پرسی پولس[1] کے آثار پر اور نقش رستم مین دارا کی قبر پر کندہ هین - اونمین ایک نئے هندی صوبے کا ذکر ملتا هی جس کو سلطنت کے تمام صوبون سے زیادہ آباد اور زر خیز کہا گیا هی یہ صوبہ ایریہ[2] - ارکوسیہ[2] - اور گندار یہ[2] سے بلکل جدا اور مختلف هی - جس سے خیال هوتا هی کہ اغلباً پنجاب کے اوس علاقے کا اکثر حصہ جو دریائے اٹک کے مشرق مین واقع هی ' نیز تمام ملک سندھ اس صوبے مین شامل تہے[3] - ٹیکسلہ مین ایرانی اثر کی واحد یادگار ایک دلچسپ کتبے کی صورت مین ملی هی جو چوتھی یا پانچوین صدی قبل مسیح کے آرامی حروف مین لکھا هوا هی اور هندوستان مین آرامی رسم الخط کی پہلی تحریر هی (دیکھو صفحہ ۱۴۳) -

سلطنت ایران

---

(۱) Persepolis قدیم ایران کا مشہور شہر

(۲) Gandaria, Arachosia, Aria

(۳) دیکھو ' مسٹر سمھتہ کی کتاب " قدیم تاریخ هند " طبع سوم صفحہ ۳۸ - برخلاف اس کے بعض کتب جاتکا هین ٹیکسلہ کو ملک قندهار کا دارالسلطنت لکھا هی -

بدھہ مذھب کي کتاب جاتکا[1] سے معلوم ھوتا ھی ۔ کہ ٹیکسلہ مین اوس وقت ایک یونیورسٹي تھي جو علوم و فنون مروجہ کي تعلیم مین شہرۂ آفاق تھي ۔ لیکن یونیورسٹي سے قطع نظر کي جائے تو یوناني حملے سے قبل ٹیکسلہ کي تاریخ کے متعلق ھمین کچھہ بھي معلوم نہین ۔

سکندر اعظم

سکندر اعظم کے حملے کے جو حالات ھم تک پہنچے ھین اون سے معلوم ھوتا ھی کہ وہ پنجاب مین سنہ ۳۲۶ قبل مسیح کے موسم بہار مین داخل ھوا تھا ۔ ٹیکسلہ کي سلطنت بغیر جنگ و جدال کے اوس کے حوالے کردي گئي اور اوسنے چند ھفتے یہان قیام کرکے راجہ پورس پر حملہ کرنے کي تیاریان کین ۔ اوس وقت سلطنت ٹیکسلہ کي حدود ایک طرف دریائے اٹک اور دوسري جانب دریائے جہلم سے ٹکراتي تھین ' دارالسلطنت خوب آباد تھا ' مال و دولت کي افراط تھي ' اور حکومت

(۱) جاتکا ۔ اھل بودھہ کي پالي زبان مین لکھي ھوئي کتاب جس مین گوتم بدھہ کے گذشتہ جنمون کے پانسو پچاس قصے درج ھین ۔ اھل بودھہ کا عقیدہ ھی کہ راجہ سدودھن کے ھان پیدا ھونیسے قبل گوتم ملکوتي ' انساني ' حیواني ' غرضیکہ تمام جاندار مخلوق کي شکل مین جنم لے چکا تھا ۔

اچھي تھي - تعدد ازدواج اور رسم ستي کا عام رواج تھا ' نادار لڑکیان جن کي شادي افلاس کي وجه سے نه هوسکتي برسر بازار بیچ دي جاتین ' اور مُردون کي لاشین گِدھون کے سامنے ڈالدي جاتي تھین - راجه آمبھي ۱ والئے ٹیکسله ' جس کو یونانیون نے آمفیز ۱ اور ٹیکسائلز ۱ لکھا هی ' اپنے پڑوسي راجه آبھي سارا کي پہاڑي ریاست اور راجه پورس کي طاقتور سلطنت سے جو جھلم کے جنوب مین واقع تھي ' برسر پیکار تھا چنانچه اون کے خلاف حمله آور شہنشاه کي امداد حاصل کرنے کي اُمید پر ھی اوس نے سکندر اعظم کے پاس آند (= آه بھاند) مین اپنا ایک وفد بھیجا ' اپني تمام فوج ٹیکسله سے لے جاکر بذات خود سکندر کے حوالے کي ' اوس کو ٹیکسله لاکر نہایت فراخدلي سے اوسکي خاطر مدارات کي ' اور انجام کار جب سکندر نے پورس پر حمله کیا تو پانچ هزار جوانون کي جرار فوج بھي شہنشاه یونان کے همراه بھیجي - اس خیر خواهي اور دوستانه امداد کے معاوضے مین سکندر نے آمبھي کو ٹیکسله مین بحال رکھنے کے علاوه مفتوحه علاقے کا ایک حصه بھي اوسکو عطا کیا

(۱) Taxiles-Omphis-Ambhi - آخرالذکر غالباً لفظ ٹیکسله سے بنایا گیا هی -

اور راجہ پورس سے اوس کي صلح کرادي جس سے
آمبھي کي حکومت کو مزید تقویت حاصل ہوئي -
سکندر کا شمال مغربي ہندوستان کو فتح کرنا
بذات خود ایک نہایت عظیم‌الشان کارنامہ تھا مگر
اوس کا اثر نہایت قصیرالعمر ثابت ہوا - سکندر کي
خواہش تھي کہ مفتوحہ علاقے کو ہمیشہ کے لئیے
اپني وسیع یوناني سلطنت میں شامل کرلے چنانچہ
اوس نے مختلف قلعوں میں قلعہ گیر فوجیں متعین
کرکے جابجا یوناني نو آبادیاں بھي قائم کیں - لیکن
اوس کي وفات کو ' (جو سنہ ۳۲۳ ق - م - میں
واقع ہوئي) ' چھہ سال بھي نہ گذرے تھے کہ علاقۂ
مفتوحہ کا یوناني حاکم یوڈیمس (Eudemus) ' اپني
تمام فوج کو جمع کرکے اینٹي اوکس (Antiochus) کے
خلاف یومینیز (Eumenes) کي امداد کرنے کے لئے
وادئي اٹک سے ماوراءالنہر کو روانہ ہوگیا اور قریباً
اوسي وقت یا شاید اوس سے بھي کچھہ پہلے
چندر گپت نے یوناني افواج کو دریائے اٹک کے پار
بھگاکر ٹیکسلہ اور پنجاب کي دیگر ریاستوں کو سلطنت
مگدھہ میں شامل کرلیا - اور اگرچہ سنہ ۳۰۵ ق - م - کے
قریب سلیوکس نکیٹر (Seleucus Nicātōr - سلجوق فاتح) نے یوناني مقبوضات کو دوبارہ فتح کرنے کي کوشش

سلجوق فاتح

کي لیکن اس عارضي اور کمزور حملے سے کوئي مفید نتیجه نکلنے کي بجائے سلجوق کو نهایت جلدي مین ذلت آمیز صلح کرني پڑي[1] جس کي شرائط کي رو سے هندوستان کے تمام یوناني مقبوضات چندرگپت کے حوالے کردئے گئے -

موریا خاندان

پنجاب کي ریاستون کے لئے چندرگپت کي حکومت بهي یوناني حکومت سے کم سخت گیر اور تکلیف ده نه تهي - نتیجه یه هوا که چندرگپت کے بیٹے بندوسارا کے تخت نشین هوتے هي ٹیکسله نے حکومت موریا کا جوا اتار پهینکا اور جب تک خود ولي‌عهد یعني شهزاده آشوک پایه تخت کے سامنے نه آ موجود هوا شهر مذکور تسخیر نه هوسکا - اسکے بعد شهزاده آشوک ٹیکسله مین نائب‌السلطنت مقرر هوا اور اوس نے اپني نیابت کے زمانے مین، نیز اپنے

---

(۱) جس صلحنامے کے مطابق سلیوکس نکیٹر نے صرف پانچسو هاتهیون کے عوض تمام یوناني علاقه چندرگپت کے حوالے کردیا اوس کے نهایت جلدي مین طے هونے کي چند وجوه تهین - ایک تو یه که سلیوکس کو مغربي جانب سے انٹی گونس (Antigonus) کا خطره تها - دوم یه که چندرگپت نے ایسا سخت مقابله کیا که سلیوکس کو اس کا خیال بهي نه تها - علاوه ازین سلیوکس کو اس امر کا بهي یقین تها که علاقه متنازعه پر دوامي قبضه رکهنا نا ممکن العمل هوگا -

تمام عہد حکومت میں ' چندرگپت کي سي سخت گیري سے کام لئے بغیر سلطنت موریا کي شوکت و سطوت کو شمال مغربي هندوستان میں نہایت قابلیت کے ساتھه قائم رکھا - بدھه مذهب کو جو قوت و شوکت کچھه زمانے کے بعد هندوستان کے اس حصے میں حاصل هوئي وہ بھي بلا شبه اشوک هي کي بدولت تھي[1] مگر اشوک کي وفات (قریباً سنه ۲۳۱ ق - م) کے بعد اهل موریا کي سلطنت کا شیرازہ بکھرنا شروع هوا اور ٹیکسله اور دیگر صوبے جو دارالسلطنت (پاٹلي پترا یعني موجودہ پٹنه) سے دور دراز فاصلے پر واقع تھے خود مختار هوگئے - اور کچھه عرصے کے بعد باختري یونانیوں کے تازہ حملوں کے شکار هوے جنھیں موریا سلطنت کے زوال نے مشرق کي جانب بڑھنے کي همت دلائي تھي - یه حمله آور اون یونانیوں کي اولاد تھے جنکو سکندر اعظم نے باختر میں آباد کیا تھا - مگر انکي حالت پنجاب کي نوآبادیوں سے بالکل مختلف

باختري یوناني

(۱) هوان چوانگ نے اس مضمون کي ایک روایت بیان کي هی که ملك ختن میں اول اول وہ لوگ آباد هوے تھے جنکو شہنشاہ اشوک نے اپنے بیٹے کنال کے اندھا کرنے کي پاداش میں ٹیکسله سے جلا وطن کردیا تھا - شہزادہ کنال کا قصه صفحه ۱۱۷ پر بالتفصیل مذکور هی -

تهي کیونکه نو آبادي کے قیام سے اس حملہ کے وقت تک یہ لوگ میدان ترقي مین برابر سرگرم رہے تہے - اسطرح گو سکندر کے ملک پنجاب کو فتح کرنے سے ھندوستان پر کوئي مستقل یوناني اثر نہین پڑا - لیکن پنجاب کے آس پاس کے ممالک کي تسخیر شمال مغربي ھند مین یوناني تہذیب و تمدن کے قیام و ثبات کي بالواسطہ ذمہ وار ھوئي - باختري حملہ آورون مین سب سے پہلے اینٹي اوکس اعظم کے داماد ڈیمیٹریس[۱] نے سنہ ۱۹۰ ق - م - کے قریب وادي کابل ' پنجاب اور سندھ کے علاقے فتح کئے - اور اس کے بیس سال بعد یوکریٹے ٹائیڈز[۲] نے ڈیمیٹریس سے پہلے باختر اور پھر تمام ھندوستاني مقبوضات چھین لئے جن مین ٹیکسلہ بھي شامل تھا - ان دو فاتحون سے دو حریف خاندانون کي بنیاد پڑي - جنہون نے ھندوستان مین بھي اوس تنازعہ کو' جس کي ابتدا باختر مین ھوي تھي ' قائم اور جاري رکھا - اور وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کے ملک پر متصرف ھونے کي کوشش کرتے رہے - ٹیکسلہ کے یوناني حکمرانون مین سے اینٹي السي ڈس[۳] تو یوکریٹے ٹائڈز[۲] کے خاندان سے اور اپالو ڈوٹس اور منینڈر[۴] بظاھر ڈیمیٹریس[۱] کے

Antialcidas (۳) Eucratides (۲) Demetrius (۱)
Menander (۴)

خاندان سے معلوم ہوتے ہیں - لیکن پنجاب کے دیگر کثیرالتعداد یونانی بادشاہوں کے متعلق ہماری معلومات نہایت قلیل ہیں اور یقین کے ساتھہ یہ کہہ سکنا نہایت مشکل ہی کہ اونمیں سے کون کون سا بادشاہ ٹیکسلہ میں حکمران رہا اور کس خاندان سے تعلق رکھتا تہا —

ﺑﺮانی اور ﺭﺗﮭیائی

یونانیوں کی حکومت ٹیکسلہ میں ایک صدی سے کچھہ ہی زیادہ عرصہ رہی ہوگی کہ مغرب سے وحشی حملہ آوروں کے ایک ریلے نے اونکو بھی صاف کردیا یہ وحشی جو ہندوستان میں شاکا کے نام سے مشہور ہوے ' اصل میں تورانی تھے مگر ایک زمانے سے سلطنت پارتھیا کے صوبہ سیستان میں بود و باش رکھتے اور وہاں کی پارتھیائی آبادی میں بے تکلف ملتے جلتے اور اونمیں شادیاں کرتے تھے - سیستان سے نکل کر انہوں نے پہلے آرکوسیہ اور گرد و نواح کے ممالک پر قبضہ کیا - اور اوس کے بعد دریاے اٹک کو عبور کرکے پنجاب کی جانب بڑھے - ان کا ایک گروہ تو ونونیز (Vonones) نامی ایک پارتھیائی کی ماتحتی میں آرکوسیہ

(۱) بعض مورخین کا خیال ہی - کہ اپالوڈوٹس (Apollodotus) یوکرے ٹائڈز کا بیٹا تہا - دیکھو کننگہم صاحب کی کتاب " مسکوکات قدیمہ " مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ع صفحات ۲۴۱ تا ۲۴۳ *

کو فتح کرکے اوسي صوبے میں آباد هوگیا - اور دوسرے گروہ نے مائز (Maues) نامي شاکا سردار کے ماتحت مشرق کا رخ کیا اور سلطنت ٹیکسلہ کو فتح کرلیا - معلوم هوتا هی کہ مائز کو آرکوسیہ میں سنہ ۹۵ قبل مسیح کے قریب اقتدار حاصل هوا اور دس یا پندرہ برس کے بعد وہ ٹیکسلہ پہنچا - سنہ ۵۸ قبل مسیح میں ایزز اول (Azes I) مائز کا جانشین هوا - یہ بادشاہ آرکوسیہ کے پارتھیائي حاکم ونونیز کے خاندان سے قریبي تعلق رکھتا تھا اور درحقیقت نیم پارتھیائي تھا - اس کے عہد حکومت کے متعلق هماري معلومات بہت هي کم هیں مگر اس میں شک نہیں* کہ اس کے عہد میں رعایا خوشحال تھي اور شاکا خاندان کي حکومت کو دریائے جمنا تک تمام شمال مغربي هند میں قائم اور مستحکم کرنے کا سہرا بھي اسي کے سر هی - سلطنت کے نظم ونسق میں ایزز نے قدیم ایراني طرز حکومت کو اختیار کیا یا یوں کہئے کہ جو طریقہ پنجاب میں پہلے سے قائم هوچکا تھا اوسي کو وسعت دي اور ملک میں جابجا مرزبان یا صوبہ‌دار مقرر کئے - ایزز کے بعد اوسکے جانشین ایزیلي سیز (Azilises) اور ایزز دوم بھي اوسي کے نقش قدم پر چلتے رهے - ٹیکسلہ اور

متھرا مین جو حاکم اونکے نائب[1] تہے وہ بہي شاکا قوم کے تہے اور قریبي رشتہ داریون کے باعث آپس مین اونکے گہرے تعلقات تہے -

ایزز دوم کي وفات کے بعد پارتھیائي بادشاہ گونڈوفرنیز (Gondopharnes) نے ٹیکسلہ اور آرکوسیہ کي سلطنتون کو متحد کرکے اپنے زیر نگین کرلیا - یہ بادشاہ نہایت باوقعت اور زبردست حکمران گذرا هی - اسکي شہرت کا غلغلہ یورپ تک جا پہنچا تہا اور قدیم عیسائي تصنیفات مین مذکور هی کہ اسکے دربار مین طامس حواري (St. Thomas) کو بهیجا گیا تہا - ٹیکسلہ اور آرکوسیہ کا یہ اتحاد سنہ عیسوي کے تیسرے عشرے مین وقوع پذیر هوا اور غالباً بغیر جنگ و جدال کے عمل مین آیا - اس شاندار کام کي تکمیل کے بعد گونڈفرنیز وادي کابل کو ملحق کرنے کي طرف متوجہ هوا - اس خطے مین ایک چھوٹي سي یوناني ریاست تهي

(۱) لیا کا کشولکا - پاتیکا - راجوولا - اور سوداسہ

اوس کا قلع قمع کیا اور اوس کے آخري بادشاہ ہرمائیس[۱] کو وہان سے بھگا دیا - لیکن گونڈوفرنیز کي اس وسیع سلطنت مین اتصال والتیام ممکن نہ تہا اور اوس کي آنکھون کا بند ہونا تہا کہ مختلف صوبون کے فرمانرواء خود مختار ہو بیٹھے - گونڈوفرنیز کے بھتیجے ابدگاسس[۲] نے پنجاب پر ہاتھہ صاف کیا - آرتھیگنیز[۳] اور اسکے بعد پکوریز[۴] نے آرکوسیہ اور سندھہ پر قبضہ و تصرف جمایا - اور باقي ماندہ سلطنت کو دیگر چھوٹے چھوٹے حکمرانون نے دبا لیا جن مین سے چند کے نام ساسان[۵] سپیڈانیز[۶] اور سٹاوسترا[۷] ہین - ان حکمرانون کے سکے پہلي مرتبہ ٹیکسلہ کي کھدائي سے برآمد ہوئے ہین -

کہتے ہین کہ اپولونیس والٹي ٹیانہ[۸] ہندي پارتھیائي حکومت کے زمانے ہي مین (غالباً سنہ ۴۴ ع مین)

Orthagnes (۳) Ahdagases (۲) Hermaeus (۱)
Sapedanes (۶) Sasan (۵) Pakores (۴)
Apollonius of Tyāna (۸) Satavastra (۷)

اپولونيس والي ٹيانه

ٹيکسله آيا تها - اوس کے تذکره نويس فلوسٹريٹس[۱] کا بيان هي که شاه فراٹيز[۲] جو اوسوقت ٹيکسله پر حکمران تها بابل کے پارتهياني بادشاه وردنيز[۳] کے ماتحت نه تها - بلکه خود اسقدر ذي اقتدار تها که صوبه قندهار پر اوس کو شهنشاهانه حقوق حاصل تهے[۴] - اپولونيس شمال مغربي سمت سے ٹيکسله آيا اور داخل هونيسے قبل ايک مندر مين مقيم هوا جو فصيل کے سامنے واقع تها - تذکره نويس نے اس مندر کا حال کسي قدر تفصيل کے ساتهه لکها هي اور آگے چل کر معلوم هوگا که يه امر ممکنات سے هي که يه وهي مندر هو جو موضع جنڈيال کے قريب واقع هي - اوس کا بيان هي که شهر سرکپ وسعت مين نينوا کے لگ بهگ اور يوناني شهرون کي طرح مناسب اور خوش اسلوب طريق پر مستحکم کيا هوا هي -

---

(۱) Philostratus (۲) Phraotes. (۳) Vardanes.

(۴) يه امر قابل ذکر هي که فراٹيز کو اپني سرحد کے وحشي قبائل کو خاموش رکهنے کے لئے وظائف دينے کي ضرورت محسوس هوتي تهي -

ایتھنز کی طرح اوس کے گلی کوچے تنگ اور بےترتیب هین - اور مکانات اگرچھ یک منزله معلوم هوتے هین لیکن دراصل اون کے نیچے زمین دوز تهخانے بنے هوے هین - ناف شهر مین سورج دیوتا کا مندر اور شاهی محل واقع هین - اور آخرالذکر ظاهری ٹیپ ٹاپ اور نمائش سے معرا اور اپنی ساده وضعی کے سبب خاص امتیاز رکھتا هی - یه سادگی اوس زیب و زینت اور جاه و جلال سے بالکل مختلف تھی جسکا فلوسترٹیس کی آنکھون نے دربار بابل مین مشاهده کیا تھا -

فلوسٹریٹس نے اپولونیس کے جو حالات قلمبند کئے هین اون کی صحت و صداقت پر زمانهٔ حال کے نکته چینون نے بجا طور پر اعتراض کیا هی - اور اسمین کلام نهین که جهان اس تذکره مین صداقت هی وهان بهت سی رنگ آمیزی بهی ضرور پائی جاتی هی - لیکن ٹیکسله کے متعلق جو کچھه اوس نے بیان کیا هی اوسمین بهت کم ایسی باتین هونگی جنکی اوس زمانے کی معلومه تاریخ سے تصدیق نه هوتی

هو - بلکہ بعض جزئیات کي تو میري تحقیقات سے بھي پرزور تائید هوتي هي - پس یہ استنباط قرین عقل هی کہ اپولونیس نے ٹیکسلہ تک ضرور سفر کیا اور یہ کہ فلوسٹرٹیس کو اپنے همراهی ڈیمس (Damis) کي یادداشتون پر دسترس حاصل تھي - یہ یادداشتین اوس حد تک تو صحیح تھین جہانتک کہ ڈیمس کے ذاتي مشاهدات کا اونسے تعلق تھا اگرچہ اونمین بھي سنے سنائے قصون سے رنگ آمیزي کي گئي تھي - لیکن یہ غیر اغلب نہین کہ اپولونیس نے اپني داستان کو فروغ دینے کے لئے اوس مین بہت سي کہانیان قدیم یوناني تصنیفات سے چن کر بھي شامل کرلي هون -

هرمائس اور اهل کشان

خیر، هم ٹیکسلہ کي تاریخ کا ذکر کررهے تھے - هندي پارتھیائي سلطنت کے زوال نے هرمایس کے لئے اپني کھوئی هوئي مملکت کے دوبارہ حاصل کرنے کا ایک نادر موقع پیش کیا اور اوس نے بھي اس موقع کو غنیمت جانکر هاتھہ سے جانے نہ دیا - معلوم هوتا هی کہ کابل سے نکالے جانیکے بعد هرمائس نے اهل کشان کے طاقتور سردار کجولاکیڈفائسیز (۱) کے ساتھہ اتحاد

Kujūla Kadphises. (۱)

کرلیا تھا اور اوسکی مدد سے کابل کو از سرنو واپس لینے کے بعد قندھار اور ٹیکسلہ کي فتح مین بھي اوسکے ساتھہ شامل رھا[۱] - اھل کشان اوس قوم کي ایک شاخ تھے جنکو چیني مورخین نے یوئےچي[۲] لکھا ھی - یوئےچي کي وجہ تسمیہ یہ ھی کہ اُنکا نکاس اول اول چین کے شمالمغربي حصے سے ھوا تھا - سنہ ۱۷۰ ق - م - کے قریب یہ لوگ چین سے مغرب کي جانب نکالے گئے جہان انہون نے پہلے باختر پر قبضہ کیا ؛ پھر اوس خطے پر جو وادي سیھون کے نام سے مشہور ھی ؛ اوسکے بعد وادي کابل پر تسلط جمایا اور آخرکار شمالي ھند کے تمام میدانون پر چھا گئے - اوس زمانے کے واقعات کي تاریخي ترتیب بہت مشکوک ھی - لیکن غالب خیال یہ ھی کہ کجولاکیڈفائسیز اور ھرمایس نے وادي کابل اور ٹیکسلہ کو سنہ ۵۰ ع یا سنہ ۶۰ عیسوي کے قریب اھل پارتھیا سے چھینا - اور چند ھي سال بعد کجولاکیڈفائسیز کے جانشین ویماکیڈفائسیز[۳]

---

(۱) دیکھو صفحہ ۲۳ نوٹ ۳ -

(۲) یوئےچي (Yüeh - chih.) کو عموماً کشان کہتے ھیں - کیونکہ اون کے بادشاہ سب کے سب قبیلہ کشان سے تھے

(۳) Wima Kadphises -

نے اس سلطنت کو بخوبی مستحکم کرکے مزید فتوحات سے اسکو وسعت دی - اوس بے نام و نشان بادشاہ کے سکے جو عام طور پر سوٹر میگس[1] کے نام سے مشہور هیں غالباً اسی زمانے سے تعلق رکھتے هیں اور عجب نہیں کہ وہ بادشاہ ویماکیڈفائسیز هي کا کوئي جانشین هو[2] - دوسري صدي عیسوي میں شاہ کنشک سریر آراے سلطنت هوا - یہ بادشاہ نہایت زبردست اور باعظمت گذرا هی اور اهل کشان میں سب سے زیادہ مشہور هی - اوسکے بعد هوشک[1] اور واسودیو[1] بهي بڑے پایہ کے بادشاہ هوے هیں - کنشک نے اپنا سرمائي دارالسلطنت پرش پور یعني موجودہ پشاور مقرر کیا - اور اپني سلطنت کو اسقدر وسعت دي کہ وسط ایشیاء سے حدود بنگالہ تک تمام ملک زیر نگین کرلیا - کنشک کي یہ سلطنت اوسکے چند قریبي جانشینوں کے عہد حکومت تک تو جوں کي توں صحیح و سالم موجود رهي - لیکن واسودیو

---

(۱) Vasudeva. - Huvishka - Soter Megas

(۲) کیڈ فائیسیز ثاني اور کنشک کے عہد حکومت کے درمیان کچھہ زمانہ ایسا گذرا هی - جس کے متعلق همیں معلوم نہیں کہ اوسوقت کون بادشاہ بر سرحکومت تها -

کی وفات کے بعد جو غالباً تیسری صدی عیسوی کے
پہلے نصف حصے میں واقع ہوئی بتدریج اہل کشان کی
طاقت کا زوال شروع ہوگیا[۱] اور اگرچہ کچھہ عرصے کے
لئے وہ پنجاب میں پھر سنبھل گئے لیکن یہ سنبھالا بھی
صرف پانچوین صدی عیسوی تک رہا جبکہ افتالیٹیون[۲]
یعنی سفید اہل ھن[۳] کے ایک زبردست حملے نے
انکو بالکل صاف کردیا - •

ھنون کا حملہ

سنہ ۴۰۰ ع مین چینی سیاح فاھیان[۴] نے ٹیکسلہ
آکر بدھہ مذھب کے مقدس مقامات کی زیارت کی -
مگر بدقسمتی سے انکے مفصل حالات قلمبند نہین
کئے - تاھم ھندوستان کے اس حصے کے دیگر مقامات
کے متعلق جو کچھہ اوسنے لکھا ھی اوس سے صاف ظاھر
ھوتا ھی کہ اوسکی آمد کے وقت شمال مغربی ھندوستان
مین بدھہ مذھب کی بڑی بڑی مشہور زیارتگاھین
نسبتاً آباد اور آسودہ حال تھین - اور جس حالت
مین یہ عمارتین آجکل زمین سے برآمد ھو رھی
ھین اوس سے اندازہ کیا جاسکتا ھی کہ ٹیکسلہ

(۱) سلطنت کشان کا زوال غالباً کسی ساسانی حملے کی وجہ سے
جلد مکمل ھوا جس کا ذکر کتابون مین نہین ملتا - ٹیکسلہ مین
بہت سے ساسانی سکے کھدائی سے برآمد ھوے ھین -

Fa-Hien. (۴) White Huns. (۳) Ephthalites. (۲)

کي عمارات اس صدي کے دوران مین کس بے دردي اور بے جگري سے تباه اور برباد کي گئي هونگي - اس تباهي اور بربادي کے ذمه‌وار یقیناً وحشیون کے وه گروه تھے جو سفید هن کهلاتے هین - یه لوگ سنه ۴۵۵ ع مین روز افزون لاو لشکر کے ساتهه هندوستان پر حمله آور هوے اور جهان گئے وهان کي آبادي کو تهه تیغ بے دریغ کیا اور عمارات کو جلا کر تودهٔ خاک بنادیا - الغرض اونهون نے سلطنت کشان کو اپنے قبضه و تصرف مین لانے کے بعد خاندان گپتا کي عظیم‌الشان مملکت کا شیرازه بهي بکهیر دیا -

هوان چوانگ

اس صدمهٔ عظیم کے بعد ٹیکسله پهر کبهي نه پنپ سکا - اور جب هوان چوانگ ساتوین صدي عیسوي مین یهان آیا تو اوسنے دیکها که ٹیکسله سلطنت کشمیر کا صوبه بن چکا هی، مقامي حکام آپس مین برسر پیکار رهتے هین اور بهت سي عبادتگاهین تباه اور برباد هوچکي هین[1]

تحقیق آثار ٹیکسله به زمانهٔ حال

موجوده کهدائي سے قبل جو مصنف کے زیر نگراني عمل مین آرهي هی ٹیکسله کے آثار کي تحقیق

(۱) هوان چوانگ نے یهان کے آثار قدیمه کا جو حال لکها هی - وه صفحات ۱۱۴ و ۱۱۵ پر مذکور هی -

و تفتیش کے متعلق بہت کم حالات معلوم هین - جس طرح اس خطہ ملک مین بہت سي قدیم عمارات ' شائقین آثار قدیمہ اور متلاشیان دولت کي لوٹ گھسوٹ کي آماجگاہ بني رهي هین اوسي طرح ٹیکسلہ پر بھي هاتھہ صاف هوتے رهے هین - قسم اول مین میجر پئرس[۱] ' میجر کراکرافٹ[۲] ڈپٹي کمشنر راولپنڈي ' اور مسٹر ڈلمرک[۳] جیسے حضرات شامل هین - قسم دوم مین بدترین مجرم موضع ڈھیري شاهان کا ایک سقا نور نامي تھا - سنہ ۱۸۵۰ع سے سنہ ۱۸۷۰ع تک اس شخص کا یہ دستور رها کہ گرد و نواح کے چھوٹے چھوٹے ستوپون مین کھدائي کرتا اور اونمین سے قدیم چیزین نکال کر ملازمان سرکار یا عجائبات قدیمہ کا لین دین کرنے والے اشخاص کے پاس فروخت کردیتا - موضع جنڈیال کے قریب اس شخص کو ایک ستوپے مین سے ایک سونے کا پترا ملا تھا[۴] جسپر کچھہ عبارت کندہ تھي - علاوہ برین اس نے اور بھي

---

(۱) Major Pearse. (۲) Major Cracroft.

(۳) Mr. Delmerick.

(۴) اس کتبہ کي اورنیز کئي اور دلچسپ کتبون کي دستي نقلین " کننگھم سروے رپورٹ " جلد ۲ پلیٹ ۵۹ مین شائع هوچکي هین -

بہت سي عمارتون کو اونکے تبرکات سے محروم کیا -
قدیم ٹیکسلہ سے اس مقام کي مطابقت سنہ ۱۸۶۳ع
مین اوس وقت قائم هوئي جب جنرل کننگهم نے
اپني توجهه ان آثار کي طرف مبذول کي - جنرل
موصوف کو یہ گمان اول اول ان جغرافیائي علامات
کي بنا پر هوا تها جو قدیم مورخین کي کتابون
سے ملي تهین اور جب موضع • شاهپور کے نزدیک
ایک ستوپے مین چند دیهاتیون کو پتهر کا ایک برتن
ملا جسپر لکها هوا تها کہ " یہ ستوپہ ٹیکسلہ مین
تعمیر کیا گیا هی " تو جنرل موصوف کے خیال کي
بخوبي تصدیق هوگئي - مگر کننگهم صاحب کي تحقیق
جو سنہ ۶۴ - ۱۸۶۳ع اور ۷۳ - ۱۸۷۲ع کے سرمائي
موسمون مین عمل مین آئي ، هتهیال ، جنڈیال ،
موهڑہ ملیاران اور سیري کے پنڈ کے قریب چند
ڈیلون مین یا شهر سرکپ کے شمال مغربي
گوشے مین چند مقامات کي سطحي کهدائي
تک محدود رهي - چنانچہ اوسکے دریافت کردہ مقامات
مین اگر کوئي جگهہ قابل توجهہ هی تو وہ
موهڑہ ملیاران کے متصل دو چهوٹے چهوٹے مندر هین
جنمین سے ایک اسلئے قابل ذکر هی کہ وہ یوناني
آیوني طرز کے ستونوں سے مزین تها - ان کهدائیون

کے مفصل حالات جنرل کننگھم کي رپورٹہاے بابت سنه ۶۴ - ۱۸۶۳ع و سنه ۷۳ - ۱۸۷۲ع مین منضبط هین - سنه ۱۸۷۳ع کے بعد آس پاس کے دیہاتیون نے ان تاریخي مقامات سے اور بہت سي اشیاء خورد برد کین اور بے شمار عجائبات یہان سے نکل کر راولپنڈي کے صرّافون کے پاس جاپہنچے - لیکن ان بے ترتیب کارروائیون سے بجز تلاش خزانه کے اور کوئي مقصد کہودنے والون کے پیش نظر نه تها اور نه ان قدیم اشیاء کي کوئي تفصیل همین ملتي هی جو ان کہدائیون سے برآمد هوئي تهین -

سنه ۱۹۱۳ سے سنه ۱۹۱۷ تک چار سرمائي موسمون مین جو کہدائي کا کام مصنّف کے زیر اهتمام ٹیکسله مین هوا هی اوسکي مفصل اور باتصویر روئداد محکمے کي سالانه رپورٹون مین شائع هوچکي هی -

ٹیکسله کے متعلق مشہور تاریخي واقعات

۵۵۸ - ۵۲۹ قبل مسیح سائرس (Cyrus.) یا کُرش - باني اخمیني سلطنت ایران

۵۶۳ - ۵۶۲ " سدها رتهه یا شاکي مني گوتم بدهه کي ولادت

۵۲۷ یا ۴۶۷ " مهابیر باني جین مذهب کي وفات

۵۲۱ - ۴۸۵ قبل مسیح داراے گشتاسپ شاہ ایران - ٹیکسلہ اور شمال مغربي هند کا ایراني سلطنت سے الحاق -
سکائیلیکس والئے کریندا (۱) کا (سنہ ۵۱۵ اور سنہ ۵۰۹ ق - م - کے مابین) دریاے سندھہ کے زیرین رستے کو دریافت کرنا -

۴۸۵ - ۴۶۵ ,, خشیار شاہ[۲] بادشاہ ایران

۴۸۸ ,, بدھہ کي وفات یا نروان -

۳۲۶ ,, سکندر اعظم کا ٹیکسلہ کے بادشاہ اَمبھي سے حلف اطاعت لینا اور بعد ازان پورس کو جہلم پر شکست دینا -

۳۲۳ ,, شہر بابل مین سکندر کي وفات

۳۲۱ ,, مقام تري پراڈیسوس[۳] پر سلطنت مقدونیہ کي دوبارہ تقسیم - بابل ، شام اور ایران کا سلیوکس نکیٹر (سلجوق فاتح) کے حصے مین آنا ، سلجوق کا اَمبھي کو ملک جہلم کا اور پورس کو علاقہ ملحقہ اٹک زیرین کا بادشاہ تسلیم کرنا -

---

Triparadeisos (۳) Xerxes (۲) Skylax of Karyanda (۱)

۳۱۷ قبل مسیح یوڈیمس کا وادئي سندھه سے کنارہ کشي کرنا - اور چندر گپت کا پنجاب کو فتح کرکے خاندان موریا کي بناء ڈالنا -

۳۱۲ ,, (یکم اکتوبر) - سلجوقي سن کا اجراء

۳۰۵ - ۳۰۳ ,, سلجوق کا ہندوستان پر حملہ آور ہونا اور چندرگپت سے شکست کھانا -

۳۰۰ ,, سلجوق کے سفیر میگس تھنیز (Megasthenes) کا دربار چندرگپت مین آنا

۲۹۸ ,, بندو سارا موریا کي تخت نشیني - اوسکے عہد حکومت مین اوسکے بیٹے آشوک کا تیکساله مین نائب السلطنت مقرر هونا اور سلجوق کے سفیر ڈي میکس (Deïmachus) کا پاٹلي پترا (موجودہ پٹنہ) مین آنا

۲۷۳ ,, مہاراجہ ادھیراج آشوک کي تخت نشیني

قریباً ۲۵۰ ,, باختر اور پارتھیا کا اعلان خود مختاري -

۲۳۲ ,, آشوک کي وفات اور سلطنت موریا کے زوال کا آغاز -

۱۹۰ ,, ڈیمٹریس والئے باختر کا پنجاب کو فتح کرنا -

۱۷۵ - ۱۷۰ قبل مسیح یوکرے ٹائیڈز کا ڈیمٹریس سے پہلے باختر اور اوسکے بعد پنجاب چھین لینا - شہر سرکپ کي بناء پڑنا

قریباً ۱۴۰ ,, اینٹي السي ڈس شاہ ٹیکسلہ - ہیلیو ڈورس[۱] کا وسط ہند میں شاہ ودیشا (موجودہ بھیلسہ) کے دربار میں بطور سفیر بھیجا جانا -

قریباً ۱۳۹ ,, متھري ڈیٹز[۲] شاہ پارتھیا کے ہاتھوں سلطنت باختر کي پائمالي -

۸۵ - ۸۰ ,, توراني بادشاہ مائیز کا ٹیکسلہ کو فتح کرنا -

۵۸ ,, سن بکرمي کا اجراء - اسي زمانے کے قریب ایزازل کا مائیز کي جگہہ تخت نشین ہونا -

۱۷ ,, لیاکا کشونکا صوبہ‌دار

۱۵ ,, ایزلیسیز کي تخت نشیني

۱۰ ق - م تا سنہ ۱۰ ع پاتیکا اور راجو ولا صوبہ‌داران -

قریباً ۵ ق - م ایزز دوم کي تخت نشیني

سنہ عیسوي

۲۰ - ۳۰ پارتھیائي بادشاہ گونڈ و فرنیز کا آرکوسیہ اور ٹیکسلہ کو متحد کرنا

Mithridates. (۲) Heliodorus. (۱)

سنہ عیسوي

قریباً ۳۵ء ,, گونڈوفرنیز کا وادي کابل کو هرمائیس سے چھیننا

۴۰ ,, کے دربار میں طامس حواري کا آنا -

۴۴ ,, اپالونیس والي ٹیانه کا ٹیکسلہ میں آنا - فرائیز شاہ ٹیکسلہ -

۵۰ - ۶۰ ,, - گونڈو فرنیز کي وفات اور مختلف پارتھیائي شہزادوں کے مابین سلطنت کي تقسیم - جن میں سے چند کے نام حسب ذیل هیں :—

ابدگاسس - آرتھگنز - پگوریز - ساسان - سپیڈانیز

قریباً ۶۰ ,, هرمایس اور کجولا کیڈ فائسیز کا وادي کابل کو دوبارہ فتح کرنا - اور بعد ازاں قندھار اور ٹیکسلہ کو ملحق کرنا -

,, ۷۵ - ۸۰ ,, کشان بادشاہ ویماکیڈ فائیسیز کي تخت نشیني

,, ۱۰۰ ,, ,, سوتر میگس ,,

,, ۱۲۵ ,, کنشک کشان کي تخت نشیني - شہر سرسکھ کي بنیاد پڑنا -

سنہ ۱۴۶ ,, آیرین مصنف انڈیکا کا زمانہ -

ایراني

۴ : یہ امر تسلیم کرنا پڑیگا کہ یونانیوں کو چھوڑکر جن کا عہد حکومت چند روزہ تھا ' ان میں سے ہر ایک قوم ملک کي تہذیب اور صنعت و حرفت پر اپنا کچھہ نہ کچھہ امتیازي نشان چھوڑ گئي ہی ۔ ایراني عہد کي صنعتي یادگاروں میں سے نہ تو ٹیکسلہ ہي میں اس وقت تک کسي کا نشان ملا ہی اور نہ ہندوستان کے کسي اور حصے میں ۔ البتہ اگر کسي یادگار میں ایراني رنگ جھلک مارتا ہی تو وہ وہ آرامي کتبہ ہی جس کا ذکر صفحہ ۱۴۳ پر آئیگا ۔ یہ سچ ہی کہ بعد کے زمانے کي سنگتراشي میں ' اور خصوصاً گندھاري طرز میں ' زبردست ایراني عنصر نظر آتا ہی لیکن اگرچہ یہ بات عام طور پر تسلیم کي جاتي ہی کہ یہ عنصر اس وقت ہندي صنعت میں داخل ہوا جب سلطنت ایران شمال مغربي ہندوستان کي طرف پھیلي ' اور یوناني عنصر اسکے بعد پہنچا ' تاہم اس قیاس کي تائید میں بہت کم شہادت ملتي ہی ۔ بلکہ زیادہ قرین عقل یہ پہلو ہی کہ سکندر اعظم کي فتوحات کے بعد باختر اور آس پاس کے ممالک میں (جہاں سکندر نے یوناني نو آبادیاں قائم کي تھیں) ایراني اور یوناني خیالات میں امیزش ہوئي اور وہ مخلوط صنعت جو اس ملاوٹ سے پیدا ہوئي یا تو سلطنت موریا اور مغربي

PLATE II.

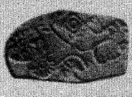

1 & 2. *PUNCH-MARKED.*

3 & 4. *LOCAL TAXILAN.*

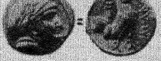

5. *SOPHYTES.*

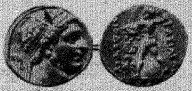

6. *DIODOTUS.*

7. *EUTHYDEMUS.*

8. *DEMETRIUS.*

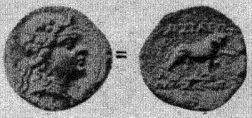

9. *PANTALEON.*

10. *EUCRATIDES.*

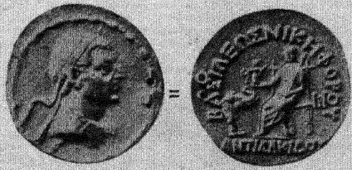

11. *ANTIALCIDAS.*

12. *APOLLODOTUS.*

13. *MENANDER.*

ایشیا کے مابین با اس تعلقات کی وجہ سے ' یا باختری یونانی ' تورانی ' پارتھیائی اور اهل کشان کے حملوں کے باعث ' هندوستان میں رواج پذیر هوئی - یہ ماننا پڑیگا کہ یہ سب قومیں یونانی اور ایرانی تہذیب سے کم و بیش متاثر هوچکی تھیں -

خاندان موریا

بہر کیف شمالی مغربی هندوستان میں یونانی صنعت سے قبل اخمیدی صنعت کے اثر کی موجودگی یا عدم موجودگی کے بارے میں اصلیت خواہ کچھہ بھی هو ' همارے لئے سر دست هندی صنعت کی تاریخ زمانہ موریا سے شروع هوتی هی جبکہ صنعت و حرفت نے بمشکل ابتدائی مدارج هی طے کئے تھے اور مہاراجہ ادهیراج اشوک اپنی مشہور و معروف یادگاروں کی تعمیر کے لئے ' باختر اور اوسکے گرد و نواح کے صناعوں سے کام لے رها تھا - اس زمانے کی هندی صنعت کی ابتدائی خصوصیات کا اون رائج الوقت دیسی سکوں سے خوب پتہ چلتا هی جنکو علم طور پر " چھاپ شدہ " (punch-marked) کہا جاتا هی (دیکھو نقشہ Plate II) یہ سکے بہت بھدے اور بدنما هیں - نہ تو اونکی بے ترتیب هیئت هی ' اور نہ وہ نقوش هی جو اونکی سطح پر اندها دهند بلا ترتیب چھاپ دئے گئے هیں

کسي صنعتي خوبي کا دعوی کرسکتے هین - برخلاف اسکے شاہ سوبھوتي کے سکے ' جو چوتھي صدي قبل مسیح کے اخیر میں کوہ نمک کے علاقے پر حکمران تھا ' خالص یوناني طرز کے هین (دیکھو پلیٹ ۲) - یہ سکے بظاہر سلجوق فاتح کے کسي سکے سے نقل کئے گئے هین اور سلجوق سے راجہ سوبھوتي اوسوقت دو چار هوا تھا جب اول الذکر نے پنجاب پر حملہ کیا - ان سکون کو بغور دیکھنے سے معلوم هوگا کہ مُلکي اور غیر ملکي صنعت کے درمیان زمین آسمان کا فرق هی اور یہ عجیب و غریب فرق اوس زمانے کے فن تصویرسازي مین بھي ویسا هي نمایان هی جیسا کہ سکون مین - مثال کے طور پر دیکھئے - آشوک کے بعض ستونون پر مکمل مجسمون اور ابھري هوئی تصویرون کے چند نہایت استادانہ نمونے نظر آتے هین اور صاف ظاہر هی کہ یہ نمونے اوس اعلی اور پختہ صنعت کا نتیجہ هین جو یوناني اور ایراني صنعتون کي آمیزش سے رجود مین آئي تھي - لیکن ان اعلی نمونون کے پہلو بہ پہلو " یک رخي [1] "

---

(۱) یک رخي - Unifacial - یہ اصطلاح زمانۂ قدیم کے اون مجسمون کے متعلق ایجاد هوئی هی جنکو بنانے وقت سنگتراش ایک وقت مین تصویر کا صرف ایک هي پہلو ذهن مین جمایا کرتے تھے - کچھہ عرصے کے بعد جب صنعت نے کافي

یا ایسي تصویرین بهي موجود هین جن مین ظاهري "مقابله (۱)" کے خیال کي نهایت سختي سے پابندي کي گئي هی اور جن مین تمام اصولي اور اصطلاحي عیوب صاف نمایان هین - اس قسم کي تصاویر کا ایک نمونه وه مورت هی جو پارکهم سے ملي تهي اور اس وقت متهرا کے عجائب گهر مین موجود هی - جهانتک همین معلوم هی عهد موریا کے صناعون نے اگر کسي بات مین واقعي کمال حاصل کیا تو وه جواهر تراشي ' ساده کاري اور زیور سازي کا هنر تها اور اسمین بهي اون کو اشیاء کي وضع و هیئت مین لطافت اور نزاکت پیدا کرنے مین کچهه ایسي مهارت نه تهي بلکه

(سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته)

ترقي کرلي تو تصویرین بهي یک رخي نه رهین - اور اون کو بنانے وقت اونکے تمام پهلوؤن یعني طول عرض اور موٹائي تینون کو پیش نظر رکها جانے لگا -

(۱) "Frontality" اس لفظ کا اطلاق اون قدیم مجسمون کي صنعت پر هوتا هی جن مین رسمي طریق ساخت کي اس سختي سے پابندي کي گئي هی که حرکت کا نام و نشان تک نهین پایا جاتا - اور اگر سر ' ناک ' سینه اور ریڑهه سے هوتا هوا ایک سیدها خط ناف تک لے جائین تو هر ایک مجسمے کے دو پورے پورے مساوي حصے هوجائین - (اردو مین شاید اس مفهوم کو ایک لفظ مین ادا کرنا مشکل هو - مین نے في الحال مقابله اور مواجهت دو لفظ تجویز کئے هین - مگر مین خود ان سے مطمئن نهین - مترجم)

اون کا اُستادانه کمال یہ تھا کہ سخت سے سخت پتھرون کو صفائي سے کاٹ کر اونپر چمکدار جلا اور دھات کي اشیاء پر نہایت خوبصورت پچي کاري ' دندانے دار دستکاري اور جالي کا کام کرسکتے تھے - سونے اور چاندي کي چیزون پر جو کام ان لوگون نے کیا ھی اوسکي عمدگي کا نمونہ اون دو زیورون مین بوجہ احسن نظر آتا ھی جو پلیٹ ۱۶ پر اشکال ۱۳ و ۱۴ مین دکھائے گئے ھین[1] - یہ دونون زیور شہر بھڑ کے رقبہ سے برآمد ہوئے تھے اور انکے ساتھہ ھي ڈایو ڈوٹس[2] کا ایک طلائي سکہ ' بہت سے مقامي چھاپ شدہ سکے اور کچھہ اور مرصع زیورات اور جواھرات بھي ملے تھے - ان زیورات کے ماسوا ٹیکسلہ مین عہد موریہ کي اور جسقدر اشیاء برآمد ہوئي ھین وہ سب کي سب بھدي ابتدائي دستکاري کا نمونہ ھین - اور یہي حالت اوس زمانے کي اور بہت سي اشیاء کي بھي ھی جو دوسرے مقامات سے دستیاب ہوئي ھین -

یوناني - سیتھي اور پارتھیائي

گزشتہ باب سے معلوم ھوگیا ھوگا کہ پنجاب کے یوناني بادشاھون کے متعلق ھماري معلومات بغایت محدود اور صرف اونکے سکون سے حاصل کي ھوئي ھین جو بہ تعداد کثیر پنجاب اور شمال مغربي

(۱) Plate XVI,13-14 (۲) Diodotus -

سرحد مین پائے جاتے هین - ان سکون کي مدد سے همین قریباً چالیس بادشاهون کے نام معلوم هوئے هین اگرچه اونمین سے اکثر کے متعلق سوائے اونکے نامون کے اور کچهه بهي معلوم نهین - پتهر پر کهدے هوئے کتبون مین اب تک صرف ایک کتبه ایسا ملا هی جس مین ٹیکسله کے ان یوناني بادشاهون کا کچهه ذکر هی - یه کتبه ٹیکسله سے ایک هزار میل کے فاصلے پر وسط هند کے قدیم شهر ودیشا[۱] مین ایک لاٹهه پر کنده هی اور اسمین لکها هی که لاٹهه مذکور ایک یوناني هیلیو دورس ولد ڈائن[۲] نے قائم کرائي تهي جو ٹیکسله کے یوناني بادشاه اینٹی السي ڈس کي طرف سے ودیشا کے دربار مین سفیر بن کر گیا تها - اس کتبے سے یه پته بهي چلتا هی که اهل یونان اوسوقت کس ذوق شوق سے اپنے نئے وطن یعني هندوستان کے مذاهب اختیار کرتے جارهے تهے - یوناني مذهب مین گنجائش تو کافي تهی هي - اونهون نے هندي دیوتاؤن کو اپنے دیوتاؤن کے ساتهه فوراً مطابقت

---

(۱) موجوده قصبه بهیلسه واقع ریاست گوالیار (مترجم)

Heliodorus, son of Dion (۲)

دے لي اور جس طرح اٹلي مين اونہون نے منیروا[1] کو اتھینا[2] اور بیکس[3] کو ڈایونیسس[4] سمجھہ لیا تھا اوسي طرح هندوستان مین سورج دیوتا (سوریا) کو اپالو[5] کے ساتھہ اور محبت کے دیوتا (کاما) کو ایراس[6] کے ساتھہ مطابق کرلیا - پس شو یا پاربتي ' وشنو یا لکھشمي ' غرضیکہ کسي هندي دیوتا کے سامنے بھي سر نیاز خم کرنے مین اونہین کسي طرح کا تامل نہ تھا -

شمال مغربي هند ' جسپر اهل یونان حکمران تھے ' همیشہ وسط ایشیا کي طرفسے متواتر حملون کا آماجگاہ

(۱) میزوا (Minerva) قدیم اهل روما کي علم و حکمت ' جنگ و جدال اور فنون لطیفہ کي دیبي - هندوستان مین اس کو سرسوتي یا بدھہ دیبي کہتے هین - (مترجم)

(۲) ایتھینا (Athena) یونان مین علم و حکمت کي دیبي (مترجم) -

(۳) بیکس (Bacchus) -اهل روما کے هان شراب کا دیوتا (مترجم)

(۴) ڈایونیسس (Dionysus) اهل یونان کا شراب کا دیوتا (مترجم)

(۵) اپالو (Apollo) یونانیون اور رومیوں کا سورج کا دیوتا (مترجم)

(۶) ایراس (Eros) یونان مین نفساني جذبات کا دیوتا جس کو غلطي سے محبت کا دیوتا کہا جاتا هے - (مترجم)

بنتا رها هی اور یهي رجه هی که اس حصهٔ ملك
مین زمانهٔ قدیم کي بهت کم یادگارین تباهي سے
محفوظ رهي هین - لیکن جو عمارات ابهي باقي هین
ارن سے اور نیز زمانهٔ سابق کي ارن یادگارون اور چهوٹي
چهوٹي قدیم چیزون سے ' جو في زماننا ٹیکسله اور دیگر
مقامات سے دستیاب هوئي هین ' اس امر کي کافي شهادت
ملتي هی که یوناني صنعت نے ملک کے اس حصے پر اپنا
سکه نهایت مضبوطي سے جما رکها تها - یه گرفت ایسي
مستحکم تهي که باوجودیکه پنجاب کي یوناني سلطنتین
زمانے سے تباه اور برباد هوچکي تهین اور اهل سیتهیا و
پارتهیا ' یونانیون کا قلع قمع کرنیکے بعد خود بهي اهل
کشان کے هاتهون مٹ چکے تهے ' تاهم یوناني صنعت
شمال مغربي هند مین ارنهي زورون پر تهي اور
پانچوین صدي عیسوي تک بهي اوس کا غلبه کافی
زبردست رها اگرچه اب اوسمین زوال شروع هو گیا
تها اور سال بسال اوسکا اثر کم هوتا جارها تها -

یوناني اثر کي اس دیر پائي اور آهسته زوالي
کي بهترین تشریح سکون سے هوتي هی جن کي آرائش
اور طرز ساخت کي تاریخ خاص طور پر واضح اور مسلسل
هی (دیکهو نقشه مسکوکات Plates II - III)
ان قدیم سکون کے تمام خط و خال یوناني هین - وزن

بهي وهي هى جو ايتهنز¹ مين مقرر تها ، تحريرين بهي يوناني الفاظ مين هين ، سکون پر جو تصاوير بني هوي هين وه بهي يوناني علم‌الاصنام سے ماخوذ هين ، اور اون كي بناوٹ مين ايک خاص لطافت اور خوبي پائي جاتي هى جو پريکسائٹيلز (Praxiteles) اور لسي پس (Lysippus) نامي يوناني مصوررون كے زمانے كي صنعت كو ياد دلاتي هى - علاوه برين يه تصويرين اصل كي نهايت نفيس اور صحيح نقل پيش نظر كرتي هين - يه نفيس حقيقت نمائي بلا شبه يوناني هى ليكن هندي كنده كارون نے جو صنعت ان تصاوير مين دكهائي هى وه بهي اپني مخصوص نوعيت ركهتي هى - كچهه عرصے كے بعد جب يوناني حكومت هندوستان مين مستحكم هوگئي تو ايک نئي طرز نے يوناني طرز كي جگهه لے لي جو ملک كي تجارتي ضروريات كے لئے زياده موزون تهي - يه طرز غالبا ايراني سكون سے آرائي گئي تهي - اسمين يوناني تحرير كي بجاے سكون كي عبارت دو زبانون مين كردي گئي يعني ايک طرف يوناني اور دوسري

(۱) يونان كا پايه تخت (Athens)

PLATE III.

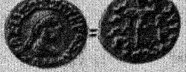

14. ZOILUS.

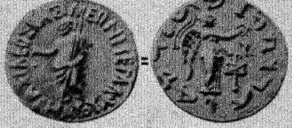

15. MAUES.

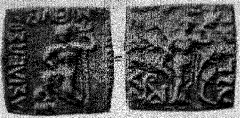

16. AZES I.

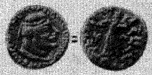

17. RAJUVULA.

18. GONDOPHARNES.

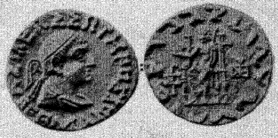

19. HERMAEUS.

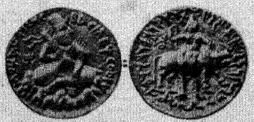

20. KADPHISES II.

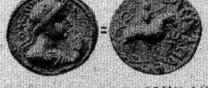

21. BASILEUS MEGAS.

22. KANISHKA.

23. VASUDEVA.

طرف کھروشٹي تھريرا - آھستہ آھستہ دیگر يوناني خصوصيات کم ھوتي چلي گئين اور ھندي عنصر بتدريج داخل ھوتا گيا - نتيجہ يہ ھوا کہ وہ تر و تازگي اور شادابي جو ان سکون کي تصاوير کي خصوصيت تھي زائل ھوگئي - الغرض انحطاط کا يہ عمل جاري رھا اور گو اول اول مخلوط يونانيون مين اس کا اثر نسبتاً کم تھا مگر جونھين يونانيون کي جگھہ اھل سيتھيا اور اھل پارتھيا نے لي يہ انحطاط بھي تيزي کے ساتھہ شروع ھو گيا - ان سکون کي شھادت اس ضمن مين خصوصيت کے ساتھہ قابل قدر ھی - کيونکہ انسے ثابت ھوتا ھی کہ ھندي کندہ کار مغربي نمونون کو جون کا تون نقل کرنے کي بجائے اپنے ذاتي خيالات کا آزادانہ اظھار کرتے تھے - مزيد بران انسے يہ بھي واضح ھوتا ھی کہ اگرچہ يوناني صنعت کو سرزمين ھند مين سياسي تبديليون کي وجہ سے ايک ناگزير تغير کا منہہ ديکھنا پڑا تاھم اوسکا اثر بھت مستحکم اور دير پا تھا -

---

(۱) کھروشٹي رسم‌الخط شمال‌مغربي ھندوستان مين قريباً سنہ ۳۰۰ ق - م سے سنہ ۴۰۰ عيسوي تک رائج رھا - يہ بھي اردو فارسي کي طرح دائين سے بائين کو لکھا جاتا ھی اور آرامي رسم‌الخط سے نکلا ھی - ان کتبون کي زبان پراکرت ھی جو قديم سنسکرت سے بھت ملتي جلتي ھی - (مترجم)

بعینه یہي حالت اون منقش جواهرات کي هی جو پنجاب اور شمال مغربي سرحد مین بکثرت پائے جاتے هین اور جنکي طرز ساخت کے تغیرات کي تاریخ سراسر سکون کي تاریخ سے ملتي جلتي هی - مگر یوناني صنعت کے اثر کي شهادت کا سلسله ان جواهرات اور سکون هی پر ختم نهین هوتا - بلکه ان سے جو شهادت ملتي هی اوسکي تصدیق زمانه قدیم کي اور بہت سي اشیاء سے بهي هوتي هی جو هم تک پہنچي هین - هان انمین ایک نمایان فرق ضرور هی جسکے لئے سیاسي حالات بہت کچهه ذمهوار معلوم هوتے هین - وہ فرق یه هی که هندي پارتهیائي سکے تو پارتهیائي نمونون سے مشابه هین جس سے یه نتیجه نکلتا هی که جن بادشاهون نے یه سکے جاري کئے تهے وہ پارتهیائي نسل سے تهے - حالانکه اوسي زمانے کي تعمیرات اور دیگر قدیم اشیاء پر اهل پارتهیا کے نیم وحشي اثر کا غلبه نسبةً بہت کم پایا جاتا هی - ایشیائي یونانیون کي عمارتي یادگارون مین سے سوائے اون سادہ اور بے نقش و نگار رهائشي مکانات کے جو ٹیکسله مین واقع هین اس وقت تک اور کوئي آثار برآمد نهین هوئے - لیکن وہ یادگارین جو سیتهي پارتهیائي عظمت کے زمانے مین اس جگه تعمیر هوئین اس امر مین شک و شبه

کي گنجایش نہین چھوڑتین که یوناني طرز تعمیر مدت سے هندوستان کے اس حصے مین رواج پزیر هو چکي تهي - اور گو نقش و نگار هندي لباس مین ملبوس هونے لگے تھے تاهم یوناني عنصر ابهي تلک مشرقي طرز پر پوري طرح غالب تها - چنانچه اوس زمانے کے ستونون کي آرایش و زیبائش اصل مین کارنتهي[۱] طرز پر مبني هی لیکن نقش و نگار مین هندي عنصر کے اضافے سے کسي قدر ترمیم کرلي گئي هی - ستونون کے علاوه جو چند منادر آجکل زمین کے نیچے سے برآمد هوئے هین اونکي بهي نمایان خصوصیت یه هی که اونمین یوناني طرز کے ستون اور آرایشین موجود هین - مثال کے طور پر اوس ستوپے کو دیکھئے جس کي تصویر پلیٹ ۱۲ مین دي گئي هی - یه ستوپه ایزز اول کے عهد حکومت مین تعمیر هوا تها اور غالباً جین مذهب سے تعلق رکھتا هی - اور گو اسکي بناوٹ مین هندي عناصر معمول سے زیاده نمایان هین مگر یه عناصر یا تو کارنتهي ستونون کے اوپر والي بریکٹون کي صورت مین نظر آتے هین یا اون آرائشي

---

(۱) (Corinthian) یوناني طرز تعمیر کي ایک قسم جس مین ستونون کے تاج یا پرکالے نهایت خوبصورت نقش و نگار سے آراسته هوتے هین [دیکھو Plate XII] (مترجم)

دروازوں[1] اور محرابدار طاقچوں کی شکل میں جو ستونوں کے درمیانی فاصلوں کو مزین کرتے ہیں -

جو کیفیت اس زمانے کے فن تعمیر کی ہے - وہی تصویر سازی اور دیگر صنعتوں کی بھی سمجھہ لیجئے - یہ سارے فن یونانی تہذیب کے فیض یافتہ ہیں جس کا اثر ہندی صنعت پر ایسا گہرا اور مستقل تھا کہ اوسکے زوال کی تکمیل کے لئے بھی صدیوں کی ضرورت پڑی - قدیم صنعت کی نفاست اور عمدگی کی توضیح دو چیزوں سے بہت اچھی طرح ہوتی ہے جو سرکپ سے دستیاب ہوئی ہیں - ان میں ایک تو ہاتھی دانت کا لٹکن ہے جسپر دو ریش‌دار انسانی تصویروں کے سر بنے ہوئے ہیں (دیکھو نقشہ - Plate XVI, 10) اور دوسری یونانی دیوتا ڈایونیسس کے سر کی تصویر ہے (Plate I مقابل سر ورق) - آخرالذکر تصویر چاندی کے پترے کی بنی ہوئی ہے جس میں چہرے کے نقش کسی ٹھپے کے ذریعے بنائے گئے ہیں - دیوتا کے سر کے گرد حسب معمول

---

(۱) قدیم ہندی دروازوں یا پھاٹکوں کے نہایت خوبصورت اور مکمل نمونے سانچی واقعہ ریاست بھوپال میں موجود ہیں - ملک چین کے پیلو اور جاپان کے توری کے نقش ہندی دروازوں (تورنا) کے نقشوں سے لئے گئے ہیں - یہ نقشے اون ممالک میں یقیناً اوسوقت رائج ہوئے جب بدھہ مذہب مشرق کی طرف پھیلا -

انگوری بیل هی ، اوسکے کان ساتیرا سے مشابه هین اور هاتهون مین ایک ساغر۲ (cantharus) هی جسکے دونون طرف دستے لگے هین - اس زمانے سے ذرا مابعد ، غالباً پہلی صدی قبل مسیح ، کی چیزون مین کانسی کی وہ چہوٹی سی خوشنما تصویر هی - جو نقشه نمبر ۱۵ (Plate XV) پر دکہائی گئی هی - یه هارپو کریٹیز (Harpocrates) کی تصویر هی جو اهل مصر مین خاموشی کا کمسن دیوتا سمجها جاتا تها - چنانچه خاموشی کے اظہار کی خاطر اوسنے اپنی انگلی لبون پر رکہی هوئی هی - اس بچے کی بناوٹ مین عجیب دلاویز سادگی اور اسکے انداز مین بے ساختگی اور کم گوئی کی ایک ایسی ادا پائی جاتی هی جو یقیناً یونانی هی - اس عہد سے ذرا اور آگے ، یعنی سن عیسوی کے آغاز کے قریب کی دستکاری مین ، هندی اور یونانی خیالات آپس مین بہت مل جل گئے هین اور صنعت پہلے سے بهی زیادہ مخلوط هوگئی هی - مثال کے طور پر اوس طلائی ڈبیا کو دیکہئے جو بیماران واقعه ملک افغانستان سے ملی هی - اوس نے

---

(۱) Satyr - رومیون مین جنگل یا نباتات کا دیوتا هی جس کا نصف بدن انسان سے اور نصف بکری سے ملتا هی (مترجم)

(۲) Cantharus - یونانی نمونے کا دو دستون والا ساغر

قندھاري طرز کي تصويرين يا تو چونے يا مٹي کي هوتي تهين يا پتھر(۱) پر بنائي جاتي تهين - مٹي کي تصاوير کو بعد مين آنچ ديکر پکا ليا جاتا اور تکميل کے بعد اونکے اوپر رنگ و روغن يا طلائي ورق چڑھا دئے جاتے تھے - پتھر چونکه زياده دير پا چيز هی اس لئے پشاور ، لاهور ، اور ديگر مقامات کے عجائب خانون مين جو نمونے محفوظ هين وه پتھر هي کے هين - ليکن ٹيکسله مين پتھر کي تصاوير کے علاوه ايک بڑي تعداد ايسے مجسمون کي بهي ملي هی جو چونے سے بنائے گئے هين اور چند تصويرين مٹي کي بهي برآمد هوئي هين - ان تصاوير سے قندهاري صنعت کي تاريخ اور ان اصطلاحي طريقون کے متعلق جو قندهاري صناع انکي ساخت مين استعمال کيا کرتے همارے معلومات مين معقول اضافه هوتا هی -

---

(۱) ان تصاوير مين ايک خاص قسم کا نرم پتھر استعمال کيا گيا هی - جس کي ساخت سليٹي يعني طبق بر طبق اور رنگ سبزي مائل نيلا هی - يه بات ابهي تک پايه تحقيق کو نهين پهونچي که يه پتھر کس جگهه ملتا هی - ليکن عام طور پر خيال کيا جاتا هی که غالباً رادي سوات کے قرب و جوار سے آتا تها - بهر حال ٹيکسله مين کوئي پتھر تصوير سازي کے مطلب کا نهين ملتا - يهان صرف دو قسم کا پتھر پايا جاتا هی - ايک چونے کا (نيلا) پتھر جو اسقدر سخت هی که سنگ تراش کے اوزار اس پر چل هی نهين سکتے اور دوسرا نرم کنجور جو صرف موٹے کام کے لئے موزون هی -

اب تک عام طور پر یہ تسلیم کیا جاتا تھا - کہ ہندوستان میں قندھاری صنعت عہد گپتا کی صنعت کی ابتداء سے قبل یعنی تیسری صدی عیسوی کے دوران ہی میں مفقود ہو چکی تھی اور جہاں تک قندھاری صنعت کی پتھر کی تصاویر کا تعلق ہی یہ خیال اس وقت تک بھی بحیثیت مجموعی درست معلوم ہوتا ہی اس لئے کہ قندھاری صنعت کی کوئی ایسی مورت دستیاب نہیں ہوئی جو اپنی خوبیوں کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتی ہو اور جس کے متعلق یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکے کہ وہ تیسری صدی کے بعد کی بنی ہوئی ہی - لیکن برخلاف اس کے ٹیکسلہ کی کھدائی سے اب اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہی کہ کم از کم ڈیڑھ صدی بعد تک بھی قندھاری صنعت خوب زوروں پر تھی اور چونے اور مٹی کی جو تصویریں اوس وقت بنائی جاتی تھیں وہ پتھر کی قدیم تصویروں کے مقابلے میں کچھ کم دلکش اور خوبصورت نہ تھیں[۱] - یہ سچ ہی کہ زمانہ مابعد کی تصویریں پہلی تصویروں سے بالکل مختلف طور کی ہیں - ان میں نہ تو پتھر کی قدیم تصویروں کی سی ادا

(۱) ملاحظہ ہوں تصاویر ۲۲ و ۲۷ و ۲۸

قندھاری طرز کی تصویریں یا تو چونے یا مٹی کی ہوتی تھیں یا پتھر[1] پر بنائی جاتی تھیں - مٹی کی تصاویر کو بعد میں آنچ دیکر پکا لیا جاتا اور تکمیل کے بعد اونکے اوپر رنگ و روغن یا طلائی ورق چڑھا دئے جاتے تھے - پتھر چونکہ زیادہ دیر پا چیز ھی اس لئے پشاور، لاھور، اور دیگر مقامات کے عجائب خانوں میں جو نمونے محفوظ ھیں وہ پتھر ھی کے ھیں - ایکن ٹیکسلہ میں پتھر کی تصاویر کے علاوہ ایک بڑی تعداد ایسے مجسموں کی بھی ملی ھی جو چونے سے بنائے گئے ھیں اور چند تصویریں مٹی کی بھی برآمد ھوئی ھیں - ان تصاویر سے قندھاری صنعت کی تاریخ اور اون اصطلاحی طریقوں کے متعلق جو قندھاری صناع انکی ساخت میں استعمال کیا کرتے ھماری معلومات میں معقول اضافہ ھوتا ھی -

(۱) ان تصاویر میں ایک خاص قسم کا نرم پتھر استعمال کیا گیا ھی- جس کی ساخت سلیٹی یعنی طبق بر طبق اور رنگ سبزی مائل نیلا ھی - یہ بات ابھی تلک پایہ تحقیق کو نہیں پہونچی کہ یہ پتھر کس جگہہ ملتا ھی - لیکن عام طور پر خیال کیا جاتا ھی کہ غالباً وادی سوات کے قرب و جوار سے آتا تھا - بہر حال ٹیکسلہ میں کوئی پتھر تصویر سازی کے مطلب کا نہیں ملتا - یہاں صرف دو قسم کا پتھر پایا جاتا ھی - ایک چونے کا (نیلا) پتھر جو اسقدر سخت ھی کہ سنگ تراش کے اوزار اس پر چل ھی نہیں سکتے اور دوسرا نرم کنجور جو صرف موٹے کام کے لئے موزوں ھی -

اب تک عام طور پر یه تسلیم کیا جاتا تھا - که
هندوستان میں قندهاري صنعت عهد گپتا کي
صنعت کي ابتداء سے قبل یعني تیسري صدي عیسوي کے
دوران هي میں مفقود هو چکي تهي اور جهان
تک قندهاري صنعت کي پتهر کي تصاویر کا
تعلق هی یه خیال اس وقت تک بهي بحیثیت
مجموعي درست معلوم هوتا هی اس لئے که قندهاري
صنعت کي کوئي ایسي مورت دستیاب نهین هوئي
جو اپني خوبیون کے لحاظ سے خاص اهمیت رکهتي
هو اور جس کے متعلق یقین کے ساتهه یه کها
جا سکے که وه تیسري صدي کے بعد کي بني هوئي
هی - لیکن برخلاف اس کے ٹیکسلا کي کهدائي سے
اب اس حقیقت کا انکشاف هوتا هی که کم از کم
ڈیڑهه صدي بعد تک بهي قندهاري صنعت خوب
زورون پر تهي اور چونے اور مٹي کي جو تصویرین
اس وقت بنائي جاتي تهین وه پتهر کي قدیم
تصویرون کے مقابلے مین کچهه کم دلکش اور خوبصورت
نه تهین[1] - یه سچ هی که زمانه مابعد کي تصویرین
پهلي تصویرون سے بالکل مختلف طرز کي هین -
ان مین نه تو پتهر کي قدیم تصویرون کي سي ادا

---

(۱) ملاحظه هون تصاویر ۲۲ و ۲۷ و ۲۸

اور شان هی ' نه اونکے خط و خال کي سي لطافت و نزاکت ' اور نه هي مجموعون کي ترتیب میں خاص اهتمام اور تخیل سے کام لیا گیا هی - لیکن اسمیں بهي شک نهین که ان تصاویر کي صنعت زیاده آزادانه اور طبعزاد هی اور چونکه یوناني روایات سے اس صنعت کو بہت کم تعلق هی اس لئے ان تصویرون میں علمي پہلو بهي کم هی - حقیقت میں ان تصاویر کا قدیم تصویرون کے ساتهه مقابله کرنیسے یه خیال پیدا هوتا هی که قدیم تصویرین سمجهه دار اور اعلی درجے کے اوستاد کاریگرون کي بنائي هوئي هین جو اپنے پیشے کي روایتي هدایات کے مطابق ' اور تصاویر کے مقصد کو بخوبي سمجهکر ' محنت اور شوق سے کام کیا کرتے تهے - اور بعد کي تصویرین هوشیار کاریگرون کي دستکاري کا نتیجه هین جنہین اپنے کام میں خوب مہارت اور مصالحه پر پوري قدرت تو حاصل تهي لیکن صنعت کے مطامع و مقاصد سے کما حقه واقف نه تهے -

یه تصویرین اپني وضع قطع اور بناوٹ کے اکثر خط و خال میں اوس زمانے کي رومي تصویرون سے بہت ملتي جلتي هین - چنانچه اسي مشابهت کي بنا پر بعض مصنفین کو یه خیال بهي پیدا هوا هی که

رومي صنعت و تهذيب نے اپنا سکه شمالي هند تك بڑها رکها تها - ليکن يه خيال ايک اصولي غلطي پر مبني هي جو (عهد قياصرہ کيء) رومي صنعت کي ابتدا اور رومي اور مغربي ايشيا کي يوناني صنعت کے باهمي تعلقات کے بارے مين پيدا هوا - حقيقت يه هي که قديم دنيا مين، شاهان سلجوق کے زمانے سے لے کر اس وقت تک، صرف مغربي ايشياء بهي ايسا ملک تها جو صنعتي تگ و دو کا مرکز رها تها اور اس تگ و دو کا نتيجه يه هوا که آخر کار مغربي ايشياء کي سرزمين ايك ايسي بهٹی بن گئي جس مين يوناني، آليوني، پارسي اور عراقي صنعتين ڈهل کر ايك هوگئين اور پهر مغربي ايشيا سے صنعت کي نهرين به به کر نکلين جن مين سے کچهه تو مغربي جانب سلطنت روم مين جا پهنچين اور کچهه مشرق کي طرف آکر پارتهيا، ترکستان اور هندوستان کو سيراب کر گئين - يه فرض کرنا بڑي غلطي هي که رومي خيالات نے يونان اور ايشيا کي تصوير سازي کي صنعت پر کسي بڑي حد تک اپنا اثر ڈالا - بلکه حقيقت مين معامله اسکے بالکل برعکس تها اور رومي صنعت کا يوناني صنعت کے ساتهه وهي تعلق تها جو قندهاري

صنعت کا یونانی صنعت کے ساتھہ - دوسرے لفظون
مین ہم یون کہہ سکتے ہین کہ قندھاري صنعت،
رومی صنعت کی بیٹي نہين بلکہ اوسکي بہن یا زیادہ
صحیح الفاظ مین اوسکي قریبی بہن ہی - اس لئے
کہ دونون کا شجرہ نسب ایک ہي جد اعلی سے جا ملتا
ہی - پس اگر رومي اور قندھاري صنعتون مین ایک
خاندانی مشابہت پائی جاے تو ہمین متعجب نہ
ہونا چاہیئے -

هندوستان پر یونانی صنعت کا اثر

یہ سوال کہ یونانی صنعت نے ہندوستان کی
صنعت پر کیا اثر ڈالا - ایک ایسا سوال ہی جس
پر متقدمین مین بہت اختلاف رہا ہی - بعض
تو کہتے ہین کہ یہ سوال کچھہ اہمیت نہین رکھتا
اور نظر انداز کیا جاسکتا ہی - مگر دوسرے فریق کے
نزدیک یہي سوال تمام ہندي صنعت کے تار و پود کي
جڑ بنیاد ہی - لیکن اصلیت اور حقیقت، جیسا کہ اکثر
ہوتا ہی، دونون کے بین بین ہی - شمالي اور وسطي
ہندوستان مین یونانی صنعت نے قدیم قومي صنعت کو فروغ
دینے مین بہت بڑا حصہ لیا اور نہ صرف اصطلاحی مشکلات
کو صاف کردیا بلکہ نئے اور جاندار خیالات سے اوسکی
نشو و نما مین بھي نئي روح پھونکي - برخلاف اس

کے شمال مغربی خطے مین اور اوسکی سرحد کے آس
پاس اس صنعت نے صدها سال تلک اپنا سکه جماے رکها
اور ملکی صنعتی روایات کو بالکل پس پشت ڈالدیا
اگرچه اسمین شلک نہین که جو صنعتی نمونے اوسنے
آپ پیش کئے وہ بجاے خود بڑی خوبی کے هین اور
یونانی ذکاوت کے سمجھنے مین قابل قدر امداد دیتے هین -
مگر رفته رفته شمال مغربی هند کی صنعت مین بهی
هندی عناصر داخل هوتے گئے اور آخرکار اوس نے
ترقی کرتے کرتے قندهاری صنعت کی شکل اختیار
کرلی جس نے تمام مشرقی ممالک مین اهل بودهه
کی صنعت پر اپنا لازوال نشان چهوڑا هی - لیکن باوجود
اس عالمگیری کے یونانی صنعت هندوستان مین حقیقی
طور پر کبهی اوسطرح پاؤن نه جما سکی جسطرح اٹلی یا
مغربی ایشیا مین اوسنے اپنا تسلط بٹها لیا تها اور اسکی
وجهه یه تهی که یونانی اور هندی طبیعتین بالکل
متضاد واقع هوئی تهین - یونانیون کے لئے انسان،
انسانی حسن، اور انسانی قوت متخیله هر ایک چیز
سے بالا تر تهے اور مشرق مین بهی حسن اور قوت
متخیله کی پرستش هی یونانی صنعت کی رهنما
رهی - لیکن هندی دل و دماغ ان خیالات کو قبول
نکرسکتے تهے هندی تخیل فانی کی بجاے غیر

فاني اور محدود کي بجائے غير محدود تک پہونچتا تھا - يوناني دماغ علم اخلاق کي جانب مائل تھا تو هندي دماغ روحانيت کي طرف - اول الذکر معقوليت کا خواهان تھا تو موخرالذکر جذبات مين غرق - ان بلند تخيلات اور ان روحاني جذبات پر هندي صناعون نے کچھه عرصے کے بعد اور اضافه يه کيا که اونھين صورت اور رنگ کي عبارت مين وضاحت کے ساتھه بيان کرنے کي کوشش کرنے لگے - ليکن يه اضافه خاندان گپتا کے وسيع عهد حکومت مين اوس وقت هوا جب که صنعت اور تخيل مين بهت قريبي اتصال قائم هوچکا تھا اور دونون کو نئي تقويت حاصل هوچکي تھي -

روح کو مادے کا لباس پہنانے کا بلند ' اور بقول بعض مضحکه انگيز ' خيال عهد وسطے سے قبل کبھي هندي دل و دماغ کے تصور مين بھي نه آيا تھا - هندي صناعون کے لئے صنعت ايک بالکل عليحده چيز تھی يعني وه ايک ايسا مادي اور موثرالحواس اظهار تھا حسن کا جو هندوستانيون کے ذوق صحيح کو تو بھلا معلوم هوتا تھا ليکن قوت متخيله يا رموز تصرف کو اوس مين مطلق دخل نه تھا - حقيقت يه هی که تصوير سازي کي صنعت مين اهل هند کو ساده اور عالمگير الفاظ مين اپني

مذہبي روايات اور تواريخ کے اظہار کا موقعہ هاتھہ
آگيا تھا اور چونکہ يوناني صنعت مين يہ امور
نہايت وضاحت کے ساتھہ اور دلکش طريق پر ادا کئے
جاتے تھے اس لئے اهل هند نے اپنے مقصد کی تکميل
کے لئے بڑي خوشی سے اوس کا خير مقدم کيا اور نہايت
ذوق شوق سے سيکھا - اس کے سوا اور کوئي مقصد
اونکے مدنظر نہ تھا - يعني نہ تو اونھين يوناني خيالات هي
سے همدردي تھي اور نہ وہ اس صنعت کو اپنے
روحاني جذبات کے اظہار کا ذريعہ هي سمجھتے تھے -

باب ۴

دھرماراجیکا ستوپہ[1]

آثار ٹیکسلہ[2] کي کیفیت بیان کرنے مین ہم پہلے دھرماراجیکا ستوپہ سے شروع کرکے ھتھیال کي پہاڑي

(۱) اس مین کلام نہین کہ ابتداً ستوپے ٹیلون کي شکل مین مردون کو دفن کرنے کي غرض سے بنائے جاتے تھے - لیکن اہل بودھہ کے ہان ستوپے عموماً بدھہ یا بدھہ کے حواریون کے تبرکات کو محفوظ رکھنے کي خاطر یا کسي خاص متبرک مقام پر بطور یادگار تعمیر ہوتے تھے - کسي ستوپے کي ظاہري وضع قطع کو دیکھکر یہ بتلانا کہ اوسکے اندر تبرکات رکھے ہوے ہین ' یا نہین ' بالکل ناممکن ہی - اہل بودھہ کے نزدیک ستوپے کي تعمیر ایک ایسا کارخیر ہی جس کے کرنے سے انسان نجات یا " سکون ازلي " کي منزل مقصود کے قریب تر ہوجاتا ہی - انگریزي زبان مین " ٹوپ " کا جو لفظ موجود ہی وہ لفظ تھوپ سے مشتق ہی جو سنسکرت مین ستوپے کا مترادف ہی - ملک برما مین ستوپے کو عموماً پگوڈا اور جزیرہ لنکا مین ڈاگبہ کہتے ہین - موخرالذکر سنگھالي زبان کے دو الفاظ یعني " دھاتو بمعني تبرک اور گربھہ بمعني جگہ " سے مشتق ہی - نیپال مین اس کو چلتیا کہتے ہین - ستوپے کي طرح اس لفظ کے معنے بھي اصل مین ڈھیر ہي کے تھے لیکن بعد مین اس کا اطلاق ہرقسم کي عبادتگاہ پر ہونے لگا [ستوپے کي تعمیر و تکریس کے مفصل حالات کے لئے دیکھو مہاونس صفحات ۱۶۹ و مابعد]

(۲) جو کھنڈرات اب ٹیکسلہ مین برآمد ہوے ہین اون سب کو دیکھنے مین مکمل دو دن خرچ ہوتے ہین دھرماراجیکا ستوپہ یعني چیرٹوپ ' سرکپ جنڈیال موہرہ مرادو اور جولیان جالے

پھرتے ہوئے ستوپہ کنال پر جائینگے اور وہان سے
شہر سرکپ مین ہوتے ہوئے مندر جنڈیال اور اوسکے
شمالي جانب دو چھوٹے چھوٹے ستوپون کے کھنڈرات کا
معاینہ کرینگے - اوسکے بعد ہم شہر سرسکھ اور اون بودھ
یادگارون کي جانب روانہ ہونگے جو لال چک اور بادلپور مین
واقع ہین - اور اخیر میرہم مواضع موہڑہ مرادو وجولیان کے
ستوپون اور خانقاہون کا حال بیان کرینگے جو آج تک

(سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ)

کے لئے پختہ سڑکین موجود ہین - ٹیکسلا کے سٹیشن
پر تانگے عموماً مل جاتے ہین لیکن پہلے سے انتظام کرلینا
زیادہ مناسب ہی - اس بارے مین نیز دیگر معاملات مین
اوس اورسیر سے جو آرکیولوجیکال بنگلے پر رہتا ہی ' ہر
امداد جو اوسکے امکان مین ہی ' مل سکتي ہی - لیکن اگر
سیاح صرف پانچ چھہ گھنٹے پس انداز کرسکتا ہی تو بہترین تدبیر یہ
ہوگي کہ پہلے دھرماراجیکا ستوپے تک سواري پر آئے پھر پہاڑي راستے
سے قریباً سوا میل کا سفر پا پیادہ طے کرنے کے بعد کنال ستوپہ دیکھے
اور وہان سے اوتر کر شہر سرکپ مین چلا جائے - اس اثناء مین سواري
سرکپ کے شمالي پہلو پر پہنچ جائے - سرکپ دیکھنے کے بعد سیاح
اوسي سواري کے ذریعے پہلے مندر جنڈیال اور پھر وہان سے آثار موہڑہ
مرادو و جولیان تک جاسکتا ہی - آرکیولوجیکل بنگلے مین جو عجائبات
موجود ہین اگر سیاح کو اوس وقت اونکے دیکھنے کي اجازت
ہو تو بہتر ہوگا کہ وہ عمارات مذکور کو دیکھنے کے بعد اونکا
معاینہ کرے -

نہایت اچھی حالت میں محفوظ اور بعض امور کے لحاظ سے خاص طور پر قابل ذکر ہیں -

دھرماراجیکا ستوپہ[1] عوام میں چیر ٹوپ کے نام سے مشہور ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ کسی سابق محقق آثار قدیمہ نے اوسکے وسط میں کھدائی کرکے ایک وسیع شگاف کردیا تھا (دیکھو نقشہ ۹ -Plate IX) - یہ ستوپہ تمرا نالہ کی سطح سے بہت اوپر ایک بلند میدان مرتفع پر واقع ہے - اہل بودھ کے قبضے میں آنیسے پیشتر اس جگہہ غالباً کوئی گاؤں آباد تھا - چنانچہ اوس قدیم زمانے کی یادگار' یونانی بادشاہ زائیلس (Zoilus) کے عہد کے وہ ۲۸ سکے ہیں جو عمارت H^1 کی بنیادوں کے قریب دستیاب ہوئے ہیں · ستوپۂ کلاں میدان مرتفع کے وسط میں واقع اور بہت شکستہ حالت میں ہے - پچاس سال کا عرصہ ہوا سر الگزینڈر کننگھم نے اس عمارت کو دیکھہ کر کہا تھا کہ اس کا صرف اندرونی حصہ بربادی سے محفوظ رہا ہے لیکن حال کی کھدائی میں اس عمارت کی بنیادوں کے آس پاس سے قریباً

---

(۱) پختہ سڑک جو دھرمارا جیکا ستوپہ کو جاتی ہے بہت چکردار اور قریباً دو میل لمبی ہے لیکن بھڑ کے مشرق کی طرف ایک قریب کا رستہ بھی ہے جو تمرا نالہ میں سے گزرتا ہے -

PLAN OF THE DHARMARAJIKA STŪPA.

PLATE IV.

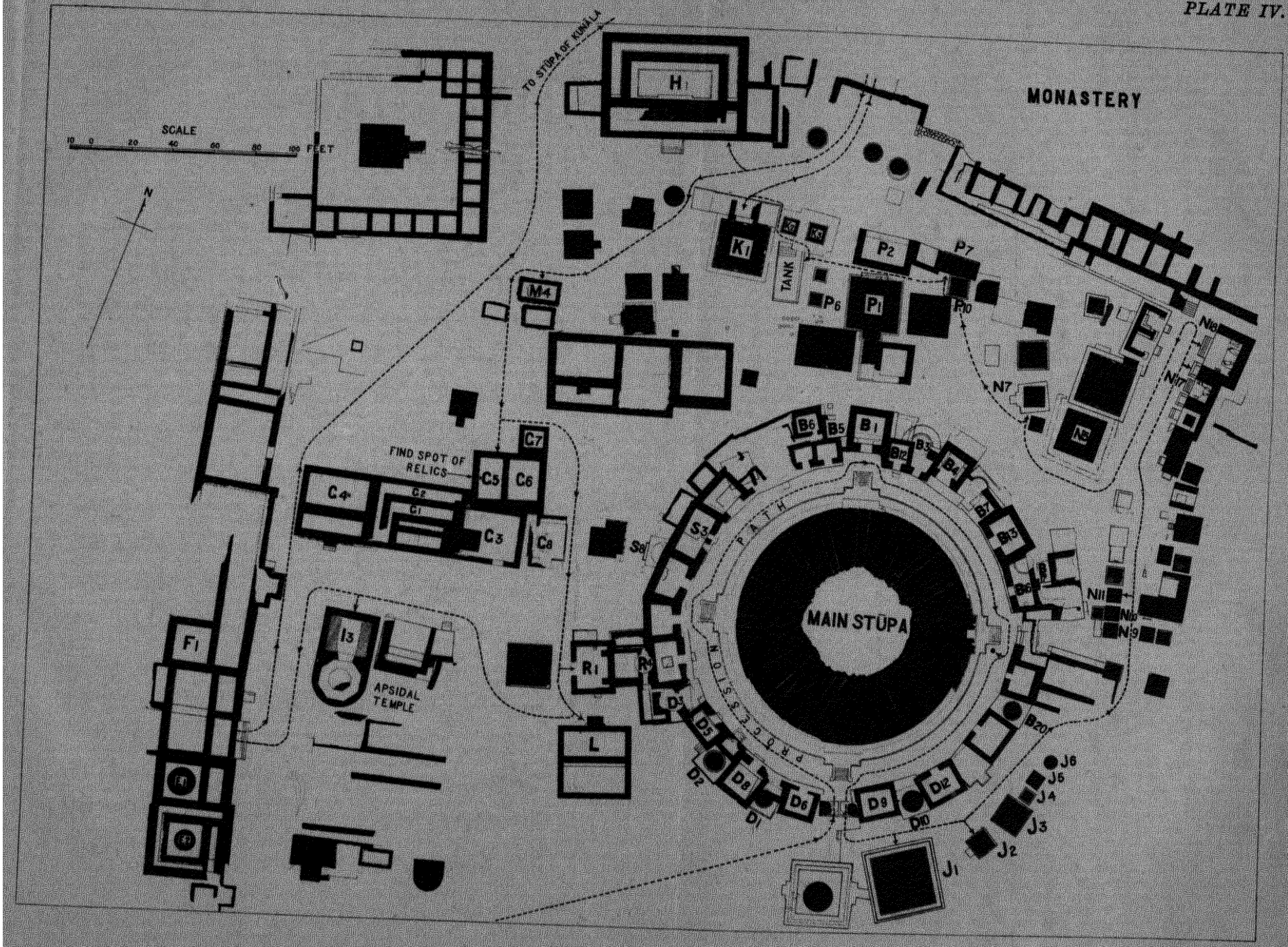

تیس فٹ ملبہ ھٹایا گیا ھی جس سے عمارت کے روکار کا بہت سا حصہ اچھی حالت مین برآمد ھوا ھی اور اور بھی بہت سی دلچسپ عمارتین مثلاً ستوپے ' مندر اور پجاریون اور بھکشوون کے رھنے کے مکانات بھی رونما ھوئے ھین - یہ عمارات کم از کم چار صدی کے عرصے پر پھیلی ھوئی ھین اور مقامی فن عمارت کی تاریخ کے لئے نہایت اھم معلومات بہم پہنچاتی ھین - علاوہ برین وہ سکے اور دوسری چھوٹی چھوٹی چیزین بھی ' جو ان عمارات کی کھدائی کے وقت برآمد ھوئین ' بہت قابل قدر ھین اس لئے کہ وہ اس قدیم زمانے کی تاریخ کے متعلق اکثر مسائل کے حل کرنے مین مدد دیتی ھین -

ستوپہ کلان

ستوپہ کلان کی اصل عمارت ' جو اسوقت برآمد ھوئی ھی ' شکل مین مدور ھی اور اوسکے گرد ایک بلند چبوترہ ھی جس کے چارون طرف چار زینے بنے ھوئے ھین - ستوپے کی اندرونی ناھموار چنائی مین انگھڑ پتھر استعمال کئے گئے ھین اور اوس کو تین سے پانچ فٹ تلک موٹی دیوارون سے مستحکم کیا گیا ھی جو وسط مین جاکر مل جاتی ھین - یہ دیوارین ستوپے کی بنیادون تک پہنچنے کی بجائے چبوترے کے اوپر ھی ختم ھوجاتی ھین اور صریحاً

کسي بعد کي مرمت سے تعلق رکھتي هين جو غالباً اهل کشان کے عهد حکومت مين عمل مين آئي تهي - ستوپے کي بيروني چنائي مين بڑے بڑے پتهر لگے هوئے هين جنکے مابين ساز اور ستونون کي غرض سے ترشے هوئے کنجورا استعمال کئے گئے هين - کسي زمانے مين ستوپے کي عمارت چونے کي استرکاري اور رنگون سے مزين تهي - چبوترے سے کچهه اوپر ستوپے کي چنائي مين جو پتهر اور کنجور کا زيبائشي کام تها اسکا ايک حصه مشرقي پهلو پر بهت اچهي حالت مين ملا هی - يه کام چوتهي صدي عيسوي سے تعلق رکهتا هی اور اسکي ممتاز خصوصيات اسکے آرائيشي ساز کي نمايان گولائيان اور طاقچون کي مخصوص طرز ساخت هين - طاقچے بالترتيب محرابون اور ڈهلوان بازودار دروازون کي شکل مين هين اور اونکے درميان کارنتهي طرز کے ستون بنے هوے هين (تيسري، چوتهي اور پانچوين صدي عيسوي کے اور چهوٹے چهوٹے ستوپے جو اس مقام پر ملے هين اونپر بهي اس نمونے کا زيبائشي کام پايا جاتا هی) - اس ستوپے کي موجوده حالت سے ظاهر هی که اصل عمارت سيڈهي پارتهياائي

(۱) کنکر کي قسم کا ايک نرم پتهر جو ٹيکسله کے نواح مين بکثرت پايا جاتا هی - (مترجم)

عہد میں تعمیر هوئي تهي اور اوسکي ترمیم و توسیع کچهہ تو عہد کشان میں عمل میں آئي اور کچهہ چوتهي صدي عیسوي میں -

چبوترہ اور وہ کشادہ رستہ جو ستوپے کے گرد واقع هی دونوں زمانہ قدیم میں طواف یا پردکهشنا کا کام دیتے تهے اور دستور یہ تها کہ زائرین ستوپے کو اپني دائیں جانب رکهہ کر اوس کے گرد چکر لگایا کرتے - آجکل اہل بودهہ عام طور پر کسي ستوپے یا دوسري مقدس عمارت کے گرد تین دفعہ طواف کرتے هیں - لیکن اگر منت مان رکهي هو تو سات بار، چودہ بار، بلکہ بعض اوقات ایک سو آٹهہ بار بهي اس طرح طواف کرتے هیں - پردکهشنا کا قدیم فرش چونے اور ریت سے بنا هوا هی - اور اوسکے شمال مغربي ربع کا ایک حصہ سندهہ کي چوڑیوں سے مزین هی جن میں سے بعض سالم هیں اور بعض نصف یا ربع دائرہ کي شکل میں - چوڑیوں کو اس طرح ترتیب دیا هی کہ هندسي شکلیں بنادي هیں(۱) اس فرش کے اوپر تین انچ کے قریب ملبہ چڑها هوا تها جس پر چونے کا ایک اور فرش تها - اس

(۱) اس زیبائشي کام کو محفوظ رکهنے کي غرض سے مٹي ڈهانپ دیا گیا هی -

دوسرے فرش پر جو ملبہ جمع تھا اوس مین سے کانچ کے چوکون کے بہت سے ٹکڑے برآمد ہوئے اور اغلب یہ ھی کہ طواف کے تمام رستے کي فرش بندي کسي زمانے مین کانچ کے چوکون سے کي گئي تھي - اور بعد مین جب فرش مذکور فرسودہ ہوگیا تو بہت سے چوکے یہان سے اکھاڑ کر کمرہ (F[1]) مین پہنچا دئے گئے جہان وہ بے ترتیبي کے ساتھہ فرش مین لگے ہوئے ملے ہین -

ستوپے کے مشرقي زینے کے قریب ھي بائین جانب ایک مینار کا زیرین حصہ کھڑا ھی - سرکپ کے ستونون کي طرح غالباً اس مینار کے اوپر بھي کسي زمانے مین شیر کي تصویر بني ہوئي تھي (دیکھو صفحہ ۱۳۹) - اور اسمین کلام نہین کہ اس قسم کے مینار آشوک کے مشہور و معروف میناررن سے نقل کئے گئے ہین جو اکثر بدھہ مذہب کے بڑے بڑے ستوپون کے قریب قائم کئے جاتے تھے - پردکھشنا سے جو چھوٹي چھوٹي قدیم چیزین ملي ہین اون مین صرف چند قندھاري طرز کے مجسمے اور سکے قابل ذکر ہین - اول الذکر کي مثال بودھي ستوا[1] (شا کي

(۱) بودھي ستوا کے لغوي معني ایک ایسي ہستي کے ہین - جسکي غرض و غایت معرفت یا حق شناسي ہو - گوتم اپنے

منی گوتم ؟) کي وہ تصویر ھی جس مین وہ اپنے
خدام سمیت ایک شامیانے کے نیچے بحالت ابھے مدرا
کھڑا ھی - ثاني الذکر یعني سکے جو تعداد مین ۳۵۵
ھین ' مغربي زینے کے قریب کنجور کي ایک سل مین
چھپائے ھوئے ملے تھے - انمین ایزز ثاني ' سوڈر میگس '
ھوشک ' واسودیو اور ھندي ساساني یا کشاني
ساساني عہد کے نمونے شامل ھین -

ستوپہ کلاں کے گرد چھوٹے مدور ستوپوں کي تعمیر

یہ بیان کرنے کي ضرورت نہین کہ اس میدان
مرتفع پر سب سے پہلے ستوپۂ کلاں کي تعمیر وقوع
مین آئي تھي - اسکي تعمیر کے وقت اس پاس
کی زمین کو ھموار کرکے اوسپر بالو ریت کي تہ جمائي
گئي اور اوسپر چونے کے پلستر کا فرش بنا دیا گیا -
کچھہ عرصے کے بعد اس فرش پر ' یا بلکہ اوس

(سلسلہ فٹ نوٹ صفحہ گذشتہ)
تمام گزشتہ جنمون مین بودھي ستوا تھا اور اپني تاریخي
زندگي مین اوس وقت تک بودھي ستوا رھا جب تک کہ وہ
درجہ حق شناسي حاصل کرکے بدھہ نہ بن گیا - شمالي یا
مہایاني فرقے کے نزدیک ' گوتم کے علاوہ اور بھي بے شمار
بودھي ستوا ھین جن مین کچھہ تو انسان ھین اور کچھہ
آسماني ھستیان - اونمین سے مشہور نام یہ ھین:— آولوکي تیشورا -
منجوشري - ماریچي - سمنت بھدر - وجراپاني اور میتریا -
آخرالذکر کا ظہور ابھي ھونے والا ھی اور وہ دنیا کے موجودہ
دور کا آخري بدھہ ھوگا -

ملبے پر جو بمرور ایام فرش مذکور پر جمع
هوگیا تھا ' مرکزي ستوپے کے گرد بہت سے اور
چھوٹے چھوٹے ستوپے تعمیر هوے جنمین سے ذیل کے
گیارہ ستوپے اس وقت تلک آشکار هوچکے هین -
B^{20} - B^{16} - B^{7} - B^{3} - B^{6} - S^{8} - R^{4}
D^{10} - D^{1} - D^{2} اور D^{9} - نقشه (Plate IV) مین یه نمبر
معربي جانب سے شروع هوتے هین - ان چھوٹے ستوپون
کے سطحي نقشے ابتداءً گول تھے مگر بعد مین بعض ——
مثلاً D^{3} اور R^{4} —— کے گرد مربع کرسیان بناکر
اونکي توسیع کردي گئي - ان کي اندروني چنائي
مین انگھڑ پتھرون کي بھرتي اور بیروني جانب مربع
کنجور لگے هوئے هین اور کرسیون پر " کولا اور غلطه "
کے سوا اور کسي قسم کا زیبائشي کام ان مین
نهین پایا جاتا - ان مین سے بعض ستوپون کے اندر سے
تبرکات برآمد هوے هین جو اونکي بنیادون سے
پانچ چھه فٹ نیچے مدفون تھے - یه تبرکات کس
قسم کے تھے اس کي توضیح ذیل کي دو مثالون سے
ظاهر هوسکتي هی :—

۱ — ستوپه B^{6} کے تبرکات کا خانه چھوٹے چھوٹے
پتھرون سے بنا هوا تھا (۱) اور اوسکے اوپر پتھر کي ایک بڑي
سل رکھي تھي - اس خانے کے اندر سے سنگ صابون

(۱) یه ستوپه اب نظر نهین آتا -

کي ایک ڈبیا ' اور نہایت عمدہ نیلگوں پتھر کا
بنا ہوا ایک چھوٹا سا ستوپہ برآمد ہوا - ڈبیا چار
انچ اونچي ھی اور خراد پر چڑھا کر بنائي گئي
ھی - اوسکے اندر سے سفید کانسي کي ایک اور
ڈبیا بقدر ۱ ⅜ انچ اونچي نکلي - جسکي وضع قطع
بالکل ستوپے کي شکل سے مشابہ ھی اور اوسکے اوپر
ایک چھتري بني ہوئي ھی - اس چھوٹي ڈبیا کے
اندر سے کچھہ جلي ہوئي ھڈي اور کچھہ راکھہ اور
سونے ' یشب ' موتي اور ھڈي کے چند منکے دستیاب
ھوے - نیلگوں پتھر کے چھوٹے سے ستوپے کے نیچے کي
طرف ایک خلا تھا جس میں لعل بلور - یشب -
- سنگ سلیماني - یاقوت رماني - نیلم - عقیق -
فیروزہ - سبز جیسوار - لھسنیا صدف - شیشہ
پکھراج - اور ھڈي کے عمدہ عمدہ سوراخدار دانوں
اور نگینوں کي ایک خاصي تعداد دستیاب
ہوئي - انمیں سے بعض دانے مختلف جانوروں یا
پرندوں مثلا شیرببر' سنگ پشت ' مینڈک ' اور
راج ھنس کي شکل کے ھیں - بعض کي صورت ھلال

یا ترشول[1] سے ملتی جلتی ہے - اور بعض کثیرالاضلاع ‘ بادام یا ڈھولنے سے مشابہ ہیں - اس ستوپہ نما ڈبیا کی ظاہری شکل و صورت سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اصل میں کسی اور قدیم عمارت میں رکھی گئی ہوگی اور جب وہ عمارت عدم مرمت کے سبب ویران ہوگئی تو اوسکو اس ستوپے میں لے آے جس میں سے وہ اب ملی ہے - لیکن یقینی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ جواہرات جو اسکے اندر سے دستیاب ہوے اوسی قدیم زمانے سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں -

(۲) ستوپۂ S^8 کے تبرکات کے خانے سے مٹی کے چار چراغ جو اوس کے چاروں گوشوں میں رکھے ہوئے تھے ‘ نیز سنگ صابون کی ایک ڈبیا اور تورانی بادشاہوں مائیز اور ایزز اول کے عہد کے چار سکے برآمد ہوئے - سنگ صابون کی ڈبیا میں سونے کی ایک چھوٹی سی ڈبیا ‘ سونے کی تین سیفٹی پن

---

(۱) ترشول یا تری رتن (تری رتن = تین رتن یا گوہر) - بدھہ مذہب کی تثلیث کی علامت ہی - اس سے یہ تین چیزیں مراد ہیں - (۱) بدھہ (۲) دھرم یعنی قانون اور (۳) شنگھا یعنی مذہبی برادری

اور لعل یاقوت ' بلور ' نیلم اور (safety pins.) کے دانے رکھے ہوئے تھے - اور سوئیکی ڈبیا میں هڈي اور یاقوت کے منکے ' چاندي کے پترے ' مونگے کے ٹکڑے ' اور ذرہ سي یادگاري هڈي بند تھي - ماہ فروري سنہ ۱۹۱۷ ع میں لارڈ چیمسفورڈ نائب السلطنت کشور هند نے یہ تبرکات جزیرہ لنکا کے اهل بودهہ کو تحفۃً پیش کئے تھے جنہوں نے شہر کانڈي میں اپنے مندر دلدا مولگوا (مندر دندان بدهہ) میں ان کو بہ احترام تمام رکھہ لیا ھی -

چھوٹے چھوٹے مندرونکا حلقہ

مذکورہ بالا چھوٹے چھوٹے ستوپوں کے بعد ستوپہ کلاں کے گرد پہلے تو وہ چار دروازے بنائے گئے جو ستوپے کے زینوں کے بالمقابل واقع ھیں اور اونکے بعد وہ کمرے جو اپنی وضع قطع اور مقصد کے لحاظ سے اون مندروں سے مشابہت رکھتے ھیں جو جمال گڑھي واقعہ صوبہ سرحدي میں برآمد ہوئے ھیں - یعني ان کمروں میں اهل بودهہ مذهبي تصاویر رکھا کرتے جن کا منہ همیشہ ستوپۂ کلاں کي طرف ہوا کرتا - ملک برما میں کسي ستوپے یا اور چیز کو جو اصل میں ثواب کي خاطر بنائي گئي ھو برباد اور تباہ کرنا بدهہ

مذهب کے عقائد کے منافی سمجها جاتا هی - اس سے هم به آساني یه نتیجه نکال سکتے هیں که قدیم هند کے اهل بودهه کا بهي یهي خیال هوگا - چنانچه جس وقت یه مندر تعمیر کئے گئے تو چهوٹے چهوٹے ستوپوں کو جو اوس وقت موجود مگر نهایت هي خسته حالت میں تهے اوسي طرح رهنے دیا اور اونکے درمیاني فاصلوں میں ملبه بهر کر نئے مندروں کي دیواریں اونکے اوپر تعمیر کردي گئیں -

فن تعمیر کے نمونے

ان مندروں میں سب سے قدیم مندر اور نیز وہ قدیم دیواریں جو دروازوں کے پہلوؤں پر واقع هیں پهلي صدي عیسوي کے آخري نصف حصے میں تعمیر هوئي تهیں - یه مندر اور دیواریں فن معماري کي ایک خاص اور ممیز طرز پر بنې هوئي هیں جس کو اصطلاح عام میں ڈائیپر (diaper) کهتے هیں - جس عهد سے ان مندروں کا تعلق هی اوس زمانے میں اس طرز تعمیر کي خصوصیت یه تهي که کسي قدر گول اور چهوٹے چهوٹے پتهروں کو ایک دوسرے سے تهوڑے تهوڑے فاصلے پر رکهه کر اونکے درمیاني فاصلوں کو نهایت صفائي اور نفاست کے ساتهه پتهروں کي بهت چهوٹي چهوٹي اور باریک کتلوں سے بهردیا جاتا تها - اس طرز کي مثالیں منادر B^{12} - B^{16} - اور D^{9} میں دیکهي جاسکتي هیں -

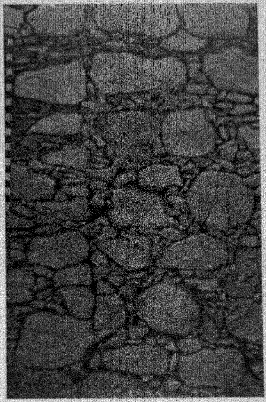

1. RUBBLE.

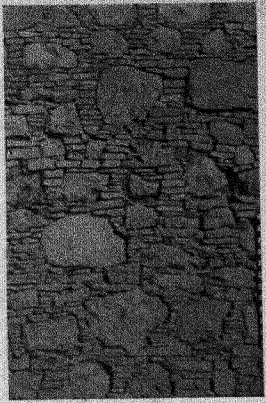

2. SMALL DIAPER.

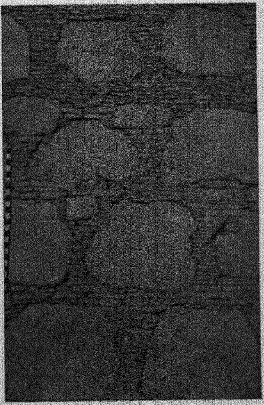

3. LARGE DIAPER.

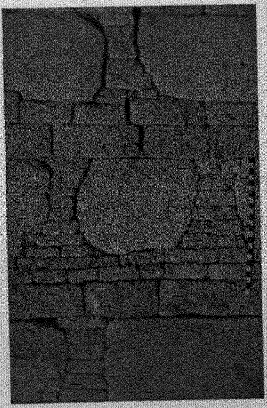

4. SEMI-ASHLAR.

پہلی صدی عیسوی کے آخری حصے میں
ڈائیپر خورد یعنی چھوٹے پتھروں والی طرز مفقود
ہوگئی اور اوسکی جگہ ایک نئی طرز نے لے لی -
جس میں بڑے بڑے پتھر استعمال کئے جاتے تھے -
فن معماری کی یہ تیسری طرز تھی جو اس
مقام پر رواج پذیر ہوئی - یہ طرز قدیم مندروں کی
مرمت اور بعد کے بنے ہوئے مندروں میں پائی جاتی
ہی اور کمرہائے D^6 اور D^8 میں اسکی بہت اچھی
تشریح ملتی ہی - بمرور زمانہ اس تیسری طرز کی
عمارات بھی تباہ و برباد ہوگئیں اور اونکے درمیانی
فاصلے خود اونہی کے ملبے سے بھر گئے اور اونکے اوپر
اصلی فرش سے بھی چند فٹ کی اونچائی پر بالکل
نئی طرز کے اور مندر تعمیر کئے گئے - اس چوتھی طرز
میں ڈائیپر اور ایشلر (ashlar) کی طرز تعمیر مشترک
کردی گئی - یعنی ڈائیپر کے ساتھہ ہی ترشے ہوے
پتھر بھی استعمال کئے گئے جنہیں تراش کر قریباً
مستطیل شکل دے لی جاتی تھی - یہ طرز تیسری
چوتھی اور پانچویں صدی عیسوی میں رائج تھی
اور قدیم مندروں کے بالائی حصوں کی مرمت اور
نئے مندروں کی تعمیر میں استعمال ہوئی ہی (دیکھو
عمارات B^1 و B^{13}) - اس طرز کی ابتدائی مثالوں میں تو

ڈائیپر کلان کے ایک ردے کے بعد ترشے ہوے پتھرون کا صرف ایک ھي ردہ لگایا جاتا تھا لیکن بعد کي عمارتون مین دو دو اور تین تین ردے بھي لگائے گئے ھین ۔

الغرض ستوپۂ کلان کے گرد ھمین فن تعمیر کي چار بالکل مختلف اور واضح طرزین ملتي ھین (دیکھو نقشہ ۵ - Plate V) - اول تورانی پارتھیائی عہد کا ربل نمونے کا کام جس مین کنجور اور پتھر استعمال کئے گئے ھین - دوم نفیس اور باریك ڈائیپر خورد کا وہ کام جو پہلي صدي عیسوي مین رواج پزیر ھوا - سوم دوسري صدي عیسوي کا ناھموار اور بھاري ڈائیپر کلان کے نمونے کا کام - اور چہارم تیسري صدي اور بعد کي صدیون کي وہ نیم ایشلر (semi-ashlar : semi-diaper) طرز جس مین کچھہ تو ڈائیپر کا کام ھی اور کچھہ ترشے ھوئے چوکور پتھرونکا - ان چار مسلسل طرزون کي چنائی ، دھرماراجیکا ستوپہ کي عمارات مین نیز شہر سرکپ اور دیگر مقامات مین بکثرت پائي جاتي ھے ۔

چھوٹي چھوٹي قدیم اشیاء

قدیم چیزین جو ان مندرون مین سے دستیاب ھوئین وہ عموماً آخري زمانے کي عمارات کے اندر سے

مٹی ھین - اور اونمین زیادہ تر چونے اور پختہ مٹی کي مورتین ھین جنکي عمدہ مثالین پلیٹ ۶ کي اشکال ب و ج (Plate VI, b-c) مین دي گئي ھین :—

(*b*) پختہ مٹي کا سر :— $11\frac{1}{2}$ انچ بلند ھی - اسکے خط و خال کي بناوٹ اور بالون کي آراستگي نمایان طور پر یوناني صنعت کو یاد دلاتي ھی -

(*c*) بودھي ستوا کا چونے کا سر :— اونچائي مین ۹ انچ ھی - اسکے بال ' اوشنیشا (۱) سے نیچے ' لٹون کي شکل مین بنے ھوئے ھین اور انجام پر حلقون کي صورت اختیار کرلیتے ھین - بالون کي ساخت کو دیکھہ کر کانسي کے کام کا گمان ھوتا ھی - یہ سر مندر (B[12]) سے دستیاب ھوا تھا -

مندر (S[8]) کے جنوب مغربي کونے مین ایک کرسي دار چبوترے کے آثار باقي ھین جس کي

---

(۱) اوشنیشا (ushnisha) کے معنی ھین " تارک سرکا ابھار " - یہ بڑي شخصیت (مہاپرش) کي علامت سمجھي جاتي تھي -

بھرتي مين صرف مٹي بھري هوئي تھي - اس بھرتي مين سے بہت سي مٹي کي مہرين نکلي هين جنپر عہد گپتا کی طرز تحرير مين بدھه مذهب کا کلمه منقوش هی جو يے دھرما هيتو پربھوا سے شروع هوتا هی - اس قسم کي مہرين اکثر بدھه مذهب کے قديم ستوپون مين بلکه بعض اوقات مجسمون مين بھي پائي گئي هين -

نقشه ۴ (Plate IV) مين نقطه‌دار خطوط دئے هوئے هين - اون کي پيروي کرنے سے هم ستوپه کلان کے جنوبي دروازے سے پردکھشنا مين داخل هوکر اول ستوپے کا طواف کرينگے اور پھر اوسي دروازے سے باهر نکل آئينگے - اب اگر هم بائين طرف جائين تو اپني دائين جانب همين ايک اور بڑا ستوپه نظر آئيگا جس کو نقشے مين (J^1) سے تعبير کيا گيا هی - اس کي کرسي ۳۲ فٹ ۴ انچ مربع اور تين درجون مين منقسم هی جن مين سے هر ايک درجه نيچے والے درجے سے چھوٹا هی - کسي زمانے مين کرسي کے اوپر ايک مدور ڈھولنا اور گنبد اور گنبد کے اوپر چھتري تھي ليکن اب اون چيزون کے نشانات معدوم هوچکے هين - معلوم هوتا هی که قديم زمانے مين اس ستوپے کي چند بار وسيع پيمانے پر ترميم هوچکي هی

ستوپه J^1

کیونکہ جو نقش و نگار اس پر موجود ہیں وہ دو مختلف زمانوں کے ہیں - شمالي جانب کے زیرین درجے کا زیبالشي کام قدیم زمانے سے تعلق رکھتا ہی - اس کام میں انساني تصاویر کے مجموعوں کے درمیان کارنتھي ستون بنے ہوئے ہیں ' مورتیں چونے کي ہیں اور اوسي مصالحہ سے ستوپے کے چارون ووکار مکمل کئے گئے ہیں - مورتون میں دکھایا گیا ہی کہ وسط میں بدھہ آلتي پالتی مارے بیٹھا ہی اور اوسکے دونوں جانب ایک ایک خادم ہندي تورانی لباس پہنے کھڑا ہی - ستوپے کي مرمت کے وقت یہ تصویریں بہت خستہ حالت میں تھیں اس لئے اوس بالائي افریز (۱) کو جو ستونوں کے اوپر بنی ہوئي تھي اپني جگہہ سے نیچا کرکے ان تصویرون کے برابر لے آئے اور بدھہ کي ان تصویرون کے کندھوں پر رکھدیا جنکے سر ضائع ہوچکے تھے - اس کے علاوہ مشرقي اور جنوبي پہلوؤں پر چھوٹے چھوٹے ستونوں کا ایک نیا سلسلہ اوٹھایا گیا جس کے اوپر افریز اور پرکالون کے درمیان بریکٹ (۲) بنادئے گئے - ان

(۱) یہ لفظ رسالہ " المشرق " مطبوعہ بیروت میں اکثر استعمال ہوا ہی - انگریزي لفظ (frieze) ہی - (مترجم)

(۲) آگرہ کے سنگ تراش بریکٹ (bracket) کو گھوڑي یا موڑني بھي کہتے ہیں (مترجم)

دونون پہلوؤن پر بدھہ کا کوئي مجسمہ نہين هی -

دوسرے درجے کي زيبائش بہي بظاهر بعد کے زمانے کي توسيع سے تعلق رکہتي هی - اوسمين يکے بعد ديگرے هاتهيون کي قطارين اور انساني شکل و صورت کے ستون (Atlantes) هين جن کے مضحکه انگيز انداز اور بعد کے زمانے کي گري هوئي صنعت خاص طور پر قابل ملاحظه هين -

يهان سے ذرا اور مشرق کي طرف چلين تو ستوپه J^2 مليگا - اس ستوپے مين سے چند ايسي قديم چيزين دستياب هوئي هين جو خاص طور پر دلچسپ هين - تبرکات کا خانه سطح فرش سے دو فٹ اونچا اور عمارت کے عين وسط مين واقع تها - اوس مين سے سنگ صابون کي ايك ڈبيا ملي جو شکل و شباهت مين يوناني صندوق تبرکات (pyxis) سے ملتي جلتي هی - اس کے اندر ايك چاندي کي ڈبيا اور چاندي والي مين ايک چهوٹي سي سونے کي ڈبيا تهی جسکے اندر هڈيون کے چند باريک باريك ٹکڑے رکهے هوئے تهے - سنگ صابون والي ڈبيا مين چند منکے بهي تهے ليکن چونکه اونکے ساتهه کوئي سکه نہين ملا

ستوپه J^2

اسلئے ستوپے کي تعمیر کے زمانے کا تعین نہین کیا جاسکتا - اس ڈبیا کي وضع قطع اوس ڈبیا سے بہت مشابہ ھی جس کو چند سال ھوئے مصنف ھذا نے موضع چار سدہ (ضلع پشاور) مین غزدھیري سے برآمد کیا تھا اور جس کے ساتھہ عہد زائونیسیز (Zeionises) کا ایک سکہ بھي تھا - لیکن ستوپہ (J^2) کے ساز اور دیگر زیبائشي خط و خال سے پایا جاتا ھی کہ وہ شاہ زائونیسیز سے بعد کے زمانے کا بنا ھوا ھی -

ستوپہ ھائے (N^9-^{13})

ستوپہھائے (J^{3-6}) سے آگے شمالي جانب چل کر ھم اوسي قسم کے ستوپون کے ایک اور مجموعے پر پہنچتے ھین - یہ سب کے سب مربع الشکل اور نیم ایشلر طرز کے مطابق بنے ھوئے ھین اور انکے موجودہ بقیات (سطح زمین سے) بقدر ۳ فٹ یا کچھہ کم بلند ھین - ستوپہ (N^{11}) کے اندر سے سادہ سرخ مٹي کا ایک گھڑا برآمد ھوا تھا جس مین شاپور ثاني (سنہ ۳۰۹ تا ۳۷۹ ع) کے عہد کے ۱۵ تانبے کے سکے رکھے ھوئے تھے - ستوپہ (N^{10}) سے ایک اور مٹي کا برتن ملا جو اگرچہ بري طرح شکستہ ھوچکا تھا مگر اوسکي مٹي مین سے مونگے ' لاجورد ' سیدھہ اور کانچ کے اٹھارہ منکے نکل آئے - ستوپہ (N^9) سے بھي چند منکے دستیاب ھوئے -

مندر (N^{17-18})

ان ستوپوں سے ذرا اور شمال کو چل کر ایک کشادہ رستہ ملتا ھی جس کے دونوں جانب ستوپے اور مندر بنے ھوئے ھیں - یہ رستہ اوس خانقاہ کی طرف جاتا ھی جو میدان مرتفع کے شمالی حصے میں واقع تھی اور ابھی تک کھودی نہیں گئی - رستے کے دونوں طرف جو مندر ھیں اونمیں سے (N^{17}) اور (N^{18}) باوجود اپنی خستہ حالت کے اسوقت بھی شاندار ھیں - دونوں مندر چوتھی یا پانچویں صدی عیسوی کی نیم‌ایشلر طرز کے مطابق بنے ھوئے ھیں - ان میں بدھہ کی چند مورتوں کے بچے بچائے حصے ملتے ھیں جن میں صدر کی مورتیں، جو دروازوں کے عین سامنے ھیں، غیر معمولی قد و قامت کی تھیں - مندر (N^{18}) میں جو مجسمہ تھا اوسکے صرف پاؤں اور لباس کا حصہ زیریں باقی رہ گئے ھیں - لیکن پاؤں کی ناپ سے (جو ایڑی سے انگوٹھے تک پانچ فٹ تین انچ ھی) اندازہ لگایا جاسکتا ھی کہ پوری تصویر ضرور پینتیس فٹ کے قریب بلند ھوگی اور اس لئے مندر خود چالیس فٹ سے کم اونچا نہ ھوگا - ان تصویروں کا اندرونی حصہ اوس زمانے کی اور تصویروں کی مانند کنجور، مٹی، یا پتھر اور مٹی سے بنایا گیا ھی اور چونے کی استرکاری، جس سے تصویر کے

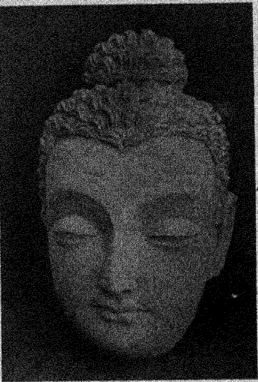

(a)

(b)

(c)

(d)

TERRACOTTA AND STUCCO HEADS FROM THE DHARMARAJIKA STUPA.

خط و خال نمایان کئے گئے ھین ' خالص قلعي کے
چورنے کي ھی - بعض ایسي مثالین بھي ملي ھین
جن مین سرخ رنگ اس وقت تک بتون کے لباس
پر موجود ھی اور اس مین کلام نہین کہ سنہري
اور دیگر قسم کے رنگ و روغن بھي ان تصویرون کي آرائش
و زیبائش مین استعمال کئے جاتے تھے — انھین سے بعض
چھوٹي مورتون کے پاؤن کي بناوٹ مین حسن ساخت
کا بہترین نمونہ نظر آتا ھی - تصویرون کے چند سر
اور ھاتھہ جو اِن مندرون کے سوختہ ملبے مین سے دستیاب
ھوئے تھے اونمین سے ایک سر جو ۱۳½ انچ اونچا اور
اوس زمانے کي مروجہ طرز کے مطابق بنا ھوا ھی
غالباً اوس مورت کا ھی جو مندر (N^{17}) مین کھڑي
ھی (دیکھو Plate VI, a)

یہان سے ذرا پیچھے ھٹ کر ستوپہ (N^{6}) کے پاس سے
ھوتے ھوئے مغرب کي جانب چلین تو ھم ستوپہ (N^{7}) ستوپہ N^{7}
پر پہونچ جائینگے - یہ ستوپہ کسي قدیم عمارت کے آثار
پر تعمیر کیا گیا ھی - اس کے تبرکات کا خانہ صاف
ستھرے کنجورونکا بنا ھوا ھی اور منجملہ دیگر تبرکات کے
اس کے اندر سے سفید بلور کا ایک شیر ملا جسکي
تصویر پلیت ۱۶ شکل ۱۱ (Plate XVI, 11) مین دي
ھوئي ھی - اس شیر کے نیچے سنگ قندھار کي ایک ڈبیا

رکھی تھی جس میں سفید کانسی کی ایک اور ڈبیا تھی
اور اوس میں ھڈی کے چند بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے '
کسی مصنوعی نیلگون مرکب کا ایک چمکدار منکا '
اور دو سچے موتی تھے -

ستوپہ (P7) اور (P10) کی درمیانی جگہہ میں سنگ
قندھار کی ' اور قندھاری طرز کے مطابق بنی ہوئی'
ایک شکستہ تصویر پائی گئی جس میں ایک بندر
کو مہاتما بدھہ کے سامنے شہد پیش کرتا ہوا دکھایا
ھی - اس تصویر سے ذرا اور نیچے مٹی کی ایک
چھوٹی سی ھنڈیا تھی جس میں سلطنت کشان
کے دور آخر کے پانچ طلائی سکے ' سونیکی ایک ٹھوس
اور موتیوں والی مُرکی ' چند سادے یا خیارہ‌دار
طلائی منکے ' اور سونیکا دندانےدار حاشئے والا ایک
شکستہ زیور تھا - معلوم ہوتا ھی کہ یہ اشیاء
اُسوقت یہاں رکھی گئیں جسوقت متصلہ عمارات
گر کر دب دبا چکی تھیں -

عمارات (P1) و (P2)

اس مقام سے کسی قدر جانب غرب عمارات (P1) اور
(P2) کے درمیان ایک تنگ سی گلی ھی - عمارت
(P1) تو زمانۂ کشان کا ستوپہ ھی اور (P2)
بعد کے زمانے کی طرز تعمیر کا مندر - درمیانی
گلی میں بدھہ کی دو بڑی بڑی مورتیں پتھر

کي کرسي پر رکھي ھوئي ھین - بدھہ آلتي پالتي
مارے بیٹھا ھی اور اوسکے ھاتھہ بحالت استغراق
گود مین رکھے ھین - افسوس ھی کہ ان تصویرون کے
سر ضائع ھوچکے ھین -

یہان سے چل کر ھم ایک کھلے میدان مین پہنچتے ھین جس مین ایک تالاب واقع ھی - اس تالاب کے شمالی اور مشرقي پہلوؤن پر چار چھوٹے ستوپے ھین جو اسلئے دلچسپ ھین کہ اون کا تعلق اھل کشان کے زمانے سے ھی جس کي تعیین مین بہت کچھہ اختلاف پایا جاتا ھی - تالاب کي دیوارون کی چنائی بہت بھدي اور اونپر چونے کا پلاستر ھی - شمالی جانب پختہ سیڑھیان لگي ھین جو تالاب کي تہ تک چلي گئي ھین - (K^3) اور (K^2) ستوپون کي بنیادین اس زینے کے بالائی سرے سے آگے بڑھی ھوئی ھین یعنی زینے کا ایک حصہ ان کے نیچے دبا ھوا ھی جس سے یہ نتیجہ نکلتا ھی کہ تالاب مذکور ان ستوپون کي تعمیر سے قبل ھی غیر مستعمل ھوکر ملبہ مٹي سے بھر گیا تھا - لیکن چونکہ تالاب پہلي صدي عیسوي یعني تورانی پارتھیائی عہد مین تعمیر ھوا اس لئے وثوق کے ساتھہ کہا جا سکتا ھی کہ ستوپے نوسری صدي تالاب

عیسوي سے قبل تیار نہین ہوئے بلکہ ممکن ہی
کہ اس سے بھي بہت بعد کے زمانے مین بنے ہون -

ستوپہ (K³) اور (P⁶)

ستوپہ (K³) کے اندر سے ایک برتن دستیاب ہوا
تھا جس مین کچھہ راکھہ اور عہد کدشک کے تین
سکے رکھے تھے - ستوپہ (P⁶) بھی بظاہر اوسي زمانے کي
عمارت ہی جس سے (K³) کا تعلق ہی - اور اس
مین سے بھی ایک مٹي کا ظرف اور ہوشک اور
واسودیو کے دس سکے برآمد ہوئے جن مین سے پانچ سکے
اور کچھہ راکھہ تو برتن کے اندر تھی اور پانچ سکے باہر -
تاریخ ٹیکسلہ کی ترتیب کے طویل سلسلے مین یہ
واقعہ ایک اہم کڑي کا کام دیتا ہی کیونکہ اس سے
ثابت ہوتا ہی کہ اہل کشان کا زمانہ اہل پارتھیا
سے قبل نہین بلکہ بعد مین واقع ہوا -

ستوپہ (K¹)

تالاب کے مغربي پہلو پر ستوپہ (K¹) بھي توجہ
کا مستحق ہی - اس مین کارنس اور دیگر جزئیات کے
علاوہ جن مین یوناني اثر خاص طور پر نمایان ہی
بدھہ کي وہ تصویر بھی قابل دید ہی جو ستوپے کے
شمالي پہلو پر طاقچے مین بني ہوئي ہی -
ستوپہ (K¹) کي تعمیر سے کچھہ عرصہ بعد اوسکے
شمالي جانب چند چھوٹے چھوٹے کمرے (غالباً مندر)

اور دفنائے گئے - ان کے دروازے شمال کي طرف هین اور سب کمرے ایک هي کرسی پر قائم هین - کرسی پر چھوٹے چھوٹے ستون اور ستونون کے درمیاني فاصلون مین طاقچے هین جن مین بدهه کي مورتین رکھي هوئي هین - یه طاقچے محرابون یا ڈھلوان بازون دار دروازون سے مشابه اور بعینه اوسی نمونے کے هین جیسے ستوپه کلان کے چبوترے کے اوپر بنے هوئے هین -

نظارۂ گرد و نواح

اس مقام کے شمال مین ایک بلند میدان هی جس پر چڑهکر ان عمارتون کا اور گرد و نواح کا نظارہ دیکھنا دلچسپي سے خالي نه هوگا (دیکھو - Plate IX) - دو سال کا عرصه هوا که کھدي هوئی رقبے کي سطح اس میدان کی سطح سے کچھه هي نیچے تھي - اور اگر اب هم اس میدان کے کنارے پر کھڑے هوکر دیکھین تو اوس ملبے کی مقدار کا معقول اندازہ کر سکینگے جو اثنائے حفریات مین ان عمارات کو آشکار کرنے کے لئے یہان سے اٹھانا پڑا هی - خود ستوپه کلان کے گرد جس جگہه تک یه ملبه چڑها هوا تھا اوس کا نشان عمارت کے پہلوؤن پر صاف نظر آتا هی -

جو کھنڈرات ابھی اس میدان مرتفع کے نیچے دبے هوئے هین وہ کس قسم کے هونگے - اس کا اندازہ ان بودهه عمارات سے هو سکتا هی جو اسي نواح مین

دیگر مقامات پر موجود ہیں - اگر ہم اس وادی کی اور بلندیوں کی طرف نظر دوڑائیں تو معلوم ہوگا کہ اونمیں سے بہت سی بلندیوں پر قدیم کھنڈرات کے سلسلے واقع ہیں اور ہر سلسلے میں پہلو بہ پہلو ایک گول اور ایک مربع ٹیلہ نظر آتا ہی - انمیں مدور ٹیلے کے نیچے تو عموماً کسی ستوپے کے کھنڈرات اور مربع ڈھیر کے تلے کسی خانقاہ کے آثار دبے ہوئے ہیں - بعینہ یہی حالت دھرماراجیکا ستوپے کی تھی جو ٹیکسلا میں اپنی قسم کی سب بڑی سے عمارت سمجھی جاتی تھی - یہاں بھی ہمیں ماننا پڑیگا کہ ستوپے کی مقدس عمارت کے قریب ہی پجاریوں اور بھکشوؤں کی رہائشی ضروریات کا بھی کماحقہ انتظام کیا گیا ہوگا - اور چونکہ شمالی میدان مرتفع کی جائے وقوع اور اوسکی ظاہری ہیئت اور وضع قطع سے صاف طور پر پایا جاتا ہی کہ وہ مکانات ضرور اسی مقام پر واقع تھے پس اس میدان کے مشرقی پہلو پر جو بلند اور مستحکم دیواریں برآمد ہوئی ہیں وہ یقیناً انہی مکانات سے تعلق رکھتی ہیں - لیکن بعض مقامات پر آزمائشی کھدائی کرنیسے جو نتایج برآمد ہوئے اون کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ امر مشتبہ معلوم ہوتا ہی کہ اس رقبہ کی کھدائی سے کوئی مفید نتیجہ برآمد ہو سکیگا -

عمارت (H¹) اس میدان سے نیچے اتریں تو دائیں طرف مندر واقع ہے۔ یہ مندر غالباً اس غرض سے تعمیر کیا گیا تھا کہ اسمیں بدھ کی ایسی صورت رکھی جائے جو اسکی نزع کی حالت کا نقشہ پیش کرے اس عمارت کی تعمیر میں تین مختلف طرز کی چنائی سے صاف ظاہر ہے کہ تمام عمارت ایک ہی وقت میں پایہ تکمیل کو نہیں پہنچی تھی - قدیم مندر یعنی اصلی عمارت کی چنائی ڈائیپر خورد نمونے کی ہے - لیکن بعد ازاں ڈائیپر کلاں کی طرز کی دو دیواریں اسمیں اور ایزاد کی گئیں - ایک تو مندر سے بالکل ملحق اور محض اسکے استحکام اور توسیع کی غرض سے اور دوسری پردکھشنا اور ڈیوڑھی کے گرد احاطہ کرنیکے لئے - کچھ عرصے کے بعد جب سطح زمین چند فٹ اونچی ہو گئی تو مندر کی عمارت میں کچھ اور اضافے کئے گئے جنکی چنائی نیم ایشلر طرز کی ہے - اور اس سے بھی کچھ عرصہ بعد بعض دیگر ترمیمات عمل میں آئیں - اس عمارت سے جو چھوٹی چھوٹی قدیم چیزیں برآمد ہوئی ہیں انمیں سب سے دلچسپ یونانی بادشاہ زوائیلس (Zoilus) کے عہد حکومت کے اٹھائیس کھوٹی چاندی کے سکے ہیں - (دیکھو نقشہ مسکوکات - Plate III, 14) - یہ سکے قدیم

مندر کی بنیاد کے نیچے سے دستیاب ہوئے تھے اور معلوم ہوتا هی کہ اهل بودهه کے اس مقام پر قابض ہونیسے پیشتر اس جگہ رکھے گئے تھے -

دوگڑھے Pits M⁴

یہ دونوں گڑھے چونہ ملانے کے لئے استعمال کئے جاتے تھے اور ان کی دلچسپی کی خاص وجہ یہ هی کہ ان سے قندهاري صنعت کے عروج کے زمانے کا کسي قدر پتہ چلتا هی - انکے فرش مین سنگ قندهار کي مورتین لگی ہوئی ملي هین - جو فرش پر الٹي جمائي گئی تهین اور اونکے نیچے کي طرف ابھروان تصویرون کے نشان اب تک موجود هین - چونکہ فرش مین لگاے جانے سے قبل یہ نقش بہت فرسودہ اور خستہ هوگئے تھے اس لئے هم وثوق کے ساتهہ کہہ سکتے هین کہ ان تصویرون کي منبت کاري اور گڑھون کی تعمیر مین ایک صدي بلکہ اس سے بھي زیادہ عرصے کا وقفہ حائل هوا هوگا - لیکن گڑھونکي دیوارون کي طرز تعمیر سے پایا جاتا هی کہ وہ تیسري یا چوتھی صدي عیسوي مین بنائے گئے تھے - پس یہ اوبھروان نقش کسی طرح دوسري یا تیسري صدي عیسوي سے بعد کے زمانے کے نہین کہے جاسکتے بعینہ اسي قسم کي شہادت کمرہ B¹⁷ سے بھي دستیاب هوئي هی جو ستوپہ کلان کے مشرقي جانب واقع هی -

(G^7) سے (G^8) تک جو مکانات کا پیچ در پیچ
سلسلہ ھی وہ در اصل چند مختلف زمانوں کے
مندر ھین جنکی طرز تعمیر بھی ایک دوسرے سے
مختلف ھی - عمارتی نقطۂ خیال سے تو یہ مندر چنداں
قابل التفات نھین لیکن مندر (G^5) ' جو ستوپہ کلاں
کے ٹھیک مغرب مین واقع ھی ' خاص توجہ کا
مستحق ھی ' اس لئے کہ اس مین سے ایک ایسی
دلچسپ یادگار دستیاب ھوئی جو ھندوستان سے برآمد شدہ
آثار کے بہترین زمرے مین شمار کئے جانے کی مستحق
ھی - یہ یادگار مندر کی عقبی دیوار کے قریب اصلی
فرش سے ایک فٹ نیچے ملی اور سنگ صابون کی
بنی ھوئی ایک ڈبیا کی صورت مین ھی جسکے
اندر ایک اور چاندی کی ڈبیا اور آخرالذکر مین
چاندی کا ایک لکھا ھوا پترا اور ایک سونیکی
ڈبیا ملی جس مین ذرا سی ھڈی رکھی
ھوئی تھی - وہ پتھر کی سل جو اس امانت کے
اوپر رکھی گئی تھی ایام قدیم ھی مین چھت کے
گرجانیکے باعث ٹکڑے ٹکڑے ھوچکی تھی اور
اوس کے صدمے سے سنگ صابون اور چاندی کی ڈبیاں
ٹوٹ گئی تھین - لیکن سونے کی ڈبیا کو کچھہ
نقصان نھین پہنچا تھا - پترے کے کنارے کے
چند ٹکڑے بھی ٹوٹ گئے تھے مگر خوش قسمتی سے

وہ سب کے سب وهین سے مل گئے (دیکھو نقشہ Plate VII-) - اس پترے پہ جو کتبہ کندہ هی وہ کھروشٹي رسم‌الخط مین لکھا هوا هی اور سنہ ۱۳۶ (مطابق قریباً سنہ ۷۸ عیسوي) کا هی - اسمین تحریر هی کہ یہ هڈیان مہاتما بدھہ کي هین - کتبے کا ترجمہ حسب ذیل هی :— کتبہ سنہ ۱۳۶

" ماہ اساڑھہ سال ۱۳۶ سنہ ایززا کي پندرھوین تاریخ کو یورا سکیز پسر لوٹا فریا[۲] ساکن بلم حال آباد قصبہ نوچا نے مقدس هستی کی ان هڈیوں کو نہایت خلوص کے ساتھہ محفوظ کیا - یوراسکیز نے " مقدس هستی " کے تبرکات کو بودھی ستوا کے مندر واقعہ دھرمارا جیکا ستوپہ مین بحفاظت تمام رکھا جو ٹیکسلہ ضلع تنروا[۳] مین

---

(۱) پروفیسر کنو (Konow.) نے باتباع پروفیسر لہنڈار کر لکھا هی - کہ پراکرت مین لفظ آیاسہ زبان سنسکرت کے لفظ ادیاسہ کا مترادف هی - اور اس کا ترجمہ یون هی " ماہ اساڑھہ کے پہلے حصے کی پندرھوین دن "

(۲) یا شاید امتافریا

(۳) بوائر صاحب (M. Boyer.) کا خیال هی - کہ تنروا اس مندر کا نام (سنسکرت تنوپایہ = قرباني جسم) هی - پروفیسر کنو اس لفظ کو مندر کي باینہ کا نام خیال کرتے هین -

PLATE VII.

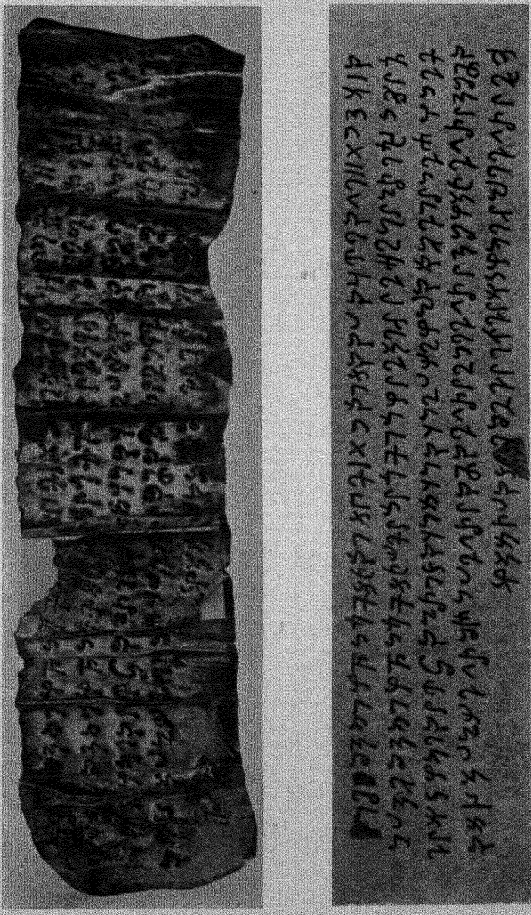

DHARMARAJIKA STUPA: SILVER SCROLL INSCRIPTION AND TRANSCRIPT.

واقع ھی - ان تبرکات کو اس طرح محفوظ کرنے سے یہ مقصد پیش نظر ھی کہ اس کار خیر کی برکت سے بادشاہ اعظم ' شاہ شاھان ' دیوتا صفات بادشاہ کشان کو صحت کلي نصیب ھو - نیز یہ کار خیر تمام بدھون ' رشیون اور تمام اھل ادراک ھستیون اور باني کے والدین ' دوستون ' صلاحکارون اور اعزاء و اقرباء کے اعزاز مین اس غرض سے انجام دیا گیا ھی کہ خود باني کو کامل صحت نصیب رھے - کاش کہ اس نذرانے کي برکت سے اس زندگي کے بعد نروان میسر ھوجاے "

کمرہ (G⁴) کے سب سے بالائي فرش پر بہت سے ترشے ھوے کنجور ملے جو اصل مین کسی چھوٹے ستوپے کے اجزا تھے - یہ پتھر فرش پر ایسے بے طرح بکھرے پڑے تھے کہ اونکو نئے سرے سے ترتیب دیکر ستوپے کي وضع قطع معلوم کرنے کي کوشش محض بے سود تھي - ان مین کنجور کي ایک سل کے اندر سے سنگ صابون کي بني ھوئي " آثار" رکھنے کی دو ڈبیان برآمد ھوئین - جن مین سے ایک کے اندر ھاتھي دانت کي ایک چھوٹي سی ڈبیا تھي اور ھاتھي دانت کی ڈبیا مین ایک بہت چھوٹي سونے کي ڈبیا جس پر بےڈول سي

هندسي شکلین اور پھول پتي کی تصویرین منقش تھین - سونے کی ڈبیا مین جلی هوئي هڈي کا ایک ٹکڑا ، ایک طلائي منکا ، اور مختلف جسامت اور شکل کے بہت سے چھوٹے چھوٹے موتی رکھے هوے تھے - دوسري ڈبیا مین سے ، جو یونانی صندوق تبرکات کی همشکل تھی ، چاندي کی ایک چھوٹي ڈبیا برآمد هوئي جسپر بھدے سے نقش بنے هوے تھے - اس کے اندر ایک اور چھوٹي طلائي ڈبیا تھي جس مین سونے کے چند باریک پترے اور جلي هوئي هڈي کے دو ٹکڑے رکھے تھے -

منجمله دیگر عتائق کے ان مکانات (G^{1-8}) سے مٹی کا وہ ڈاڑھي والا سر بھي برآمد هوا هی جس کي تصویر (Plate VI, d) مین دي هوي هی - اس سر کي خصوصیت یه هی که اسکي طرز ساخت اوائل قرون وسطی کي رسمي طرز سے بالکل الگ اور مختلف معلوم هوتی هی -

مندر (R^4)

هم پہلے بیان کرچکے هین که چھوٹے گول ستوپے (R^4) کي تعمیر کے بعد اوس کی چند بار ترمیم و توسیع هوئي - چنانچه پہلا اضافه جو اصلي عمارت پر کیا گیا وہ خوبصورت ترشے هوے کنجوررن کے

ایک مربع چبوترے کی صورت مین ہوا جس کو کارنتھی طرز کے نازک ستونون اور ایک سادہ دندانےدار کارنس سے مزین کیا گیا تھا - اسکے بعد وہ دو مربع چوکیان بڑھائي گئین جو اس چبوترے کے مغربي جانب بنی ہوئی ہین اور ساتھہ ھي ستوپے کے شمال مغربی اور جنوب مغربی گوشون سے دو چھوٹي چھوٹي دیوارین سیدھی باھر تک کھینچ کر مغربي دیوار کے سامنے ایک چھوٹی سي ڈیوڑھي بنادي گئي اور کچھہ عرصے کے بعد مغرب کي طرف اور اضافہ کرکے اس ڈیوڑھي یا مندر کو دو چند کرلیا گیا - اس عمارت مین خاص توجہہ کے قابل وہ خستہ مگر خوش تناسب تصاویر کے مجموعے ھین جو چوکیون اور ڈیوڑھي کي شمالی اور جنوبي دیوارون کي درمیاني تنگ گلیون مین بنے ہوئے ھین - انمین سے ایک مجموعے مین جو جنوبي چوکي کے جنوبي رخ پر بنا ھی اوس وقت کا منظر دکھایا ھی جبکہ گوتم بدھہ کپل وستو سے روانہ ہوا ھی - بدھہ کے ھمراہ عصا بردار (وجرا پانی) بھی ھی جس کی تصویر ایسے موقعون پر قدھاري نقوش مین عام طور پر بنائي جاتي تھي - دوسرے مجموعے مین جو شمالي چوکي کے شمالی رخ پر ھی بدھہ کے گھوڑے کنتھک کو اپنے آقا سے رخصت ہوتے دکھایا ھی -

دیکھنے جانور شہزادہ گوتم کے قدموں کو بوسہ دینے کے لئے جھکا ہوا ہے اور ایک طرف چندک سائیس اور ایک اور شخص اور دوسری طرف سے " عصا بردار " گھوڑے کی جانب دیکھ رہے ہیں -

ان تصویروں کے علاوہ چونے اور مٹی کی مورتوں کے بےشمار سر بھی اوس ملبہ میں سے برآمد ہوئے جو اس مندر کے اندر اور اسکے ارد گرد جمع ہوگیا تھا -

عمارت (L) عمارت (L) جو مندر (R^1) کے عین جنوب میں واقع ہے دراصل دو کمروں والا مندر تھا اور ایک بلند کرسی پر تعمیر کیا گیا تھا جس کے شمالی جانب ایک زینہ بنا تھا - اس وقت اس عمارت کی صرف کرسی کی دیواریں ہی باقی رہ گئی ہیں جو عہد کشان میں ڈائیپر کام کے نمونے پر تعمیر ہوئی تھیں - لیکن عمارت کے آس پاس سے بہت سی قندھاری تصاویر ملی ہیں جو کسی زمانے میں بالائی عمارت کی زیب و زینت کا کام دیتی تھیں - یہ تصاویر بلا شبہ عمارت مذکور کی ہم عصر اور عہد کشان ہی کی بنی ہوئی ہیں - انمیں سے دو مرقعوں کی عکسی تصویریں پلیٹ ۸ پر دی ہوئی ہیں - جنکی تشریح حسب ذیل ہے : -

(Plate VIII, a) - یہ تصویر اونچائی میں

PLATE VIII.

DHARMARAJIKA STUPA.

(a) OFFERINGS TO BUDDHA AFTER HIS ENLIGHTMENT.

(b) THE FIRST SERMON.

۱۹ انچ ھی اور غالباً اوس وقت کا نظارہ پیش کرتي ھی جب کہ حصول معرفت کے بعد بدھہ کی خدمت مین نذرانے پیش کیئے جارھے تھے - وسط مین بدھہ نے ' جو ایک گدي دار تخت پر آلتي پالتی مارے بیٹھا ھی ' اپنا دایان ھاتھہ اظہار امان (ابھے مدرا) کے انداز مین اوٹھا رکھا ھی - اوس کے دائین جانب عصا بردار دائین ھاتھہ مین عصا لیئے کھڑا ھی - سامنے تین یاتري عورتین ھین جنکے ھاتھون مین یا تو نذرانے کے پھول ھین یا کوئی اور نا معلوم شے - بائین طرف چار اور عورتین ھین جن مین سے تین کے ھاتھون مین نذرانے ھین اور چوتھي پرستش کی وضع مین ھاتھہ جوڑے کھڑي ھی -

(Plate VIII, b) - یہ تصویر بھي ۱۹ انچ بلند مگر مقابلۃً خستہ حالت مین ھی - اس مین بنارس کے قریب " مرغزار آھو " کے اندر بدھہ کے پہلے وعظ کی کیفیت دکھائي ھی - وسط مین پتون کے سائیبان کے نیچے بدھہ آلتي پالتي مارے تخت پر بیٹھا ھی اور اپنے دائین ھاتھہ سے دھرم چکر[1] کو گھما رھا ھی - یہ

(۱) دھرم چکر - " قانون کي چرخي " - بنارس کے قریب " ھرن میدان " (سنسکرت - مرگ داو) مین بدھہ نے حصول

چکر ایک ترسول (تری رتن) ¹ پر ٹکا ہوا ھی جو خود ایک چھوٹے سے ستون پر رکھا ھی - ستون کے دونون طرف دو ھرن بنے ھین جو وعظ کی جائے وقوع یعنی سارناتھ کے "مرغزار آھو" یا ھرن میدان کا اظہار کرتے ھین - بدھ کے دائین بائین ایک ایک بودھی ستوا ھی - پس پشت دائین جانب عصا بردار دائین ھاتھ مین چوری اور بائین ھاتھ مین عصا لئے کھڑا ھی - سامنے دو جوگی بیٹھے ھین اور اوپر ایک آسمانی گویا (گندھروا) اوڑ رھا ھی -

لیکن باوجودیکہ قندھاری تصاویر کی بہت بڑی تعداد اس مقام سے دستیاب ھوئی ھی ان مین شاذ و نادر ھی کسی پر کوئی تحریر پائی جاتی ھی - اور اگر کسی پر ھی بھی تو بالکل جزوی - ان مین سب سے دلچسپ وہ تحریر ھی جو پتھر کے ایک چراغ پر کھروشٹی حروف مین لکھی ھوئی ملی ھی

(سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گزشتہ)

معرفت کے بعد جو پہلا وعظ کیا اوس کا اصطلاحی نام دھرم چکر پروَرتن ھی جس کے لغوی معنے "قانون کی چرخی کو گھمانا" ھی - اس لئے پہلے وعظ کی علامت ھی چرخی قرار پاگئی - اس چرخی کی تصویر کبھی تخت پر اور کبھی ستونون پر بنائی جاتی ھی -

(۱) اس کی تشریح صفحہ ۸۴ کے نوٹ مین کی جاچکی ھی -

اور جس میں " اگر دھرمارا جیکا ستوپہ " واقعہ
" تکشہ شلا " (تیکسلہ) کا ذکر ہی -

Apsidal
Temple, I[3]
محرابی مندر

زمانۂ قدیم میں دھرماراجیکا ستوپہ کے مغربی
حصے میں سب سے اہم اور شاندار تعمیر غالباً اوس
محرابی مندر یا چیتیا کی عمارت تھی جہاں پیروان
بدھہ عبادت کی غرض سے جمع ہوا کرتے - یہ عمارت
عہد کشان میں تعمیر ہوئی اور ڈائیپر دلان کی جو
طرز عمارت(L)میں اختیار کی گئی تھی وہی اسکی
تعمیر میں بھی استعمال ہوئی ہی - شکل و
شباہت میں یہ مندر عام طور پر اون منادر مذکورہ کے
مشابہ ھی جو مغربی اور وسطی ھندوستان میں
کارلی ، اجنٹا ، ایلورا وغیرہ مقامات میں پہاڑوں کو
تراش کر بنائے گئے ھیں مگر فرق یہ ھی کہ اس
مندر کے قوسی ضلع کا اندرونی رخ بجائے گولائی دار ہونے
کے ھشت پہلو ھی - مندر کے مدور حصے کے وسط میں
ایک ھشت پہلو ستوپے کے بقیات ملے ھیں جو کنجور
پتھر کا بنا ہوا تھا - اور ستوپے کی کرسی کی سطح سے
۲½ فٹ نیچے ایک فرش ملا ھی جو یقیناً مندر کی
تعمیر سے پہلے بنایا گیا تھا - مندر کے مستطیل حصے
کے آثار سے معلوم ہوتا ھی کہ یہ حصہ محض رستے

کا کام دیتا تھا - جس کا عرض مثمن کے ایک ضلع کے برابر تھا اور اس کے دونون جانب نہایت سنگین دیوارین بنی ہوئی تھین - اس مندر کی خاص دلچسپی کا یہ باعث ہی کہ اس نمونے کی چند ہي عمارات ہندوستان مین پائي جاتي ہین - اور شمالي ہند مین جس قدر عمارات آج تک برآمد ہوئي ہین - ان مین یہ مندر اپني طرز کي پہلي عمارت ہی - اگرچہ اس کي دریافت کے بعد ایک اسي قسم کا اور اس سے بہي زیادہ شاندار مندر شہر سرکپ مین برآمد ہوا ہی - (دیکھو صفحہ ۱۵۹)

اس نواح کي قابل ذکر عمارات مین اب صرف ان کمرون کا ذکر باقي رہ گیا ہی جو میدان مرتفع کے مغربي کنارے ایک چار فٹ اونچي کرسي پر واقع ہین جس کے مشرقي جانب زندہ ندا ہی - کمرہہاے (E^1) و (E^2) مین دو گول ستونون کي سنگین بنیادین ملي ہین جو کرسی کي سطح سے ۱۰ فٹ نیچے جاتي ہین اور بظاہر کسي وزندار بالائي عمارت کے استحکام کي غرض سے اس قدر نیچي سے اٹھائي گئي ہین - بالکل اسي قسم کا ایک ستونہ موہنزہ مرادو کی خانقاہ کي ایک کوٹھڑي مین بہي ملا ہی جسکی بالائی عمارت جون کي تون موجود ہی - مکانات E^1, E^2, F^1

PLATE IX.

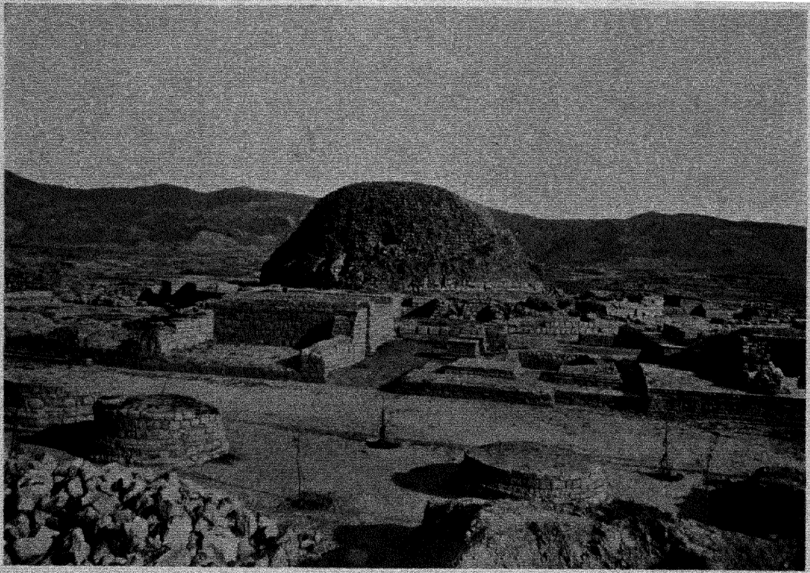

VIEW OF THE DHARMARAJIKA STUPA FROM NORTH.

کمرہ (F^1) مین کانچ کے چوکون کا فرش لگا ہوا تھا جو چمکدار کانچ کے بنے ہوئے اور بالاوسط ۱۰ انچ مربع اور ۱ انچ موٹے ہین - انمین سے اکثر چوکے تو نیلگون رنگ کے ہین مگر بعض سیاہ ' سفید اور زرد رنگ کے بھی ہین - ہندوستان کے اور آثار و عتائق مین جو حفریات کے ذریعے منصه شہود پر آئي ہین یه فرش اپني قسم کا پہلا مکمل نمونه ہی اور اس ضمن مین اوس چیني روایت کا حواله بھي خالي از دلچسپي نه ہوگا جس مین مذکور ہی که " شیشه سازي " کي صنعت ملک چین مین شمالي هند سے آکر رواج پذیر ہوئي تھي - جس بے احتیاطي اور لاپرواهی سے یه چوکے اس کمرے کے فرش مین لگے ہوئے تھے اوس سے ثابت ہوتا ہی که ابتداء جس مقام کی آرایش ان کے ذریعے کرني مقصود تھي وہ کوئي اور هي جگه تھی

دهرمارا جیکا ستوپه سے ستوپهٔ کنال اور شہر سرکپ کو پیدل جانیکے لئے شمال کی طرف هتھیال کے پہاڑي رسته سے گذرنا پڑتا ہی اور تھوڑي دور تک کھیتون مین سے ہوتے ہوئے پہاڑي کے ڈھلوان پہلوؤن پر چڑھکر ستوپهٔ کنال پر جا پہنچتے ہین - یه فاصله تو قریباً سوا میل هي ہوگا لیکن رسته ناهموار اور پتھریلا ہی -

باب ۵

ستوپه کنال

ستوپے کي تعيين

ملک چين کا مشہور سياح هران چوانگ جس زمانے مين ٹيکسلہ پهنچا اوس وقت شہر سرکپ کو غير آباد هوے پانچ صدي سے زيادہ عرصہ گذر چکا تها - اور اوس کي فصيل اور عمارات يقيناً کهنڈر بن چکي تهين - جس شہر مين يہ سياح مقيم هوا وہ آجکل سرسکهہ کے نام سے موسوم هی اور اوس کي حدود مين عہد وسطي کي بے شمار عمارات کے آثار پاے جاتے هين - شہر کے مضافات مين اهل بودهہ کي چار مشہور يادگارين تهين جن کا اس سياح نے ذکر کيا هی - انمين سے ايک تو ناگ راجہ ايلا پترا کا تالاب تها - دوسرے وہ ستوپہ جو خاص اوس مقام پر واقع تها جہان بدهہ کي پيشين گوئی کے مطابق چار عظيم الشان خزانون[۱] مين سے ايک خزانہ اوس وقت

---

(۱) جن چار خزانون کي طرف يہان اشارہ هی - وہ حسب ذيل هين :—

(۱) خزانۂ ايلا پترا واقعہ ملک قندهار (۲) خزانۂ پانڈو کا واقعہ متهيلا (۳) خزانۂ پنگلہ واقعہ ملک کالنگا (اڑيسہ) اور (۴) خزانۂ سنکا واقعہ کاشي (بنارس)

آشکار هوگا جبکه میتریا (دنیا کا آخري[۲]) بدهه بن کر آئیگا - تیسرے "هدیه سر" والا ستوپه جس کو راجه آشوک نے پایه تخت (یعني ٹیکسله) سے ۱۲ یا ۱۳ لي (- دو سوا دو میل) جانب شمال تعمیر کرایا تها اور چوتهے وه ستوپه جسکي نسبت مشهور هی که راجه آشوک نے اوس مقام پر بطور یادگار تعمیر کرایا تها جهان اوس کے بیٹے کنال کي آنکهیں نکالي گئي تهیں - ان میں سے پهلي اور دوسري یادگارون کي تطبیق عرصه هوا جنرل کننگهم صحیح طور پر کرچکے هیں - ایلا پترا کا متبرک تالاب تو حسن ابدال میں واقع اور آجکل پنجه صاحب کے نام سے مشهور هی - اور دوسري یادگار وه شکسته ستوپه هی جو موضع باوٹي پنڈ کے قریب پهاڑي کے اوپر واقع هی - لیکن باقي مانده دو ستوپون کي جائے وقوع کا پته لگانے میں جنرل کننگهم کو ناکامي کا منهه دیکهنا پڑا اور یه هونا بهي تها اس لئے که جنرل موصوف کے ذهن میں یه غلط خیال بیٹهه گیا تها که هوان چوانگ جس شهر میں جاکر اترا وه بهڑ کے میدان پر واقع تها - لیکن اب چونکه همیں یقیني

طور پر معلوم ہو چکا ہی کہ ٹیکسلہ کا سب سے
پہلا شہر بھڑ کے میدان پر اور سب سے آخري
سرسکھہ میں آباد تھا اس لئے یہ نتیجہ نکالنے میں
کوئي دقت پیش نہیں آتي - کہ " قربان کردہ سر "
والا ستوپہ بجز بھلڑ ستوپے کے اور کوئي نہیں
ہوسکتا جو سرڑا پہاڑي کي انتہائي (مغربي)
شاخ کي چوٹي پر واقع ہی - اور شہزادہ کنال کي
مصیبت کي یادگار اغلباً وہ ستوپہ ہی جو شہر سرکپ
کے جنوب میں ہتھیال کے شمالي پہلو پر واقع اور
جائے وقوع کي خوبي کے لحاظ سے بھلڑ ستوپے سے
کسي طرح کم نہیں اسلئے کہ یہاں سے شہر سرکپ اور تمام
وادئے ہرو کا نہایت شاندار اور دلنشین نظارہ دکھائي
دیتا ہی (دیکھو Plate X) -

اس ستوپے کے ذکر کے دوران میں ہوان چوانگ
بیان کرتا ہی کہ وہ ایک سو فٹ سے زیادہ بلند
اور جنوبي پہاڑي کے شمالي پہلو پر شہر ٹیکسلہ
سے جنوب مشرق کي طرف واقع ہی - اوس کا بیان
ہی کہ نابینا اشخاص اس ستوپے پر قوت بینائي
کي بحالي کے لئے دعا مانگنے آتے ہیں
اور اکثر شفایاب ہوکر جاتے ہیں - اس کے بعد

هوان چوانگ نے وہ روایت بیان کي هی - جو شہزادہ کنال کے متعلق مشہور هی - یعنی یہ کہ کنال کي سوتیلي مان تشیا رکھشیتا کو اوس سے تعشق ہوا اور (کنال کے انکار کرنے پر) اوس نے راجہ آشوک کو دم دلاسا دیکر کنال کو ٹیکسلہ کا نائب السلطنت مقرر کراکر بھجوایا ' کچھہ عرصے کے بعد راني نے شہنشاہ کے نام سے ایک جعلي مراسلہ لکھا جس مین کنال کو چند ایک الزامات کا مورد گردانکر حکم دیا گیا کہ اوس کي آنھکین نکال لي جائین اور ایسے وقت مین جبکہ راجہ آشوک نہایت گھري نیند مین سو رہا تھا اوس کے دانتون کي مُہر اِس حکمنامہ پرلگائي - اس حکمنامے کے ٹیکسلہ پہونچنے پر امراء وزراء اس بارے مین متامل ہوئے مگر شہزادے نے خود اصرار کیا کہ اوس کے باپ کے احکام کي تعمیل مین سرمو فرق نہ آنے پائے ' اس طرح آنکھین نکلوانے کے بعد شہزادہ بمعہ اپني بیوي کے آوارہ و سرگردان بصد منت و سماجت رستہ دریافت کرتا ہوا اپنے باپ کے دور دراز دارالسلطنت (پٹنہ صوبہ بہار) مین پہنچا جہان اوس کے باپ نے اوس کي آواز اور اوسکي بانسري کي الاپ سے اوسے پہچان لیا - هوان چوانگ لکھتا هی کہ ظالم اور کینہ پرور راني

کو موت کے گھاٹ پار اوتارا گیا - اور شہزادے کی بینائی گھوش نامی ایک رشی کی دعاء سے بودھہ گیا میں اوسے پھر واپس مل گئی (۱)

(۱) کنال اور تشیا رکھشیتا کا یہ قصہ ہپولیٹس اور فیدرا (Hippolytus and Phaedra.) کے یونانی قصے سے بہت ملتا جلتا ہی - اور ممکن ہی کہ اہل ہند نے یہ قصہ یونانی ادبی روایات سے اخذ کیا ہو - اس امر سے تو انکار نہیں ہوسکتا کہ شمال مغربی ہندوستان میں جو مخلوط یونانی آباد تھے وہ اس قسم کی روایات سے بخوبی آشنا تھے - مثال کے طور پر اینٹی گون (Antigone) کے ناٹک کو لیجئے جس کی تصویر ایک قدیم برتن پر بنی ہوئی ملی ہی جو پشاور سے دستیاب ہوا ہی - علاوہ ازین اس قصے کی بعض روایتوں سے پایا جاتا ہی - کہ آشوک نے اپنے بیٹے کو رانی تشیا رکھشیتا کے کہنے سننے سے نہیں بلکہ وزیر سلطنت کے مشورے اور امن قائم کرنے کی غرض سے ٹیکسلہ میں بھیجا تھا - بعض روایات کے مطابق شہزادہ اپنے گھر آکر مرگیا - اور اوس کی بینائی کے درست ہونے کا قصہ بالکل بے در ہوا ہی - شہزادے کا اصلی نام دھرموي وردھن تھا اور اوس کا باپ اسے کنال کے نام سے اسلئے پکارا کرتا کہ اوس کی آنکھیں ہمالہ میں رہنے والے پرندے کنال کی آنکھوں کی طرح چھوٹی چھوٹی اور نہایت خوبصورت تھیں - شہزادے کی آنکھوں کا ضائع ہونا در اصل اوس کے اون اعمال بد کا نتیجہ تھا - جو کسی گذشتہ زندگی میں اوس سے سرزد ہوے تھے - ایک روایت میں آیا ہی کہ اوس نے پانسو ہرنوں کو اندھا کیا تھا - ایک دوسری روایت کے مطابق اوس نے ایک ارہت (رشی یا ولی) کی آنکھیں نکلوادی تھیں - اور کتاب اودان کلپ لتا کے بموجب ایک چیتیا یا ستوپ کی آنکھیں یعنی تبرکات نکال لئے تھے - گھوش

PLATE X.

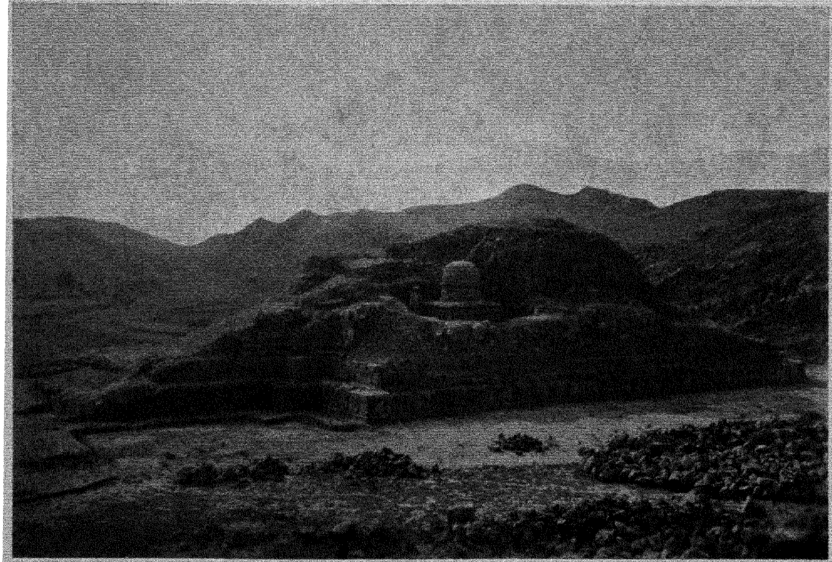

VIEW OF THE KUNALA STUPA FROM N.-W.

وہ جنوبی پہاڑی جسکا ھوان چوانگ نے ذکر کیا
ھی ھتھیال کے سواے اور کوئی نہیں ھوسکتی - یہ
پہاڑی وادئ ھرو کو جنوب کی طرف سے گھیرے
ھوے ھی اور اس کی شمالی جانب سب سے نمایاں
ستوپہ وہ ھی جو اس کی شمالی شاخ پر شہر
سرکپ کی پرانی فصیل کے کھنڈرات کے عین اوپر
واقع ھی - لیکن اگر ھوان چوانگ کی بیان کردہ
سمت کو صحیح مانا جاے تو ھمیں کنال ستوپہ
کے لئے موھڑا مرادو کے نواح میں تلاش کرنی
چاھیئے - مگر اس بڑے ستوپہ کی ' جو شہر سرکپ
کے مشرقی استحکامات پر واقع ھی ' ستوپہ کنال
سے مطابقت کرنے میں میں نے ذیل کے دو امور
کو مدنظر رکھا ھی ' اول تو اس ستوپے کی
وسعت اور اس کا شاندار محل وقوع - اور دوم یہ امر
کہ ھوان چوانگ کے سفر نامے میں جو سمات و جہات
دی ھوئی ھیں وہ اکثر غلط ثابت ھوئی ھیں -

کیفیت یہ ستوپہ ایک مستطیل کرسی پر قائم ھی جو
شمالاً جنوباً ۱۰۵ فٹ ایک انچ طویل اور شرقاً غرباً

اوس رشی کا نام تھا - جس کی دعا سے کنال کو اوس کی بینائی
واپس ملی - یہی نام اس ضلع کے ایک معالج کا بھی تھا
جو آنکھوں کے علاج میں خاص شہرت رکھتا تھا -

۹۳ فت نو انچ عریض هی اور اس کي شمالي جانب ایک پخته زینه بنا هوا هی - کرسي تین درجون مین اتھائی گئي هی - سب سے نیچے کا درجه مجوف اور محدب حاشیون اور کارنتھي وضع کے چھوتے چھوتے ستونون سے مزین هی جنکے اوپر ابتداً دندانےدار کارنس (cornice) اور کوپنگ (coping) بنے هوئے تھے - اور ستونون کے پرکالون اور کارنسون کے درمیان هندواني وضع کے دندانےدار بریکت تھے - درمیانی درجه بالکل ساده هی مگر اوسپر چونے کا پلستر کیا هوا هی - اوپر کے درجے پر قریب قریب اوسي قسم کا کام تھا جیسا که نیچلے درجه پر لیکن وه آخرالذکر سے تین حصے زیاده بلند تھا - اور اوس کے حاشیے اور ستونون کے اوپر کے کارنس وغیره بھي اوسي نسبت سے بھاري اور مضبوط بنے هوئے تھے -

اس یادگار کي بالائي عمارت کي اندروني بھرتي کا ایک حصه ابتک اپني اصلي جگه پر قائم هی لیکن کرسي کي وضع قطع اور اوس کي زیبائشي جزئیات کي طرز ساخت اس امر مین شک و شبهه کي گنجائش نهین چھوڑتین که ستوپۂ کنال بھي اوسي زمانے کي تعمیر هی جس زمانے مین وادي کے دسري جانب بھلر

ستوپہ تعمیر ہوا تھا - اور اگر ہم اون کثیرالتعداد اجزاء عمارتی سے اندازہ لگائیں جو کسی وقت بالائی عمارت میں مستعمل تھے اور اب چبوترے کے آس پاس ملبے میں پڑے ہوے ملے ہیں تو نہایت آسانی سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ستوپۂ کنال کے ڈھولنے اور گنبد کی بلندی سراسر بھلتر ستوپے کے ڈھولنے اور گنبد کی اونچائی سے ملتی جلتی تھی - بالفاظ دیگر یہ کہ ڈھولنا شکل میں گول ، عمارت کے قد و قامت کے لحاظ سے نسبتاً بہت زیادہ اونچا اور چھہ یا سات درجوں میں منقسم تھا جن میں سے ہر ایک اپنے نیچے والے درجے سے کسی قدر چھوٹا تھا - یہ درجے ستونوں ، افریزوں ، اور دندانے دار کارنسوں سے قریب اوسی طرح مزین تھے جسطرح چبوترے کی کرسی - بھلتر ستوپے اور اوس زمانے کے دیگر ستوپوں کے مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے کہ حجرۂ تبرکات گنبد کے بالائی حصے میں بنایا جاتا تھا - اور ستوپہ کنال کا حجرۂ تبرکات بھی ضرور اوپر ہی بنا ہوگا کیونکہ کرسی کے اندر یا نیچے کسی ایسے خلا کا نشان نہیں پایا گیا -

اس عمارت کی قابل ذکر خصوصیت اس کی کرسی کی نفیس مجوف گولائی ہے - مثلاً

اگر مشرقي پہلو کو ایک خط مستقیم میں ایک
سرے سے دوسرے سرے تک ناپا جاے - تو وہ ۷۴
فت ۱۰ انچ طویل ہوگا ' لیکن یہ خط مستقیم کرسي
کے اصلي خط سے مطابقت نہیں کہاتا جو آہستہ
آہستہ کرسي کے مرکز کي جانب اندر کو ہٹتا ہی
یہاں تک کہ قوس اور وتر کے درمیان تین انچ کا
فاصلہ رہ جاتا ہی - یہ امر تو مسلم ہی کہ
ستونوں کے درمیاني حصوں کي خفیف موٹائي اور
دوسرے خطوں کي گولائي ' خواہ وہ خط افقي ہوں
عمودي ' یوناني فن تعمیر میں بکثرت رایج تہي -
اور اوس سے مقصد یہ ہوا کرتا کہ اون ظاہري نقائص
کي اصلاح ہوجاے جو دیکہنے میں بہدے معلوم
ہوتے ہیں - اور عجب نہیں کہ یہ خیال بہي دوسري
یوناني خصوصیات کے ساتہہ ' جنہوں نے ٹیکسلہ اور
شمال مغربي ہند کے فن تعمیر پر اپنا لازوال اثر
چہوڑا ہی ' مغربي ایشیا سے آکر یہاں رواج پزیر ہوا ہو -
لیکن اگر یہ امر واقعي ہی تو معلوم ہوتا ہی
کہ اوس بصارتي اصول کو جسپر یہ خیال مبني ہی '
س سٹوپے کے معماروں نے صحیح طور پر سمجہا ہی
نہیں تہا کیونکہ کرسي کي مجوف گولائي بجاے
نقص کي اصلاح کرنیکے اوس کو اور نمایاں کرتي ہی *

اس ستوپے کي تعمير تيسري يا چوتھي صدي عيسوي سے منسوب کی جاسکتی ھی - ليکن اس کے اندر شمال مغربي گوشے کي طرف ايک اور چھوٹا ستوپه دبا ھوا ملا ھی جسکی طرز ساخت سے معلوم ھوتا ھی کہ وہ پہلی صدی عيسوي مين اوس وقت تعمير ھوا تھا جبکه فصيل شہر کا وہ حصه جو ستوپے کے مشرقي پہلو کی جانب ھی صحيح و سالم کھڑا تھا - يه پراني عمارت ايک چھوٹي سي چٹان پر واقع ، ۹ فٹ ۸ انچ بلند ، اور انگھڑ پتھرون کي بنی ھوي ھی ، نيچے ايک مربع کرسي اور اوپر ڈھولنا اور گنبد ھين اور گنبد پر ايک چھتري بھی تھي جو اب ضائع ھوچکي ھی - ستوپے کي ناھموار چنائي پر ابتداءً چونے کی لپائي کي گئی تھي جس پر حاشئے اور ديگر زيبائشي نقش و نگار بنائے گئے تھے ليکن اب يه پلستر ضائع ھوچکا ھی -

خانقاه کنال ستوپے کے مغرب مين ، مگر اوس سے کسي قدر بلند سطح پر ، ايک وسيع اور مستحکم خانقاه نيم ايشلر طرز پر بنی ھی جو صريحاً اوس زمانے کي عمارت معلوم ھوتي ھی جس زمانے مين بيروني ستوپه تعمير کيا گيا تھا - اس کي ديوارين ، جو ۱۳ سے ۱۴ فٹ تک بلند ھين ، اب بھي

کہیں کہیں موجود هیں - خانقاہ میں دو صحن هیں ' بڑا صحن جانب شمال اور چھوٹا جانب جنوب - خانقاہ کی بیرونی دیوار جو ستوپے کے بالمقابل هی ' اوسکی مجموعی لمبائی قریباً ۱۹۲ فٹ هی اور بڑے صحن کا عرض قریباً ۱۵۵ فٹ - بڑا صحن حسب معمول مربع هی اور اوس کے وسط میں ایک مستطیل آنگن هی جس کے چاروں طرف کرسی دار برآمدے اور حجرے هیں - حجروں میں چراغ وغیرہ رکھنے کے لئے معمولی طاقچے بھی بنے ہوئے هیں - اس خانقاہ کا صرف مشرقی حصہ ابھی تک کھودا گیا هی اور اس جانب بھی کھدائی حجروں کے فرش کی سطح تک نہیں پہنچی -

باب ۶

سرکپ

شهرپناه

شهر زیرین یعنی سرکپ مین اترنے سے قبل هم پہلے ان استحکامات پر ایک نظر ڈالین گے جو شہر کے مشرقی پہلو پر واقع هین اور جن کا ایک قلیل حصہ حال هی مین کھود کر نکالا گیا هے - یونانی اور سیتھی پارتھیائی عہد کی دیگر عمارات کی طرح یہ شہر پناہ بھی چھوٹے چھوٹے انگھڑ پتھرون کی بنی هوئی اور ۱۵ فٹ سے ۲۱½ فٹ تک موٹی هے - فصیل کی بیرونی جانب تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ٹھوس اور مضبوط برج بنے هین - اور بعض کو ڈھلوان پشتون کے ذریعے مستحکم بھی کیا گیا هے جو بظاهر کسی بعد کے زمانے مین ایزاد هوے تھے - دیوارون اور برجون کی بلندی غالباً ۲۰ - اور ۳۰ فٹ کے درمیان تھی ' برج غالباً دومنزلہ تھے اور انکی بالائی منزل ٹھوس نہ تھی فصیل کی دیوارون مین تیر اندازون کے لئے روزن بھی هونگے اور اندر کی جانب محافظین کے بیٹھنے کے لئے چبوترے بھی ضرور بنائے گئے هونگے ۔

هم پہلے باب میں بتلا چکے هیں که شہر سرکپ کا سنگ بنیاد غالباً دوسري صدي عیسوي میں اوس وقت رکھا گیا تھا جبکه هندي یوناني سلطنت اوج کمال پر تھي اور یه که شہر مذکور سیتھیي پارتھیائي زمانے میں اور کشان بادشاه ویما کیدفائسیز کے عہد حکومت تک خوب آباد رها (اور اوسکے بعد غیر آباد هوگیا) - گذشته چند سال کي حفریات کے اثناء میں جس قدر عمارات بالائي سطح سے برآمد هوئي هیں وه سب کي سب اوائل عہد کشان اور پارتھیائي عہد سلطنت سے تعلق رکھتي هیں - اونسے نیچے کي سطح پر جو کھنڈرات ملے هیں وه غالباً سیتھي عہد سے منسوب کئے جا سکتے هیں - اونسے بھي نیچے دو طبق اور هیں جو یوناني دور حکومت کي یادگار هیں اور اونکے نیچے سطح زمین سے ۱۴ سے ۱۷ فٹ کي گہرائي پر بالکل صاف اچھوتي زمین آجاتي هی - پارتھیائي عہد سے قبل کے کھنڈرات کی بابت هماري معلومات نسبتاً بہت قلیل هیں اس لئے که هماري کھدائي اون کھنڈرات تک هي محدود رهي هی جو سطح سے بالکل قریب هیں - اس کي وجه یه هی که سردست جو مقصد همارے پیش نظر هی وه یه هی که عمارات زیرین کو آشکار کرنیسے قبل همیں ان عمارات کي اوس ترتیب

کا ممکن ہے ممکن واضح اور صاف نقشہ معلوم ہوجائے جو اہل پارتھیا کے زمانے مین اور اہل کشان کے شروع عہد سلطنت مین موجود تھی - اس سے ہمین دو فائدے متصور ہین - ایک تو یہ کہ مختلف زمانون کی عمارات کے نقشے آپس مین خلط ملط ہونیسے محفوظ رہینگے اور دوسری یہ کہ عمارات کی سلامتی بھی معرض خطر مین نہ پڑیگی -

ستوپۂ کنال سے شہر سرکپ کی کھدائی کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ فصیل کے شمالی حصے سے شروع ہوکر قلب شہر مین سے گزرتی ہی اور ایک وسیع رقبے پر پھیلے ہوے ہی - اور یہ کہ اوسمین ایک وسیع شاہراہ کا بہت بڑا حصہ اور اوسکے دونو جانب مکانات کے چند بڑے بڑے سلسلے آشکار ہوئے ہین - مکانات مین اہل بودھ کا ایک وسیع محرابی مندر اور جینیون کی یا اہل بودھ کی چند چھوٹی چھوٹی عبادتگاہین بھی شامل ہین لیکن زیادہ تر یا تو سکونتی مکان ہین یا اہل شہر کی دوکانین - مگر ایک عمارت ، جو کھدائی کے جنوبی سرے پر واقع اور ستوپۂ کنال سے سرکپ آتے ہوے سب سے پہلے ملتی ہی ، غالباً شاہی محل کا کام دیتی تھی - سرکپ کے شمالی اور مغربی دروازون سے وسط شہر کی جانب

شاہی محل

آنے والے بازار غالباً اسي محل کے قریب آکر ملتے تھے اور اس طرح اسکا محلّ وقوع ایک تحکمانہ انداز لئے ھوے تھا - محل کا مغربي روکار ' جو بڑے بازار کے بالمقابل ھی ' ۳۵۲ فٹ اور جنوبي روکار في الحال ۲۵۰ فٹ ھی مگر اسکے مشرقي حصے کي کھدائي مکمل نہین ھوئي - محل کے قدیم حصے ناھموار انگھڑ پتھر کے بنے ھوے ھین اور غالباً سیتھي پارتھیائي عہد مین تعمیر ھوئے تھے - لیکن زمانہ مابعد مین بےشمار مرمتین ھوئین اور بظاھر چند اضافے بھي کئے گئے خصوصاً شمال کی طرف اوس حصۂ مکان مین جو زنانے کے لئے مخصوص تھا - لیکن یہ اضافے ایسے غیر معلوم ھین کہ پوري صحت کے ساتھہ انکي تعیین و تمیز ذرا دشوار ھی - خاص خاص اھمیت والے صحنون کي دیوارون مین (مثلاً اوس وسیع صحن مین جسکو نقشے مین C[12] دکھلایا گیا ھی) کنجور کے بنے ھوے مستطیل الشکل پتھر لگے ھین - اور بعض دروازون کي دھلیزون مین پتھر کي سلین استعمال کی گئي ھین - بہت سے کمرون اور صحنون کي دیوارون مین ایسے نشان بھي ملے ھین جن سے پایا جاتا ھی کہ دیوارون کي چنائي مین تھوڑے تھوڑے فاصلے پر لکڑي کي کڑیان عموداً چني

PLATE XI.

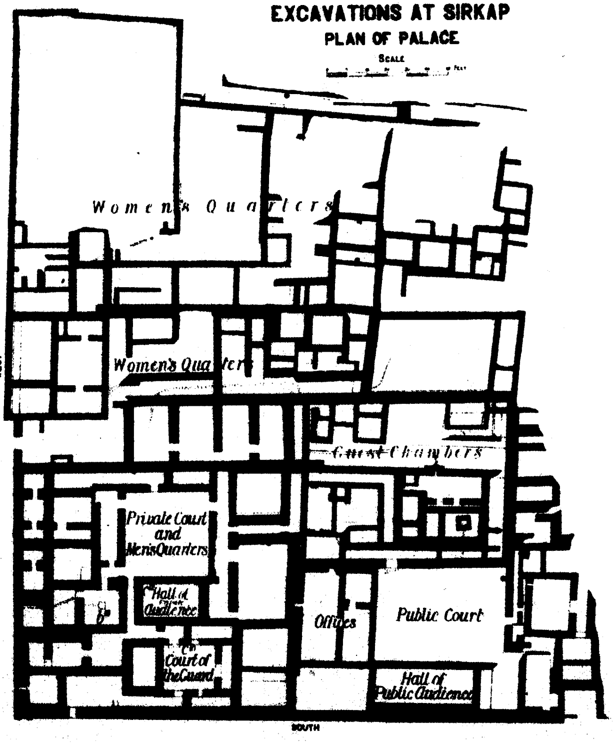
EXCAVATIONS AT SIRKAP
PLAN OF PALACE
SCALE
Women's Quarters
Women's Quarters
Guest Chambers
Private Court and Men's Quarters
Court of the Guard
Public Court
Hall of Public Audience
WEST
SOUTH

گئي تهين اور اونکے اوپر غالباً تختون سے تخته بندي کي گئي تهي - باقي کمرون مين ديوارون پر چونے يا گارے کا پلستر تها جسپر يقيناً کسي قسم کا رنگ بهي چڑهايا گيا هوگا -

محل کا جس قدر حصه اب تک برآمد هوچکا هی اوس سے پايا جاتا هی که اوسکے کمرے پانچ مجموعون کي صورت مين ايک وسطي صحن کے گرد ترتيب دئے گئے تهے - اون کي ترتيب کا بهترين اندازه اوس ديوار پر کهڑے هوکر لگايا جا سکتا هی جو وسط محل مين واقع هی اور جس پر نقشه (Plate XI) مين ضرب کا نشان ديا هوا هی - مغربي پهلو کے وسط مين ايک بڑا صحن اور اسکے ارد گرد کچهه کمرے بنے هوئے هين - جو غالباً سکونتي کمرے هين - کمرہ (h-16) غسل خانه هی جس کے وسط مين ايک چهوٹا سا تالاب اور پاني نکالنے کی نالی هی اور صحن مين پتهر کي مختلف شکل کي سلون سے فرش بندي کی هوئي هی - اسکے جنوب مين ايک کرسي دار شه نشين هی جس کا روکار ۲۷ فٹ ۱۰ انچ اور چوڑائي ۲۰ فٹ ۵ انچ هی - يه جگهه (c-12) غالباً ديوان خاص کا کام ديتي تهي - اس کے جنوب مين ايک اور چهوٹا صحن C16 هی - اس کے گرد بهي کمرے بنے هوے هين جو غالباً ملازم

پیشه اور محافظ دسته فوج کی رهائش کے لئے تھے - صحن کلان کے شمال کی طرف کمرون کا ایک اور مجموعه هی جو زنانے کیلئے مخصوص تھا اور پتھر کی مضبوط دیوارین اس کو محل کی دیگر عمارتون سے جدا کرتی تھین - ان کمرون سے ذرا آگے شمال هی کی طرف اور کمرے هین جو ' معلوم هوتا هی ' که بعد مین کسی وقت اضافه کئے گئے تھے - محل کے مشرقی حصے مین کمرون کے دو مزید سلسلے هین جنوبی سلسلے مین ایک وسیع صحن کے علاوه مغرب کی طرف کچھه کمرے اور جنوب مین ایک بلند شهنشین هی جس کے اوپر کسی وقت ضرور ایک کھلا دالان بنا هوا تھا - معلوم هوتا هی که یه صحن دیوان عام کا کام دیتا تھا اور نیم سرکاری کاروبار اور امورعامه کی انجام دهی (public court) کے لئے مخصوص تھا - اس کے ارد گرد جو کمرے هین وه غالباً دفاتر تھے - دیوان عام کے شمال مین کمرون کا ایک اور سلسله هی جو غالباً مهمانون کے قیام کا کام دیتے تھے - یه کمرے کسی قدر بے ترتیب بنے هوئے هین اور محل کے باقی کمرون کی نسبت کچھه چھوٹے بھی هین -

اگرچه یه محل نچ کے مکانات کی نسبت بہت

وسیع اور مضبوط بنا ہوا ھی لیکن نہ تو اس کے نقشے ھی میں کوئي خاص خوبي نظر آتي ھی اور نہ آرائش ھي میں تکلف سے کام لیا گیا ھی - محل کي اسي خصوصیت پر اپولونیس کے تذکرہ نویس فلوسٹریٹس نے اس طرح رائے زني کي ھی - کہ ھمیں وھاں (یعني ٹیکسلہ میں) کوئی پر تکلف اور شاندار عمارت نظر نہیں آئي اور مردانے مکانات جلو خانے اور ڈیوڑھیاں سب کے سب اپني وضع قطع میں نہایت سادہ اور پاکیزہ تھے - فلوسٹریٹس کے یہ بیانات اس لئے قابل قدر ھیں کہ ان سے اس امرکا ثبوت ملتا ھی کہ اوس نے ٹیکسلہ کے بارے میں جو کچھہ بیان کیا ھی اوسمیں حقیقي صداقت کا رنگ پایا جاتا ھی - آگے چل کر معلوم ھوگا کہ اس بیان کي معقول تصدیق نج کے مکانات کي عجیب و غریب وضع اور انوکھي طرز ساخت سے بھي ھوتي ھی -

شہر سرکپ کا یہ محل زیب و زینت سے بالکل معرا ھی تاھم اس کے کھنڈرات خاص طو پر دلچسپ ھیں اس لئے کہ وہ ایک ایسي عمارت کا نقشہ ھمارے سامنے پیش کرتے ھیں جو ھندوستان کي قدیم برآمد شدہ عمارات میں اپني طرز کی

پہلی عمارت هی - یه دلچسپی اس وجه سے
اور بهي بڑهه جاتي هی که جس قدر حصه
محل کا اس وقت تک برآمد هوا هی اوس کا
نقشه عراق عرب کے اون محلات سے عجیب و غریب
مشابہت رکھتا هی جن کو اهل شام نے تعمیر کیا تھا -
چنانچه عراق عرب کي کسي خاص عمارت سے
اس محل کا مقابله کرنیسے اس اجمال کي تفصیل
بوجهه احسن هوسکیگي - مثال کے طور پر محل سارگون
واقعه خورساباد کو لیجئے - اسمیں بهي سرکپ کے
محل کي طرح وسط میں ایک بڑا صحن هی -
جس کے گرد کمرے بنے هوے هیں اور صحن
کے ایک جانب ملازموں کے کمرے اور دوسري جانب
حرم سرائے واقع هیں - ٹیکسله کي طرح یہاں بهي
محل کا دوسرا نصف حصه مہمانوں کي رهائش
اور کاروبار سلطنت کي انجام دهي کے لئے مخصوص
هی - اس جانب ذرا آگے بڑهکر محل سارگون میں
کمروں کا ایک اور سلسله بعینه اوس مقام پر واقع
هی جہاں ٹیکسلہ کے محل میں چند اور کمرے
برآمد هونے شروع هوئے هیں - میناره زگرت ،
جس کو محل سارگون میں حرم سرا کے قریب

تعمیر کیا گیا تھا اهل شام کے مذهب کي خاص علامت هی - لیکن وثوق سے نهین کها جاسکتا که اس قسم کا کوئي میناره ٹیکسله کے محل مین بهي ملیگا یا نهین - ممکن هی که کهدائي کے کام کي ترقي کے ساتهه یه بات بهي پایهٔ ثبوت کو پهنچ جائے که اس مینارے کي جگه کوئی دوسري عمارت بنائي گئي تهي - جب هم اوس غلبه اور اثر کي قوت اور استقلال پر غور کرتے هین جو شامي تهذیب کو ایران ' باختر اور ملحقه ممالک مین حاصل رها هی تو یه امر کچهه تعجب انگیز نهین معلوم هوتا که ٹیکسله مین یوناني توراني یا پهلوي زمانے کا کوئي محل عراق عرب کے کسي شامي محل کے نمونے پر تعمیر کیا گیا هو - بلکه یه واقعه ان عمارات کي دلچسپی مین چند در چند اضافه کرتا اور اوس زمانے کے آثار قدیمه کي تواریخ کے مسئلے کو حل کرنے مین قابل قدر امداد دیتا هی -

چهوٹي چهوٹي قدیم اشیاء جو اس محل سے دستیاب هوئین - اولمین مٹي کے بنے هوئے مجسمے ' مٹي کے برتن ' کانسي ' تانبے اور لوهے کي مختلف اشیاء ' منکے ' جواهرات اور سکے شامل هین - ان مین

سے ۶۱ سکے اکٹھے ایک ھی جگہ سے ملے تھے اور ایزز اول ' ایزز دوم ' اسپالرما ' گونڈو فرنیز ' ھرمایس اور کیڈ فائیسیز کے عہد حکومت سے تعلق رکھتے ھیں ۔
ان چیزوں کے علاوہ مٹی کے چند سانچے بھی جو سکے ڈھالنے کے کام آتے تھے ' خاص طور پر دلچسپ اور قابل ذکر ھیں - یہ سانچے ایک کمرے یا دکان سے دستیاب ہوئی ھیں جو محل سے باھر اوس کے جنوب مغربی گوشے کے قریب ھی واقع ھی - ان میں سے آٹھ سانچے نا مکمل اور بیس شکستہ ھیں اور بہت سے سانچوں میں ایزز دوم کے عہد کے سکوں کے حروف صاف صاف پڑھے جاتے ھیں - غالباً یہ سانچے ' پہلوی زمانے کے کسی جعلی سکے بنانے والے کی مشین کے اجزاء تھے -

مکانات کا نقشہ

محل سے چل کر بڑے بازار میں سے ہوتے ہوئے اگر ھم شہر کے شمالی دروازے کی طرف جائیں تو مکانات کے چند بڑے بڑے سلسلے ملتے ھیں جو ایک دوسرے سے بغلی گلیوں (۱) کے ذریعے جدا کئے گئے ھیں -
ان مکانات کی ظاھری وضع قطع میں بہت فرق پایا

(۱) یہ امر قابل لحاظ ھی کہ گلیاں اور مکانات ' جوں جوں شاھراہ سے دور ھٹتے ھیں اونچے ہوتے چلے جاتے ھیں - اس کا سبب یہ ھی کہ شاھراہ تو عموماً ملبہ سے پاک صاف رھتی تھی - اور اوس کے دونوں طرف ملبہ جمع ہوتا رھا -

جاتا هی - لیکن اصل مین سب کے سب ایک هي اصول پر بنے هوئے هین - مثلاً انکے نقشے کي ایک خصوصیت یہ هی کہ وسط مین ایک کشادہ چوک هی جس کے گرد بہت سے کمرے بنے هوے هین اور یہ چوک عموماً اوسي نمونے کا هی جیسا کہ هم مذکورہ بالا محل مین دیکھہ آئے هین مگر مکینون کي رهائشي ضروریات کے مطابق ایک هي مکان مین اس قسم کے دو، تین، چار یا اس سے بھي زیادہ چوک پائے جاتے هین - باقي رهے وہ چھوتے چھوتے کمرے جو بازار کے بالمقابل واقع هین سو وہ عام طور پر دکانون کے لئے مخصوص تھے - دیوارین پتھر کي هین اور یا تو ربل نمونے پر بني هوئي هین یا اوس ڈائیپر نمونے کي هین جو زمانۂ کشان کے ابتداء مین رواج پذیر هوا - دیوارون پر اندروني اور بیروني جانب چونے اور گارے کا پلستر تھا، پلستر پر رنگ آمیزي بھي کي گئي تھي جس کے نشان اب تک کہین کہین پائے جاتے هین - چھتون، دروازون اور کھڑکیون مین اور بعض جگہ دیوارون کي تختہ بندي مین، لکڑي استعمال کي گئي تھي - اور کسي مکان کے اندر سے کھپریل کے کھپرے برآمد نہین هوئے جس سے ثابت هوتا هی کہ چھتین مسطح اور کچي تھین (یعني اوپر مٹي بچھي هوئي تھي) *

اگرچہ بعض مثالیں ایسي بھي موجود هیں
جن میں اندروني کمروں کے درمیان سلسلۂ آمد و رفت
رکھا گیا هی تاهم ان مکانات کی ایک نمایاں
خصوصیت یہ هی کہ چوک یا گلیوں میں
سے ان اندروني کمروں میں داخل هونے کے لئے
دیواروں میں دروازے نہیں بنائے گئے - ان دروازوں کي
عدم موجودگي کي بظاهر دو وجہیں معلوم هوتي هیں -
یعني یا تو ان کمروں کو مٹی ملبے وغیرہ سے بھرکر ان
کے ذریعے بالائي عمارت کے لئے کرسي حاصل کي جاتي
تھي اور یا اگر ان سے تہ خانوں کا کام لیا جاتا تھا
تو بالائي منزل سے زیریں کمروں میں داخل هونے کے
لئے زینے یا سیڑھي کا استعمال کیا جاتا هوگا - ٹیکسلہ
میں اس قسم کے تہ خانوں کي موجودگي کا ذکر
فلو سٹرٹیس نے بھي کیا هی - وہ لکھتا هی کہ
(ٹیکسلہ کے) مکانات اس طرح بنائے گئے هیں کہ
اگر هم باهر کي طرف سے دیکھیں تو یک منزلہ نظر
آئینگے لیکن اگر ان کے اندر جائیں تو معلوم هوگا کہ
ان میں زمین دوز کمرے هیں - جنکي گہرائي بالائي
کمروں کي بلندي کے برابر هی - حقیقت میں تو یہ
زیریں کمرے زمین دوز نہیں لیکن اگر کوئي شخص
گلي میں سے کھڑے هوکر دریچوں کي اکہری قطار کا

مشاهدہ کرے اور بالائي کمرون سے سیڑھي کے ذریعے زیرین کمرون میں اترے اور پھر ان کمرون کو زمین دوز تہ خانے کہے تو اوس کي اس غلطي کو نظر انداز کیا جا سکتا ھی -

شہر سرکپ کے مکانات کی دوسري قابل ذکر خصوصیت اونکی وسعت ھی - یعني اگر اونمیں دو سے زیادہ منزلیں نہ ھوتیں تب بھي اونمیں اوس سے کہیں زیادہ مکانیت ھوتي جتني کہ اوس زمانے میں ایک واحد کنبے کي رھائش کے لئے ضروري تھي - یہ ممکن ھی کہ قدیم شہر روما کي جداگانہ بڑي بڑي حویلیون ' یا زمانۂ حال کے اطالوي یا دوسرے شہرون کے سلسلہ مکانات ، کي طرح ان مکانات میں بھي کئي کنبے رھا کرتے ھون - لیکن یہ قیاس بھي بظاھر قرین عقل معلوم ھوتا ھی کہ شہر کے اس حصے میں شاید یونیورسٹي (۱) کي عمارات واقع تھیں اور ان مکانون میں یونیورسٹي کے اساتذہ اور طلباء رھا کرتے جنھیں یقیناً اوس سے کہیں زیادہ

---

(۱) ٹیکسلہ کي شہرت بحیثیت دارالعلوم ایام قدیم یعنی " جاتکا " یا " قصص پیدائش بدھہ " کي تالیف کے زمانے سے تعلق رکھتي ھی - اگرچہ بہت ممکن ھی کہ پہلي صدي عیسوي تک بھي یہ شہر علم و ھنر کا مرکز رھا ھو -

مکانیت درکار تھي جتني که عام مکانون مین مل سکتي هی -

شہر سرکپ کي عمارات کي تیسري ممتاز خصوصیت یه هی که متعدد مکانات مین ایک ستوپے کي عمارت پائي جاتی هی - یه ستوپے بلا استثناء ایسے صحنون مین واقع هین جو بڑے بازار یا شاهراه کے متصل هین اور جن مین بازار مذکور سے بخوبي آمد و رفت هوسکتی هی - ان مین سے دو ستوپے جو نہایت اچھي حالت مین هین سلسلهاے عمارات (G) و (F) مین واقع اور غالباً جین مذهب سے تعلق رکھتے هین (۱)- (G) وہ سلسله عمارات هی جو محل سے شمال کو آتے هوئے سب سے پہلے بازار کي دائین یا مشرقي جانب ملتا هی - اس کے صحن مین جو ستوپه بنا هی اسکي کرسي مستطیل شکل کے هی جس کے پہلوؤن پر پانچ پانچ ستون، اونکے نیچے ایک زناري "گولا" اور اوپر "منکے اور گٹي" کے نمونے کي کندہ کاري سے مزین کارنس هی - ستوپے کا ڈھولنا، گنبد اور چھتري ضائع هوچکے هین لیکن اونکے چند حصے ملبے سے کھودکر

مندر واقع Block G

(۱) ان ستوپون کے نقشے جین مذهب کے ستوپون کے نقشون سے بہت مشابه هین جن کي تصاویر متھرا کے بعض مرقعون پر کھدي هوئي ملي هین اس سے ظاهر هوتا هی که یه ستوپے بدھ مذهب سے نہین بلکه جین مت سے تعلق رکھتے هین -

نکالے گئے هین - ان کے علاوہ جمشیدي طرز کے دو ستونون کے تکڑے بهي ملبے سے برآمد هوئي هین جنکے اوپر شیرون (۱) کي تصویرین بني هوئي تهین اور جو غالباً ستوپے کي کرسي کے سرون پر قائم تھے - علاوہ ازین ایک کٹھرہے کے بہت سے تکڑے بهي ملے هین جو ستوپے کے چارون طرف لگا هوا تها - کرسي کے وسط مین اور ستوپے کي بالائي سطح سے قریباً ۴ فٹ نیچے ایک چھوٹا سا تبرکات کا خانہ بنا هوا تها جس مین سے ایک سنگ صابون کي ڈبیا اور ایک چھوٹي سي طلائي ڈبیا دستیاب هوئي - پہلي مین تورانی بادشاہ ایزز اول کے عہد حکومت کے آٹھہ تانبے کے سکے اور دوسري مین جلي هوئي هڈي اور سونیکے پترے کے چھوٹے چھوٹے تکڑے اور عقیق اور یشب کے منکے تھے - ایزز اول سنہ ۵۸ قبل مسیح مین تخت نشین هوا تها اس لئے ان سکون کي موجودگي سے ثابت هوتا هی کہ یہ ستوپہ بهي غالباً اول صدي قبل مسیح کے دوسرے نصف مین تعمیر هوا هوگا -

---

(۱) یہ شیر بلا شبہہ اون شیرون کي نقل هین جو راجہ آشوک نے بدھہ مذهب کے اکثر مشہور ستوپون کے قریب اپني لاٹھون کے اوپر قائم کئے تھے -

اس ستوپے کے زینے کے جنوبي پہلو کے قریب هي ایک چھوٹا سا مربع چبوترہ هی جس کي تعمیر کا اصلي مقصد اب تک معلوم نہین هوا - اسی قسم کا ایک چبوترہ سلسلہ (F) کے ستوپے اور ایک جنڈیال کے بڑے ستوپے کے قریب بھي ملا هی - ان چبوترون کي ظاهري هیئت سے یہ امر غیر اغلب معلوم هوتا هی کہ وہ کسي ستون کا وزن برداشت کر سکتے هون - هان یہ ممکن هی کہ اون کے اوپر چشمے (۱) یا دیپ دان قائم کئے گئے هون -

مندر مقاب ذوراسین واقعہ سلسلہ (F)

مکانات کے دوسرے سلسلے (F) مین جو ستوپہ هی وہ بھي پچھلے ستوپے کا هم عصر مگر نسبتاً زیادہ شاندار هی (Plate XII) - اس کے روکار پر کارنتھي طرز کے ستون بنے هین جنمین سے دو کے عمود گول هین اور باقي سب کے چوکور - ستونون کے درمیاني فاصلے تین مختلف نمونون کے طاقچون سے مزین هین - انمین سے دو طاقچے جو زینے کے قریب هین - اون زیبائشي مثلثون سے بہت مشابہ هین جو یوناني

(۱) مجاورون کي اصطلاح مین چشمہ اوس برتن کو کہتے هین جس مین کسي مزار وغیرہ کے قریب کبوترون و دیگر پرندون کے پینے کے لئے پاني بھرا رهتا هی - یہ برتن عموماً کسي چبوترے وغیرہ کے اوپر قائم هوتا هی - اهل هنود کے منادر مین بھي اکثر اس قسم کے چشمے دیکھے گئے هین - (مترجم)

PLATE XII.

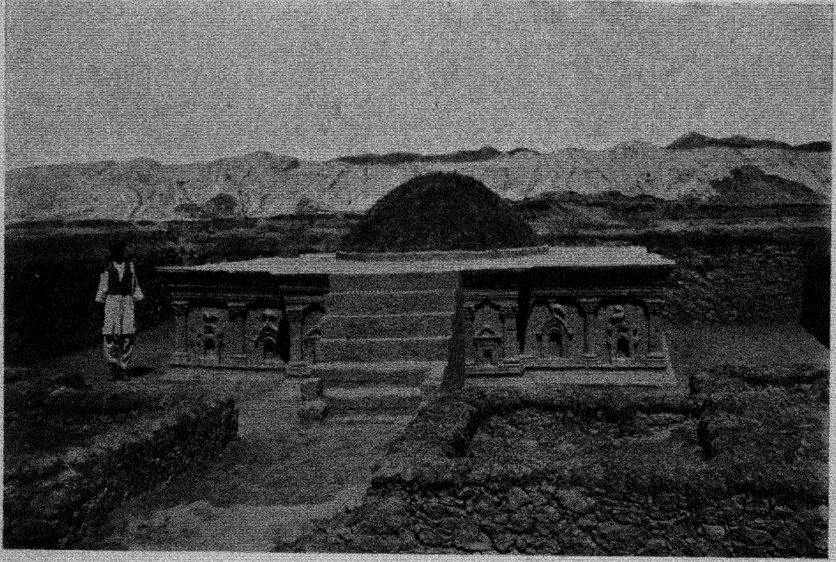

SIRKAP: VIEW OF SHRINE OF THE DOUBLE—HEADED EAGLE.

عمارات کے روکار پر ھوا کرتي ھین - درمیاني طاقچون مین بنگالي چھتون کي طرز کي لہردار محرابین بني ھوئي ھین اور سرون کے طاقچے قدیم ھندي طرز کے پھاٹکون (تورنا) کے ھم شکل ھین جن کي بہت سي مثالین متھرا کي تصاویر مین پائي جاتی ھین - درمیاني اور بیرونی طاقچون کے اوپر ایك ایک پرند بیٹھا ھی جو بظاھر عقاب معلوم ھوتا ھی - انمین ایك عقاب دو سر والا بھي ھی اور ٹیکسله مین اس تصویر کي موجودگي خاص دلچسپي رکھتي ھی - اول اول اس قسم کي تصویرین ارن ھٹائت(۱) نقوش پر بني ھوئي ملي ھین جو مغربي ایشیا سے دستیاب ھوئي ھین - علاوہ ازین "زمانۂ مساحت" کے ایک قدیم ھاتھي دانت پر بھی، جو ملك سپارٹا سے ملا ھی، اس قسم کی ایک تصویر کندہ ھی - لیکن معلوم ھوتا ھی که کچھه عرصے کے بعد یه نشان اھل سیتھیا کے ساتھه خاص طور پر منسوب ھو گیا تھا اور ھم وثوق کے ساتھه کہه سکتے ھین که اھل سیتھیا ھي نے اس نشان کو ٹیکسله مین رواج دیا - سیتھیا سے یه نشان روس اور جرمنی مین پہنچکر وھان کے شاھي جھنڈون

Hittite(۱) - عہد عتیق مین ملك شام کے شمالي حصے کي ایك نہایت طاقتور اور مہذب قوم جو غالباً سامي الاصل نه تھي - پنجاب کے ھٹي شاید اسي قوم کي نسل سے ھین - (مترجم)

کي زینت بنا اور ٹیکسلہ سے وچے نگر اور لنکا میں پہنچا -

اس عمارت کے چہرے کي چنائي میں کنجور استعمال کئے گئے تھے اور اس چنائي پر اور ستوپے کے حاشیوں اور دیگر آرائشي نقش و نگار پر ابتداً چونے کا پلستر کیا گیا تھا - لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا چونے کي استر کاري کي اور بہت سي باریک تہیں اوسپر چڑھتي گئیں حتی کہ ستوپے کي کھدائي کے وقت سرخ ' ارغواني اور زرد رنگ کي استرکاري کے نشانات پائے گئے - ڈھولنے اور گنبد کي استرکاري پر غالباً نقش و نگار بھي بنے ہوئے تھے جنپر رنگ چڑھا ہوا تھا - اور گنبد پر تین چھتریاں قائم کي گئي تھیں - سیڑھیوں کے انجام پر اور ستوپے کي کرسي کے گرد ایک چھوٹي سي دیوار تھي جس کا بیروني چہرہ بودھ طرز کے کٹھرے سے مزین تھا - اور اوسکے چند ٹکڑے ملبے میں سے دستیاب بھي ہوئے ہیں - اس ستوپے کي شکل و شباھت کا ' جبکہ وہ بالکل صحیح و سالم تھا ' معقول اندازہ متھرا کي ایک مورت سے کیا جاسکتا ھی جس کي تصویر مسٹر وي - اے - سمتھ کي تالیف متھرا کے جین ستوپے اور دیگر آثار عتیقہ میں (پلیٹ ۱۲ پر) دي ہوئي ھی - معلوم ہوتا ھی کہ یہ مورت ستوپہ زیر

بحث کي تعمير کے تھوڑے هي عرصه بعد تيار هوئي تهي - ليکن اس مين جو ستوپه دکھايا گيا هی وه اپني طرز ساخت مين بالکل هندي نمونے کا هی - حالانکه سرکپ کا ستوپه اوس سے مختلف هی - اس مين زيبائشی ترتيب کا تمام تار و پود يعنی ساز ' ستون ' دندانے دار کارنسين ' اور مثلث نما طاقچے سب يوناني طرز کے هين اور جوتھوڑا بہت هندي عنصر هے بهي تو وه صرف ايسی آرائشی جزئيات مين پايا جاتا هی جيسے پھاٹک ' محرابي طاق ' اور ستونون کے اوپر والے بريکٹ -

اب صرف يه بتلانا باقي ره گيا هی که اس ستوپے کا تبرکات کا خانه وسط ستوپه مين اسکي موجوده سطح سے ۳ فٹ ۲ انچ نيچے ملا تها ليکن اوس کے تبرکات بہت عرصه پہلے آڑ چکے تھے -

آرامي کتبه

عمارات کے جس سلسلے مين يه ستوپه واقع هی اوس مين ايک نہايت قابل قدرانکشاف ايک آرامی کتبے کي صورت مين هوا هی . يه کتبه سنگ مرمر کے ايک ٹکڑے پر کھدا هوا هی جو وضع قطع سے کسي هشت پہلو ستون کا حصه معلوم هوتا هی اور اس سلسلے کے شمال مغربي گوشے مين ' ستوپے کے قريب هی ' کمرههائے نشان (a^1) و (a^2) کي درمياني ديوار مين چنا هوا ملا تها (ديکھو تصوير - Plate XIII, a) - اب چونکه

یہ کمرے قریب قریب شاہ ایزز اول کے عہد کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اسلئے ضرور ہی کہ یہ کتبہ بھی اپنی موجودہ خستہ اور شکستہ حالت میں سن عیسوی کے آغاز سے قبل ہی اس دیوار میں چنا گیا ہو - کتبے کے حروف اوراوسکی زبان آرامی ہیں اور رسم‌الخط ایسے نمونے کا ہی جو چوتھی صدی قبل مسیح سے منسوب ہو سکتا ہی - لیکن عبارت کے معنی تا حال غیر معین ہیں - ڈاکٹر ایل - ڈی بارنٹ (Barnet) اور پروفیسر کاؤلے (Cowley) کا خیال ہی کہ اسمیں " دیودار اور ہاتھی دانت " کے ایک محل کی تعمیر کا مذکور ہی لیکن ایک دوسری توضیح کے بموجب اسمیں ایک نج کے عہد و پیمان کا ذکر ہی اور نیز اوس ڈنڈ کا جو اس عہد کے توڑنے سے عاید ہوگا - اس کتبے کی دریافت کھروشٹی رسم‌الخط کے مبداء کے ضمن میں خاص دلچسپی رکھتی ہی اس لئے کہ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ ٹیکسلہ میں کھروشٹی حروف آرامی رسم‌الخط سے اخذ کئے گئے - اور آرامی زبان کو اخمینیون نے سنہ ۵۰۰ ق - م - میں شمال مغربی ہند پر قبضہ و تصرف جمانے کے بعد اس ملک میں رائج کیا - (جس علاقے میں کھروشٹی رسم‌الخط کا رواج رہا ہی اوس میں ٹیکسلہ سب سے بڑا شہر تھا) -

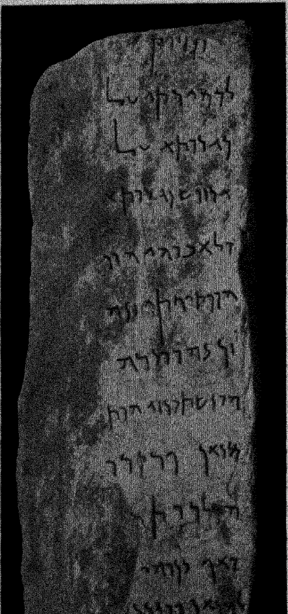

(a) SIRKAP: ARAMAIC INSCRIPTION.

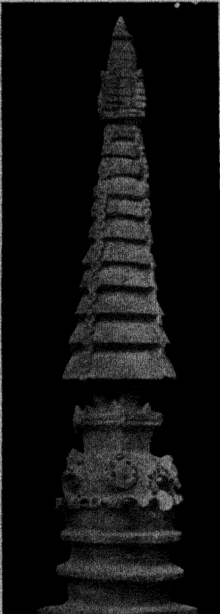

(b) JAULIAN: STUPA CASKET.

چھوٹي چھوٹي قديم اشياء جو سرکپ سے برآمد هوئين

سرکپ کے ان مکانون اور نيز دوسرے مکانون سے جو چھوٹي چھوٹي نادر اشياء برآمد هوئي هين وہ تعداد مين بہت زيادہ اور نوعيت مين بہت مختلف هين - ايک کثير تعداد تو مختلف شکل اور جسامت کے مٹي کے برتنون کي هي جن مين چراغ ' پاني پينے کے پيالے ' لوبان‌دان اور بڑے بڑے گھڑے شامل هين جو تين سے چار فٹ تک اونچے هين اور تيل ' اناج ' يا اسي قسم کي ديگر اشياء رکھنے کے کام آتے تھے - علاوہ ازين پختہ مٹي کي چھوٹي چھوٹي مورتين اور کھلونے ' پتھر کے پيالے ' ساغر ' اور منقش اور سادہ طشتريان ' آهني ظروف اور ديگر اشياء جن مين پھاوڑے ' کھلنے بند هوجانيوالي کرسيان ' تپائيان ' گھوڑون کي لگامين ' قفلون کي ' کنجيان ' درانتيان ' تلوارين ' خنجر ' ڈھالون کے پھول ' اور تيرون کے پيکان شامل هين ' کانسي اور تانبے کے پيالے ' چراغ ' ڈبيان ' عطر دانيان ' منقش گھنڈي‌دار سوئيان ' گھنڈيان اور انگوٹھيان ' اور مزيد برآن کئي هزار سکے اور سونے چاندي کے بہت سے زيورات بھي سرکپ سے دستياب هوئے هين - ان تمام چيزون کا مفصل ذکر اس رهنماء کے احاطے سے باهر هي ليکن چاندي اور

SIRKAP: PLAN OF HOUSE E AND APSIDAL TEMPLE D

PLATE XIV.

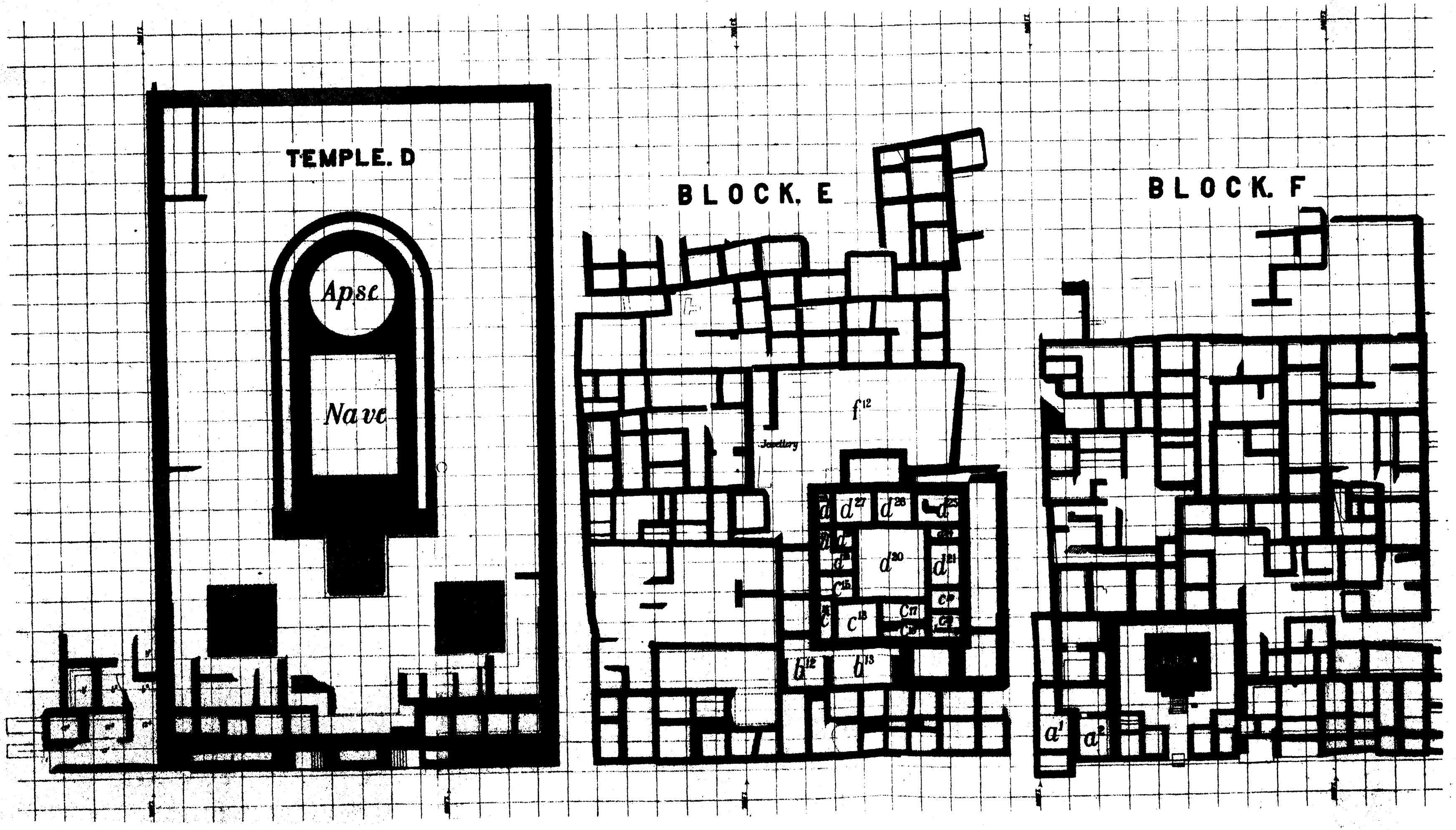

SIRKAP: FIGURE OF HARPOCRATES.

اس تصویر سے قریباً دو فٹ نیچے مٹی کا ایک گھڑا دستیاب ھوا جس کے منہہ پر ایک تھالی ڈھکی ھوئی تھی - یہ تھالی دو پتلے پتلے پتروں کی بنی ھوئی ھی ایک لوھے کا جو نیچے کی طرف ھی اور دوسرا چاندی کا جو اوپر کی جانب ھی اور دونوں پترے چاندی کی میخوں سے جڑے ھوئے ھیں - کیا عجب ھی کہ اول اول اس تھالی سے کسی ڈھال کے پھول کا کام لیا جاتا ھو !

۲ — یونانی دیوتا ڈایونیسس (Dionysus) کا سر :— یہ سر چاندی کے پترے کا بنا ھوا ھی جس پر چہرے کے خط و خال ٹھپے کے ذریعے نمایاں کئے گئے ھیں - اور ایک ٹیک (۱) پر رکھا ھوا ھی - دیوتا کے سر پر بالوں کی بجائی انگوری بیل لپٹی ھوئی ھی ، کان نوکدار ھیں ، دائیں ھاتھہ میں شراب کا دو دستے والا ساغر اور سر کے پیچھے منڈی عصا (thyrsus) ھی جس کے سرے پر گھنٹی لٹک رھی ھی - ٹیک کے پیش پر پھول اور کھجور کے پتے بنے ھیں اور پچھلی طرف ایک خمدار چھجہ ھی جو اس غرض سے بنایا گیا تھا کہ اگر سر کو میز پر ترچھا رکھنا چاھیں تو باسانی رکھہ سکیں - طرز

(۱) تصویر میں ٹیک نہیں دکھائی گئی -

ساخت کے لحاظ سے یہ سر بالکل یونانی اور اعلیٰ درجے کی صنعت کا نمونہ هی (Plate I) -

۳ — نقرئی چمچہ :— اس کے دستے کا سرا (بکری کے) کھر سے مشابہ هی - باقی حصہ مخروطی شکل کا اور چمچے کی الٹی طرف جڑا ہوا هی - دستے پر نیچے کی جانب موش دُم نمونے کا اُبھار هی - طرز ساخت یونانی هی بعینہ اسی قسم کے چمچے پامپیائی(۱) سے بھی دستیاب ہوئے هیں (Plate XVI , 15) -

۴ — طلائی کنگنوں کے دو جوڑے :— (یہ کنگن درمیان سے پولے هیں اور) انکے منہہ سونے کے پتروں سے بند کئے گئے هیں -

۵ — طلائی بالیوں کا ایک جوڑا :— انکے کنڈوں میں قبضے لگے ہوئے هیں جو گھوڑے کے دوھرے نعل سے مشابہ هیں - ہر قبضے پر ایک ایک تسمہ ' دو دو پان اور ایک ایک پانچ پتیوں والا پھول بنا هی - پانوں اور پھولوں میں مصنوعی جواہر جڑے ہوئے تھے جو اب ضائع ہو چکے هیں - (Plate XVI, 1-2)

---

(۱) - Pompeii اٹلی کا قدیم شہر جو ایک کوہ آتش فشاں کے پھٹنے سے تباہ ہو گیا تھا - (مترجم)

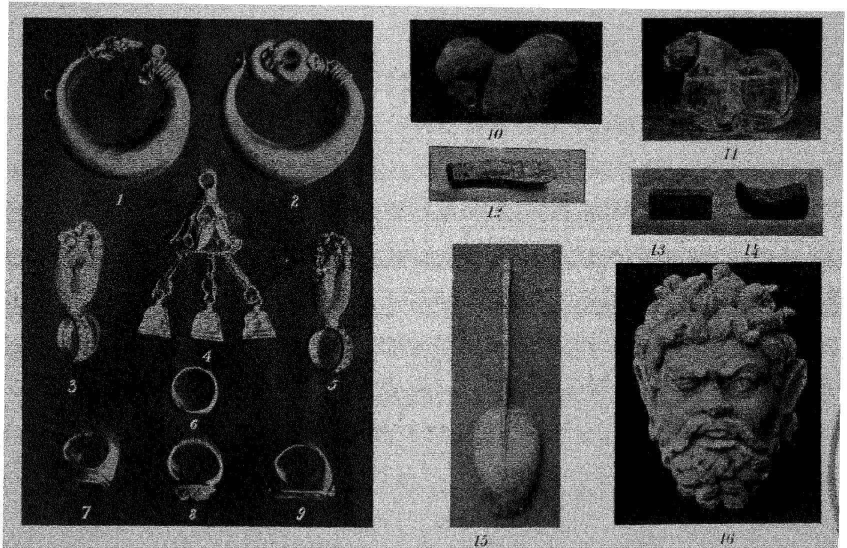

SIRKAP: JEWELLERY FROM HOUSE E AND OTHER OBJECTS.

۶ — دو طلائی جھمکے :— ہر جھمکے میں ایک ایک چھلا اور آویزہ ہے - چھلون کے اوپر کی سطح منکون اور دانون کی دوھری قطار سے مزین ہے - نیچے دندانےدار غنچہ نما آویزے لٹک رہے ہین - (Plate XVI, 3 and 5)

۷ — پھول نما طلائی جھومر :— اسکے بالائی حصے مین چھہ لمبی لمبی پتیاں ہین جنکی پشت پر دانےدار کمانیاں لگی ہین اور اوپر کے سرون پر چھہ چھوٹے چھوٹے پان کی شکل کے پتے ہین جنمین سے ایک پتے پر مصنوعی یا اصلی جواہرات جڑے ہوئے ہین - بڑی پتیون کے نیچے ایک دانےدار چھلا لگا ہے جس مین زنجیرون کے ذریعے تین گھنٹیاں آویزاں ہین (Plate XVI, 4)

۸ — سونے کی انگشتری :— اس کی مہر کی جگہ مسطح ہے - اور اوس پر کھروشٹی حروف مین الفاظ سَدَرَ لسہ اور نندی پد یعنی بیل کے کھر کا نشان کندہ ہین - (Plate XVI, 6)

۹ — سونے کی انگوٹھی جس کی مہر بیضوی ہے - مہر مین عقیق کا نگینہ جڑا ہوا ہے جسپر یونانی طرز

کے مطابق کارنو کوپیا (۱) اور ایک منقش برتن اور برچھے کي تصاویر بني هوئي هین - (Plate XVI, 7)

۱۰ — سونے کي انگوٹھي :— اس کي مہر بھي بیضوي هی - مہر مین چاندي کا پترا جڑا هوا هی جس کے نقش و نگار ایسے مدھم هو گئے هین کہ اونکا مطلب نکالنا ناممکن هی - (Plate XVI, 8)

۱۱ — سونے کی انگوٹھي :— اس کي مہر مسطح ' مستطیل شکل کي هی اور اوسکے دونون طرف سونے کے چار چار موتي یا بوندین هین - مہر مین سنگ لاجورد کا نگینہ جڑا هوا هی جس پر ایک سپاهي هاتھہ مین برچھا اور ڈھال لئے کھڑا هی - اور سپاهي کے بائین جانب قدیم براهمي رسم الخط مین ذیل کے الفاظ کندہ هین :—

. . . . سَمَنَا رِسَہ

نقش و نگار کي طرز یوناني هی (Plate XVI, 9)

۱۲ — طلائي زنجیر جو چار دوهري زنجیرون کو

---

(۱) Cornucopia لاطیني علم الاصنام مین اوس بکري کے سینگ کا نام هی جسنے مشتري (Jupiter) کو دودھہ پلایا تھا - اس تصویر کے گرد عموماً بہت سے ستارے بنائے جاتے هین جن سے افراط اور بہتات کا اظہار مقصود هوتا هی - (مترجم)

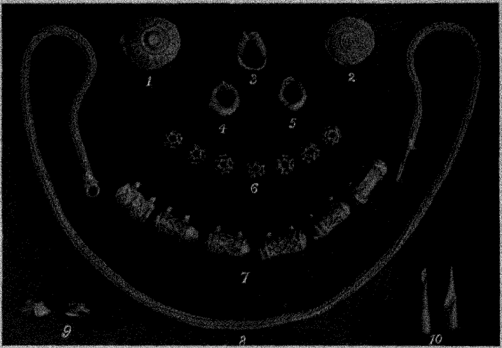

a

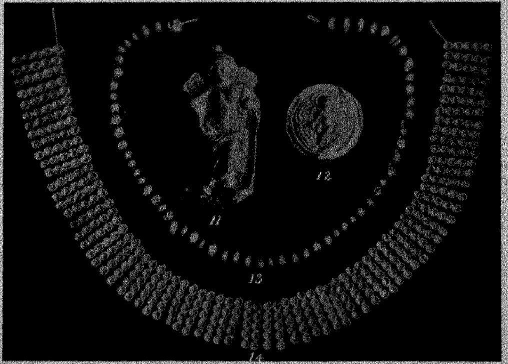

b

SIRKAP: JEWELLERY.

آپس مین گوندھہ کر بنائی گئی ھی - اس کے ایک سرے پر چھلا اور دوسرے سرے پر کنڈا ھی (Plate XVII, 8)

۱۳ — طلائي ھار کے چھہ ڈھولنے کی شکل کے لٹکن :— ان کے خول پر مختلف نمونے کے جالي کے کام کي آرائیش ھی جس مین نقلی فیروزے ' جیمسوار اور دیگر قیمتي پتھر جڑے ھوئے ھین - ھر لٹکن مین دو دو کنڈے لگے ھین (Plate XVII, 7) -

۱۴ — جالي کے کام کے سات طلائي منکے :— انپر غالباً نقلي جواھر جڑے ھوئے تھے (Plate XVII, 6) -

۱۵ — طلائي مرکیون کا جوڑا جنکے سرون پر تار لپٹے ھوئے ھین (Plate XVII, 4-5) -

۱۶ — طلائي مرکي جسکي ساخت بہت بھدي ھی - (Plate XVII, 3)

۱۷ — بیضوي شکل کا طلائي تعویذ :— اسکے وسط مین جو قیمتي پتھر جڑا ھوا تھا وہ غایب ھو چکا ھی -

۱۸ — دو پہلدار طلائي بندے جنمین یاقوت کے محدب نگینے جڑے ھوئے ھین - یہ غالباً بالیون مین پہننے کے لئے تھے (Plate XVII, 9) -

۱۹ — مخروطي شکل کے پولے طلائي آویزون جوڑا (Plate XVII, 10) -

۲۰ — ساٹهه پولے طلائي منکے :— یه سب شکل مین مدور هین مگر جسامتین مختلف هین - (Plate XVII, 13)

معلوم هوتا هی که اشیائے مذکورہ پهلي صدي قبل مسیح مین سپرد زمین کي گئی تهین - لیکن اونمین سے اکثر کي فرسودہ حالت سے ثابت هوتا هی که وہ اس برتن مین رکهے جانیسے قبل بهي بهت عرصه تک استعمال مین رہ چکي تهین - کانسي کي مورت میرے خیال مین پهلي صدي قبل مسیح کي بني هوئي هی - اور لاجورد والي انگوٹهي اور ڈایونیسس کا سر اوس سے ایک صدي قبل کے هین - آج تلک هندوستان مین جس قدر قدیم اشیاء برآمد هوئي هین اونمین ڈایو نیسس کا یه سر یوناني صنعت کا بهترین نمونه هی -

وسطي چوک کے شمالي حصے سے برآمد شدہ اشیاء

۲۱ — پردار آفرو ڈائٹي[۱] یا سائکے[۲] کي تصویر - یہ سونے کے پترے کي بني ہوئي ھے جسم کے اعضاء اور نقش و نگار ٹھپے کے ذریعے بنائے گئے ھین - (Plate XVII, 11)

۲۲ — گول طلائي تمغہ :— اسکے نقش بھي ٹھپے کے ذریعے بنائے گئے ھین - وسط مین پردار کیوپڈ[۳] رقص کر رھا ھی اور دیوپڈ کے گرد منحنی خط کھنچے ہوئے ھین - یہ اور تصویر نمبر ۲۱ دونون بہت بھدي ھین اور بظاھر اس طرح بني ہوئي معلوم ھوتي ھین کہ سونے کے پتلے پتلے پترون کو سانچون مین رکھکر اوپر سے ھتوڑي سے کوٹ لیا گیا ھی تاکہ تصویر کے خط و خال خوب واضح ھوجائین -

۲۳ — سنگ جیسنتھہ (jacinth) کے بیضوي شکل کے نو محدب نگینے جو نیچے کي طرف سے خالي ھین

(۱) Aphrodite - یوناني علم الاصنام مین محبت کي دیوي (مترجم)

(۲) Psyche - روح انساني کو مجازاً ایک خوبصورت عورت بناکر ظاھر کرتے ھین جسپر عشق کا دیوتا فریفتہ ھی - (مترجم)

(۳) Cupid - عشق کا دیوتا (مترجم)

(یعني مسطح نهین) - ان پر وکٹري[1] ' ایراس[2] '
انساني تصویرون کے اوپر کے نصف دھڑ ' وغیره وغیره
مختلف قسم کي شکلین کھدي هوئي هین -

۲۴ — عقیق کا ایک چپٹا دانه :— اسپر بھي ایک
نصف تصویر کھدي هوئي هی - یه دانه شکسته
هی -

۲۵ — یاقوت کے تین محدب دانے :— جو نقطے اور
حرف و کي شکل کے هین اور غالباً کسي چیز مین
جڑے هوئے تھے -

۲۶ — شیشے کے دو بیضوي نگینے :— انمین سے
ایک هموار سطح کا هی جس پر سبز ' سفید ' اور
نیلے رنگ کے خط هین - اس کے نقش بهت مدهم
هین - دوسرا محدب اور خاکستري رنگ کا هی - اسکے
نقش بھي مدهم هین اور وسط میں بال آگیا هی -

۲۷ — طلائي هار کے ۷۴ دانے :— بیچ مین سے پولے
هین - دونون سرون پر سوراخ هین تاکه انمین
دو دھاگے پروئے جا سکین (Plate XVII, 14) -

۲۸ — بلور اور نقلي فیروزے کے چند مختلف الاشکال
محدب اور چپٹے ٹکڑے :— یه ٹکڑے بمعه اون نگینون کے

---

(۱) Victory - یونانیون کے هان فتح کي دیبي - (مترجم)
(۲) Eros - یوناني علم الاصنام مین محبت کا دیوتا -(مترجم)

جن کا ذکر اوپر آیا ھی کسي چیز مین جڑے ھوئے تھے -

۲۹ — نئے نمونون کے اکیس نقرئي سکے :— یہ سکے پارتھیائي بادشاھون مین سے ساسان ، سپیڈ انیز اور سناوسترا کے اور کشاني بادشاہ کیڈ فائسیز ثاني کے عہد حکومت کے ھین -

شاھراہ کي مغربي جانب Block E کے بالمقابل جو سلسلہ مکانات ھی - اوسمین قابل ذکر عمارت وہ ستوپہ ھی جو جنوب مشرقي گوشے مین واقع ھی - اسمین داخل ھونے کے لئے مشرقي جانب سات سات سیڑھیون کا دوھرا زینہ بنا ھی جسکي پیش کي چنائي مین مربع کنجور لگے ھوئے ھین - اس ستوپے کي کرسي پتھر کي بھاري بھاري دیوارون سے بني ھوئي ھی جو کرسي کے وسط مین آکر مل جاتي ھین اور جن کے درمیاني فاصلون مین ملبہ بھرا ھوا تھا - اس عمارت کے عین وسط مین کھدائي کرنیسے سطح زمین سے سات آٹھ فٹ گہرائي پر ایک مربع کمرہ برآمد ھوا مگر افسوس ھی کہ اس کے تبرکات پہلے ھي کسي نے کمرے کو کھود کر نکال لئے تھے -

محرابی مندر D

ستوپۂ مذکور سے اور آگے شمال کو شاہراہ کی شرقی جناب اہل بودھہ کا ایک عظیم‌الشان محرابی (۱) مندر ہی جس کا سطحی نقشہ (Plate XIV) پر دیا ہوا ہی - یہ مندر ایک مستطیل شکل کے وسیع چوک مین واقع ہی اور اسکا روکار مغرب کی جانب ہی - مندر کے دروازے کے پہلوؤن پر دو بلند چبوترے اور احاطے کی مغربی دیوار کے ساتھہ بھکشوؤن کے رہنے کے لئے حجرے بنے ہوئے تھے - موجودہ مندر سیتھی یا پارتھیائی عہد کی کسی قدیم عمارت کے کھنڈرات پر قائم ہی - چنانچہ اسکی تعمیر کے وقت اون قدیم کھنڈرات کو ملبے سے بھرکر ایک بلند چبوترہ بنا لیا گیا جس کے مغربی جانب ایک دوہرا زینہ مہیا کیا گیا - اس چبوترے کے بنانے سے دو فائدے مدنظر تھے - ایک تو یہ کہ صحن کی سطح ہموار ہوجائیگی اور دوسری یہ کہ مندر بھی دیکھنے مین زیادہ شاندار نظر آئیگا - چوک مین داخل ہوتے ہی دائین اور بائین جانب جو دو چبوترے (C^1 و C^2) ہین وہ در اصل

---

(۱) Apsidal - ایسی عمارت جس کے ایک ضلع کی دیوار ہلالی یا کثیر الزویا ہو (مترجم)

هو چھوٹے چھوٹے ستوپون کي کرسیان هین جنکے ملبے مین سے بہت سے چونے اور پختہ مٹي کے بنے هوئے سر اور اور بہت سے آرائشي اجزائے عمارتي دستیاب هوئے جن سے کسي زمانہ مین یہ ستوپے مزین تھے - ان مین سے ایک سر جسکے خط و خال عجیب و غریب هین (Plate XVI, 16) مین دکھایا گیا هی - اسکے بڑے بڑے نکیلے کانون سے ظاهر هوتا هی کہ یہ سرکسي یوناني ساتیر[۱] کا هی -

ان چونے اور مٹي کے سرون کي وقعت اس لئے اور بھي زیادہ هوجاتي هی کہ هم ان کي ساخت کے زمانے کي قریب قریب یقیني طور پر تعیین کرسکتے هین - مذکورہ بالا چوک کے ملبے مین ' نیز اون صحنون مین سے جو اسي سلسلے مین دوسري جگہ واقع هین ' بے شمار سکے بھي دستیاب هوئے هین اور باستثنائے چند قدیم سکون کے جو اونکے ساتھہ پائے گئے یہ سب سکے یا تو کجولا کیڈ فائسیز کے عہد حکومت کے هین یا هرمائیس کے زمانے کے - ان سے هم اس نتیجے پر پہنچتے هین کہ یہ عمارت پہلي صدي عیسوي کے آخري حصے هي مین برباد هوني شروع هوگئي تھي -

(۱) Satyr - جنگل یا نباتات کا دیوتا جس کا نصف بدن انسان سے اور نصف بکري سے ملتا هي (مترجم)

صحن کے وسط مین عظیم الشان محرابی مندر بنا هی جس کو اوسي طرح کرسي دے کر سطح صحن سے بلند کیا هی جس طرح صحن کو سطح بازار سے اونچا کیا تھا - مندر کے وسط مین ایک وسیع مستطیل کمرہ (nave) (۱) ' اوس کے سامنے ڈیوڑھي اور پیچھے ایک مدور کمرہ (apse) هی اور تمام عمارت کے گرد پردکھشنا هی جس مین سامنے کي ڈیوڑھي سے داخل هوتے تھے - بحیثیت مجموعی مندر کا نقشہ بالکل اوسي قسم کا هی جیسا کہ کوہ برابر (ضلع گیا - صوبہ بہار) مین غار سداما کا - اگر کچھہ فرق هی تو یہ کہ غار سداما مین ڈیوڑھي اور پردکھشنا نہین بنائے گئے - مدور کمرے کا قطر ۲۹ فٹ هی اور ابتداءً اس کے وسط مین ضرور کوئی ستوپہ بنا هوگا جسکو کسي سابق متلاشئي خزانہ نے بالکل تباہ اور برباد کردیا - اس کي بنیادین خلاف معمول سطح فرش سے ۲۲ فٹ نیچے سے اتھائي

---

(۱) جنرل کننگھم کو اس وسطي کمرے سے سوختہ مٹی کي ایک غیر معمولي قد و قامت کي ' تصویر کے اجزا دستیاب هوئے تھے - گول کمرے کو میجر کراکرافت نے کننگھم سے پہلے هي کھدوالیا تھا - اور کننگھم نے اس کمرے کو کوءان ' حوض یا نہ خانہ خیال کیا - دیکھو کننگھم سروي رپورٹ جلد ۲ صفحات ۱۴۸ - ۱۴۷ و جلد ۵ صفحہ ۷۴ -

گئي هين ٠ جس کے بظاهر دو سبب معلوم هوتے هين - ایک تو یه که بالائی عمارت بے اندازه وزني تهی اور دوم یه که خالص اچهوتي زمین پر قائم کرنے کي غرض سے بنیادون کو قدیم عمارات کے افتاده ملبے کے نیچے تک لیجانا ضروري تها (۱) -

قدیم فرش کي سطح کے نزدیک دیوارون مین ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک سیدها افقی شگاف تها جو اب مٹي سے بهر گیا هی - مندر کي تعمیر کے وقت اس شگاف مین چوبي شہتیر رکھے گئے تھے جو اب ضائع هوچکے هین (۲) -

مندر کی اونچائي کا صحیح صحیح اندازه لگانا تو ناممکن هی لیکن غالب گمان یه هی که وسطي

---

(۱) جنرل کننگھم کا بیان هی که گول کمره کوڑے کرکٹ سے بهرا هوا تها اور میجر کراکرافٹ کو ۱۸ فٹ کي گهرائي پر پتھرون کا ایک پخته فرش ملاتها - آگے چل کر جنرل مذکور کہتا هی که گول کمرے کي دیوارون پر (غالباً حصص زیر زمین سے مراد هی) چونے کے پلستر کے نشانات موجود تھے - پہلا بیان یقیناً غلط اور ویسا هي نا درست هی جیسا که عمارت کا وه نقشه جو اوس کي رپورٹ جلد ٥ مین پلیٹ ۱۹ پر دیا هوا هی یا اوس کا یه بیان که وسطي کمره گول کمرے کے مشرقي جانب واقع هی -

(۲) اب اس شگاف مین چوکور ترشے هوئے پتھرون کا ایک رده لگا دیا گیا هی (مترجم)

اور گول کمرون مین مغربی دروازے سے ' یا اوس کے اوپر
ایک کھڑکي کے ذریعے سے ' روشني پہنچائي جاتي هوگي
اور پرد کھشنا کے لئے بیروني دیوار مین کھڑکیان لگاکر-
(مندر جنڈیال مین بھی ' جس کا ذکر آگے آئیگا '
بعینه یہي طریقه اختیار کیا گیا تھا) - لکڑی کے ٹکڑون '
اور بے شمار آهني میخون ' زنجیرون اور پتیون وغیرہ سے جو
ملبے مین ملي هین ' ظاهر هوتا هی که مندر کی
چھت لکڑي کي بني هوئي تھي - اگر وہ چھت مسطح
تھي تو ضرور هی که اوس پر مٹي بچھائی گئي هو-
اور اگر ڈھلوان تھي تو ممکن هی که اوس کے اوپر
دهات کي چادرون کے ٹکڑے لگادئے گئے هون کیونکه
مٹي کا کوئي کھپرا اس عمارت سے بر آمد نہین هوا -

ستوپه واقع صحن (A) صحرابي مندر اور شهر کي شمالي فصیل کے مابین
جو عمارات واقع هین اون مین ' سوائے ایک وسیع
صحن کے جو شاهراہ کي مشرقي جانب هی اور
جس کے وسط مین ایک مربع ستوپه بنا هوا هی '
اور کوئي عمارت اس قابل نہین که اوس کا ذکر خاص
طور پر کیا جائے - جن صحنون کا ذکر پہلے آچکا هی
اونکي نسبت یه صحن بہت وسیع هی اور خلاف
معمول اس کے چارون پہلوؤن پر رهائشي حجرے
بھي بنے هوے هین - اس اختلاف کي وجه بظاهر

یه معلوم هوتي هی که یه ستوپه تو عام لوگوں کي عبادت کے لئے وقف تھا - اور جن ستوپوں کا ذکر پہلے آچکا هی وه خاص خاص اشخاص کے لئے مخصوص تھے - اس ستوپے کے تبرکات تو پہلے هي غائب هوچکے تھے لیکن " تبرکات کے خانے " سے دیگر اشیاء کے علاوه بلور کے چند شکسته ٹکڑے بھي برآمد هوے جو بلا شبهه بلور کي ایک نهایت خوشنما صندوقچي کے اجزا هیں اور جنکي خوبصورت طرز ساخت سے معلوم هوتا هی که وه صندوقچي عهد موریا کي یادگار هوگي - اس وقت جو ٹکڑے دستیاب هوے هیں ان سے پایا جاتا هی که اپني درست حالت میں یه صندوقچي اس قدر بڑي تھي که اس ستوپے کے تبرکات کے خانے میں اس کا داخل هونا ناممکن تھا - اس سے یه نتیجه نکلتا هی که صندوقچي مذکور اپني موجوده شکسته حالت هی میں ستوپے کے اندر رکھي گئي تھي اور غالباً جو " آثار " اس ستوپے میں دفن کئے گئے وه بھي کسي قدیم عمارت سے لئے گئے هونگے - لیکن چونکه بلور کي صندوقچي ' جس میں وه " آثار " رکھے تھے ' ٹوٹ گئي تھي - اس لئے اوس کے شکسته ٹکڑوں هي کو به احتیاط تمام محفوظ کرلیا گیا - اس قسم کے ٹکڑوں کا تبرکات کے ساتھه تعلق رکھنا

هی انهین خاص عظمت و عزت کا مستحق کردیتا هی - چنانچه دروناً برهمن کے قصے سے یه بات خوب واضح هوجاتی هی - کیونکه جب بدهه کی سوخته نعش کے "آثار" تقسیم کئے گئے تو دروناً کے حصے میں صرف وہ برتن آیا تها جس مین ملالی لوگون نے "آثار" مذکور رکھے تهے - علاوہ ازین دهانچی ' سارنانهه اور دیگر قدیم مقامات سے بهی ایسے شکسته برتن برآمد هوے هین جن سے اس خیال کی بخوبی تصدیق هوتی هی -

دروازۂ شہر

سرکپ کے شمالی دروازے اور اوس کے استحکامات کی کهدائی مکمل هوجانے کے بعد غالباً یه عمارت بهی ویسی هی دلچسپ ثابت هوگی جیسی اس شہر کی دیگر مشہور عمارات - خصوصاً اس لئے که ایک قدیم شہر کا دروازہ ' شمال مغربی هندوستان مین پہلی مرتبه آشکار هوگا - سردست جس قدر کهدائی هوچکی هی وہ ابهی اوس حد تک نهین پهنچی که اوس سے ان استحکامات کے نقشے کا صحیح اندازہ لگایا جاسکے - تاهم اس قدر تو عیان هی که بڑے دروازے کے سامنے بیرونی جانب ایک پردے کی دیوار تهی - جس مین دروازے کے محاذ سے کچهه هٹ کر ایک دوسرا دروازہ بنایا

گیا تھا - بڑے دروازے کے مغرب میں، فصیل کی اندرونی جانب، چند مستحکم کمرے ہیں جن میں شاید محافظ دستۂ فوج رہتا تھا - ان کمروں کے بالمقابل، بڑی شاہراہ کی مشرقی جانب ایک دمدمے کے بقیات ہیں جس کے ذریعے محافظین شہر فصیل پر چڑھ سکتے تھے - دروازے کے عین اندر اور باہر سطح زمین ڈھلوان تھی - اور جوں جوں اندرون شہر کی سطح زمین اونچی ہوتی گئی دروازے کی اندرونی زمین کی سطح بھی زیادہ ڈھلوان ہوتی چلی گئی - اس طرح شہر کا پانی نکالنے کے لئے ایک گہرا نالہ بنانے کی ضرورت پیش آئی - دروازے کے ضمن میں دلچسپی کی ایک اور بات یہ ہے کہ مشرق کی طرف فصیل کے بالکل قریب ایک کنواں بنا ہوا ہے جہاں شہر میں داخل ہونے والے مسافر دم لیتے اور حسب ضرورت پانی حاصل کرسکتے تھے -

باب ۷

جنڈیال

مندر سرکپ سے ٹھیک شمال کی طرف چل کر ہم اوس نواح شہر میں سے ہوتے ہوئے جو کچا کوٹ کے نام سے مشہور ہی، جنڈیال کے دو اونچی اونچی ٹیلوں پر پہنچتے ہیں جن کے درمیان سے غالباً حسن ابدال اور پشاور کو جانیوالی قدیم سڑک گذرتی تھی - انمیں سے مشرقی ٹیلہ جنرل کننگھم کے وقت میں ملحقہ کھیتوں سے قریباً ۴۵ فٹ بلند تھا - سنہ ۶۴ - ۱۸۶۳ع میں جنرل مذکور نے اس ٹیلے میں سرسری کھدائی کی اور سطح زمین سے سات یا آٹھ فٹ کی گہرائی پر ایک وسیع عمارت کی چند دیواریں دریافت کیں - اس عمارت کی نسبت اونہنے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ وہ کسی زمانے میں مندر کا کام دیتی تھی - اتفاق کی بات ہی کہ جنرل کننگھم کا یہ خیال، کہ اس ٹیلے کے نیچے کسی مندر کے آثار دبے ہوئے ہیں، بالکل صحیح نکلا - لیکن جو دیواریں (۱) اوس نے

(۱) یہ دیواریں بہت شکستہ تھیں - اور کھدائی کا کام زیریں عمارت تک پہنچانے کے لئے ضروری تھا کہ اون کو توڑ کر بالکل نکلوا دیا جائے -

JANDIAL TEMPLE: PLAN.

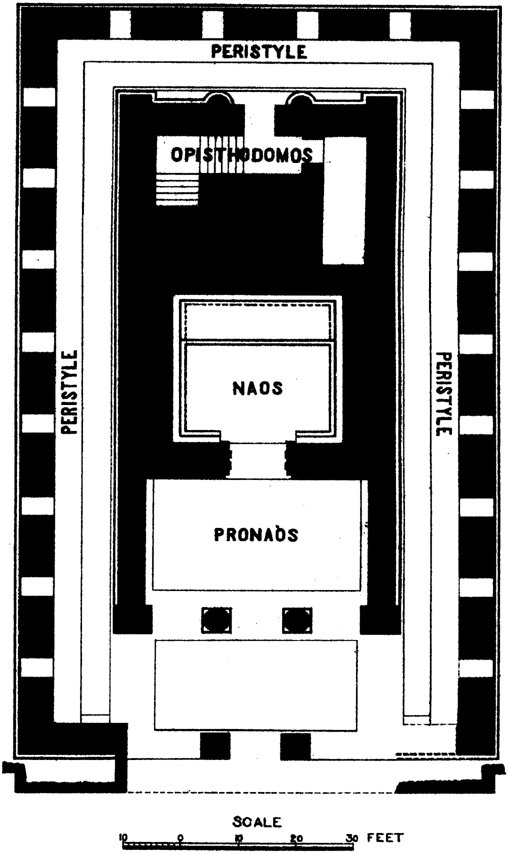

خود ملبے مٹی کے اندر سے نکلوائی تھیں وہ عہد وسطی کی ایک عمارت سے تعلق رکھتی تھیں - اور قدیم مندر کے آثار اور دیواروں سے بھی آٹھہ یا نو فٹ نیچے جاکر آشکار ہوے -

یہ مندر ایک مصنوعی ٹیلے پر ' جو اُس پاس کی زمین سے ۲۵ فٹ بلند ہی ' شہر سرکپ کے شمالی دروازے کے ٹھیک سامنے واقع ہی اور اس طرح اس کا محل وقوع نہایت با موقعہ اور دلکش ہی اوس نکاس کو شامل کرکے جو ڈیوڑھی کے سامنے ہی پچھلی دیوار تک مندر کا طول ۱۵۸ فٹ ہی - لیکن اگر ستونوں کے سلسلے (یعنی کھڑکیوں والی دیوار) کو جو اس کے چاروں طرف قائم ہی نکال دیا جائے تو سو ۱۰۰ فٹ سے کچھہ ہی اوپر رہ جاتا ہی - اس وقت تک جتنے مندر هندوستان میں دریافت ہوئے ہیں اون سب سے اس مندر کا نقشہ الگ اور بالکل مختلف ' مگر یونان کے قدیم منادر سے غیر معمولی مشابہت رکھتا ہی (ملاحظہ ہو نقشہ Plate XVIII)- یونان کے معمولی ستوندار مندروں میں عموماً چاروں طرف ستونوں کا سلسلہ (peristyle) ' سامنے پیش

ڈیوڑھی (pronaos) اور عبادت گاہ (naos) اور پس پشت ایک عقبی ڈیوڑھی (opisthodomos,) ہوا کرتی ہی - اہل روما اس عقبی ڈیوڑھی کو پوسٹیکم (posticum) کہتے تھے - بعض مندروں میں مثلاً مندر پارتھینان واقعۂ شہر ایتھنز (۱) یا مندر آرٹیمس واقعہ ایفیسس (۲) میں عبادت‌گاہ اور عقبی ڈیوڑھی کے درمیان ایک زائد کمرہ بھی ہی - اور مندر "پارتھینان" میں اس کمرے کا نام پارتھینان یعنی "دوشیزہ دیبی ایتھینی کا کمرہ" ہي - جنڈیال کے اس مندر کا نقشہ بھی ہو بہو مذکورہ بالا مندروں کے مطابق ہی اور اگر کچھہ فرق ہی تو صرف یہ کہ اس کے تین طرف ستونوں کے سلسلے کي بجائے ایک پختہ دیوار ہی جس میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بڑي بڑي کھڑکیاں بنی ہوئي ہیں جنکے ذریعے وافر روشنی پردکھشنا میں پہنچتي تھي - مندر کے دروازے پر، جو جنوبي جانب ہی، یونانی طرز کے دو ستونوں کے بقیات نظر آتے ہیں جن کے دو طرف ایک ایک مربع نیم ستون

---

(۱) The Parthenon at Athens.

(۲) The Temple of Artemis at Ephesus.

تھا (١) - ان ستونوں اور نیم ستونوں پر دروازے کی بالائی کڑیوں کے سرے قائم تھے - ستونوں کے جنوب میں ایک فراخ ڈیوڑھی ھی جس کی دوسری طرف ان کھمبوں کے جواب میں اسی قسم کے دو اور ستون اسی طریقے سے (یعنی دو نیم ستونوں کے درمیان) قائم ھیں - اسکے بعد یونانی مندروں کی طرح ' پیش ڈیوڑھی آتی ھی جہاں سے ایک فراخ دروازے کے ذریعے عبادت گاہ میں داخل ھوتے ھیں - مندر کی پشت کی جانب ایک اور کمرہ ھی جسے عقبی ڈیوڑھی سمجھنا چاھئے - اس مندر اور یونانی مندر کے نقشے میں جو اصولی فرق ھی وہ یہ ھی کہ عقبی ڈیوڑھی اور عبادتگاہ کے درمیان جو ایک زائد کمرہ یونانی مندروں میں ھوتا ھی اوس کی بجائے اس مندر میں ٹھوس چنائی کردی گئی ھی

---

(١) ان سے ذرا چھوٹے مگر اسی طرز کے یونانی ستون جنرل کننگھم کو بھی موضع موھڑۃ ملہاران کے قریب ایک بودھ عمارت کے ملبے میں ملے تھے - دیکھو کننگھم سروے رپورٹ جلد ٥ ص ٦٩ اور تصاویر پلیٹ ١٧ و ١٨ -

جسکی بنیادین فرش مندر سے بیس فٹ سے بھی زیادہ نیچے چلی گئی ہین - ان بنیادون کی گہرائی سے ہم بآسانی یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ انکے اوپر جو عمارت تعمیر کی گئی تھی وہ بہت وزنی ' مندر کے دیگر حصص سے بہت زیادہ بلند ' اور غالباً ایک مینار کی صورت مین تھی - اس مینار پر چڑھنے کے لئے فراخ زینے بنائے گئے تھے جو عقبی ڈیوڑھی سے شروع ہوکر مندر کے پہلوون کے متوازی چلے جاتے تھے - ان مین سے دو زینے اس وقت تک موجود ہین اور کم ازکم تین زینے اونکے اوپر اور تھے - یہ زینے جون جون اوپر چڑھتے ' چوڑائی مین کم ہوتے جاتے تھے - مینار کی بلندی غالباً چالیس فٹ کے قریب تھی -

اس مندر کی چنائی کنجور اور چونے کے پتھر کی ہی - دیوارون پر ابتداً چونے کا پلستر کیا ہوا تھا جس کے بقیات اس وقت بھی کہین کہین نظر آتے ہین لیکن آیونی نمونے کے ستون اور نیم ستون ریتیلے پتھر کے ہین - اور اونکی کرسیان ' عمود اور پرکالے تین علیحدہ علیحدہ ٹکڑون مین بنے ہوئے اور ایک دوسرے کے ساتھہ اوسی پتھر کے چوکور ٹکڑون کے ذریعے جوڑے ہوئے تھے جو اونکے وسط مین لگائے گئے تھے -

PLATE XIX.

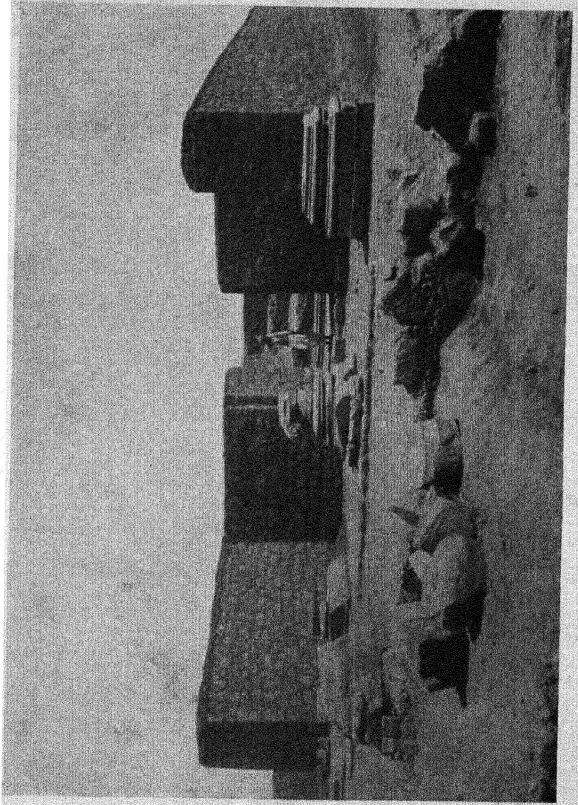

VIEW OF JANDIAL TEMPLE.

بعینہ یہی طریقہ یونانی عمارات مین بھی رائج تھا (دیکھو Plate XIX) - علاوہ ازین یونانی مندرون مین عام طور پر ستونون کے مختلف حصون کی مسطح سطحون کو گھس گھس کر نہایت صفائی کے ساتھہ وصل کیا کرتے اور معلوم ہوتا ہی کہ مندر جنڈیال مین بھی ستونون کی ساخت مین یہی طریقہ اختیار کیا گیا یعنی مختلف ٹکڑون کی چپٹی سطح کو وسط مین سے قدرے مجوف تراش کر اور سرون پر چارون طرف کسی قدر اوبھرا ہوا کنارہ چھوڑ کر بعد مین اوس کو گھس لیا گیا - ان ستونون کی کرسیون کے حاشئے اپنی وضع قطع مین کچھہ ایسے نازک نہین لیکن ان کے پرکالے جنہپر " برگ و پیکان " اور " منکے اور گٹی " کے نمونون کی منبت کاری ہی خاصے خوشنما ہین - بعض ستونون اور نیم ستونون کی کرسیون مین (غالباً زلزلون کے باعث) قدیم زمانے ہی مین درزین پڑگئی تھین جن کی مرمت بعد مین اس طرح کی گئی کہ درزون کے قریب پتھرون کے

خستہ پہلوون کو کاٹ کر مسطح اور سیدھا بنالیا اور حسب ضرورت نئے ٹکڑے لگاکر سب کو آھنی میخون کے ذریعے جوڑ دیا -

عبادت گاہ کی دیوارون کی اندرونی جانب سطح فرش کے قریب دیوارون کے نچلے حصے پر "گولے اور غلطے" کی آرایش ھی - اور شمالی دیوار پر اس آرایش کی موجودگی سے ظاھر ھوتا ھی کہ اس دیوار کے ساتھہ جو ۳½ فٹ اونچا چبوترہ بنا ھی وہ بعد مین ایزاد کیا گیا تھا - وہ دروازہ جس کے ذریعے پیش ڈیوڑھی سے عبادت گاہ مین داخل ھوتے ھین اوسمین غالباً لکڑی کے کواڑ لگے تھے جن کو لوھے کی پتیون کے ذریعے مستحکم کیا گیا تھا - چنانچہ ان پتیون کے بہت سے ٹکڑے اوس سوختہ ملبے کے اندر سے برآمد ھوئے ھین جو فرش پر بکھرا پڑا تھا -

اب رھی اس مندر کی بالائی عمارت ' سو اوسکے افریز اور کارنس وغیرہ سب لکڑی کے اور بلا شبہ اھل یونان کی آیونی طرز پر بنائے گئے تھے تاکہ آیونی نمونے کے کھمبون ' نیم ستونون اور دیوارون کی آرایش سے مطابقت کھاسکین - چھت بھی لکڑی ھی کی تھی لیکن یونانی مندرون کی چھتون کی طرح ڈھلوان نہ تھی - اسلئے کہ اگر ڈھلوان ھوتی تو غالباً

اوسکے اوپر کھپریل ڈالی جاتی (۱) اور اوس صورت میں دو چار کھپرے تو ضرور ہی افتادہ ملبے میں سے دستیاب ہوتے - حالانکہ فرش مندر پر اسی قسم کی چیزوں کا نشان تک نہیں پایا گیا - بخلاف اس کے بہت سی لمبی لمبی آہنی میخیں اور دروازوں کے قبضے اور لکڑی کے جلے ہوئے شہتیر ملبہ میں سے برآمد ہوئے ہیں اور فرش پر ملبے کی مٹی کی ایک موٹی تہ بھی ملی ہی - جس میں دیواروں کے پلستر کے بڑے بڑے ٹکڑے اور کوئلے ملے ہوئے ہیں - ان امور کی بنا پر ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اوس مینار کو چھوڑ کر جو عمارت کے وسط میں بنا تھا مندر کی باقی چھت اکثر ایشیائی عمارات کی طرح مسطح اور ہموار تھی - جس کی کڑیوں کے اوپر (تختے اور اون کے اوپر) مٹی کی صرف پانچ چھہ انچ موٹی تہ جمادی گئی تھی -

وثوق کے ساتھہ یہ کہنا بہت مشکل ہی کہ یہ بے نظیر مندر کس مذہب کی عبادت کے لئے وقف تھا - اہل بودھہ سے تو کم از کم اس کا کوئی واسطہ نہ تھا اس لئے کہ نہ تو اس کے

(۱) یہ بھی ممکن ہی - کہ چھت پر تانبے یا پیتل کی چادروں کے ٹکڑے استعمال کئے گئے ہوں لیکن ادھہ جلی مٹی کی موٹی تہ جو فرش پر ملی ہی اس خیال کی تردید کرتی ہی -

اندر بدھہ مذہب کی کوئی مورتی ملی اور نہ اس کے ملبے میں سے کسی قسم کے " آثار" ہی برآمد ہوئے - علاوہ ازیں اس کی غیر معمولی ساخت بھی اہل بودھہ کے تمام معلومہ مندر کے نقشوں سے بالکل مختلف ہی - اور انھی وجوہ کی بنا پر ھمیں اس مندر کے برھمنی یا جینی مذہب سے تعلق رکھنے کا خیال بھی رد کرنا پڑیگا - برخلاف اس کے ' عمارت کے وسط میں اور عبادت گاہ کے عین پس پشت ' ایک عالیشان مینار کی موجودگی بہت معنی خیز ہی - اور میرا ذاتی خیال یہ ہی کہ یہ مینارہ اصل میں " زگرت " تھا جو اہرام کی طرح مخروطی شکل کا اور عراق کے زگرتوں کی طرح بلند تھا - پس اس مینار کی موجودگی ' ور تصویروں کی قطعی عدم موجودگی ' کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ مندر آتش پرستوں کے مذہب سے تعلق رکھتا تھا - اس مینار کی چوٹی پر بیٹھہ کر وہ لوگ چاند ' سورج اور ان تمام اشیا کی پرستش کیا کرتے جو اونکے خیالات کو آلین قدرت کی طرف متوجہ کرسکتی تھیں - اندرونی عبادتگاہ میں آگ کی متبرک قربانگاہ تھی اور اوسکے پہلو میں ایک چبوترہ تھا جہاں

کہڑے ہوکر پجاري اوس میں ایندھن ڈالا کرتے (۱) - همین معلوم هی که شامي زکرت کے نقشے سے اهل فارس بخوبي آشنا تھے - پس اس سے زیادہ قرین قیاس اور کیا بات هوسکتي هی که اونہوں نے اپنے آتشي منادر کے لئے اوس زکرت کا نقشہ اختیار کرلیا هو - فیروز آباد (واقعہ ایران) میں جو زکرتي مینار هی اوس کي نسبت بہت سے محققین کا خیال هی که وہ در حقیقت آتشین قربانگاہ تھي - مزید برآن میرے دعوے کي تائید میں یہ امر بھي فراموش نہ هونا چاهئے که یہ مندر تورانی پارتھیائی عہد میں

(۱) اس ضمن میں مشہور پارسي فاضل ڈاکٹر جے - جے - مودي کا وہ مضمون ملاحظہ هو - جو اخبار ٹائمز آف انڈیا مورخہ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۱۵ء میں نکلا تھا - اول اول میرا خیال تھا که آتشین قربانگاہ زکرت کي چوٹي پر واقع تھي اس لئے که اخمنئي زمانے میں اهل فارس کے آتشکدے اونچے مقامات پر بنائے جاتے تھے - لیکن ڈاکٹر مودي کو اس میں کلام هی که ٹیکسلہ میں ' جس کے مضافات میں مختلف مذاهب کے لوگ آباد تھے ' آتشین قربانگاہ ایسي بلند جگہہ بنائي گئي هو جہان سب کي نظر اس پر پڑ سکتي -

اوس وقت تعمیر هوا تها جبکه ٹیکسله (۱) مین زرتشتیون کو بڑا غلبه حاصل تها

بہت ممکن هی که عمارت زیر بحث وهي مندر هو جسکا ذکر فلوسٹریٹس نے اپني کتاب "لائف آف اپولونیس" مین کیا هی اور جہان وہ خود اور اوس کا هم سفر ڈیمس شہر مین داخل هونے کے لئے شاهي اجازت کے انتظار مین ٹھیرے تھے - فلوسٹریٹس کا بیان هی که "هم نے فصیل شہر کے بالمقابل سنگهاں کي طرح کے پتھر کا ایک وسیع مندر دیکھا جس کا طول سو ۱۰۰ فٹ کے قریب تها - اور اوس کے ارد گرد ستونون کے سلسلے اور اندر ایک استهان تها جو نسبتاً بہت چھوٹا مگر بحیثیت مجموعي قابل تعریف تها کیونکه اوسکي هر ایک دیوار کے ساتھه پیتل کي تختیان میخون کے ذریعے جڑي هوئي تهین جنپر پورس اور سکندر اعظم کے کارنامون کي تصویرین کنده تهین" مذکورہ بالا

(۱) جو زمانه اس مندر کي تعمیر کے لئے معین کیا گیا هی وہ اس کي طرز تعمیر سے ظاهر هوتا هی - علاوہ ازین اسکي تائید اهل بودهه کے مندر واقعه موهڑا مرادان سے بهي هوتي هی جہان سے جنرل کننگهم کو ایک عمارت کي بنیاد کے قریب عهد ایزز کے بارہ سکے ملے تهے -

بیان مین جو الفاظ " فصیل شہر کے بالمقابل "
واقع ہوئے ہین اون سے مندر جنڈیال کی جائے
وقوع بالکل واضح ہوجاتی ہی کیونکہ شمال کی طرف
سے ٹیکسلہ آنے والے مسافرون کو قدرتاً شہر کے شمالی
دروازے کے باہر انتظار کرنا پڑتا تھا - اندرونی
عبادت گاہ یعنی استہان کا غیر متناسب طریق پر
چھوٹا ہونا بہی معنی خیز ہی اس لئے کہ مندر
جنڈیال کی یہ ایک نرالی خصوصیت ہی - علاوہ
ازین اگرچہ مندر کا طول سو ۱۰۰ فٹ سے کہین زیادہ
ہی لیکن اگر ستونون کے سلسلے کو نکال دیا جائے
تو سو ۱۰۰ فٹ کے قریب ہی رہ جاتا ہی - کونی بیئر
(Conybeare) اور دیگر مولفین نے جن یونانی الفاظ
کا ترجمہ " سنگ سماق " کیا ہی میرے خیال
مین اون کا ترجمہ یون ہونا چاہئے " پتھر جو پر چونے
کا پلستر کیا ہوا ہی " - یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ
ہندوستان مین چونا بنانے کے لئے سیپ ' گھونگے وغیرہ کا
استعمال قدیم الایام سے ہوتا رہا ہی -

ٹیلہ (B) کا سٹوپہ اور خانقاہ

دوسرا ٹیلہ ' مندر جنڈیال والے ٹیلے سے ذرا مغرب کی
طرف واقع ہی - اس پر ایک موٹی موٹی دیوارون والی
اور بہت بڑی عمارت کے آثار موجود ہین جو قریب قریب

آتش پرستون کے مندر کي هم عصر تهي - ليکن اس عمارت کي بناء فوقاني بالکل ضائع هوچکي هی اور سوا ے چند پيچ در پيچ بنيادي ديوارون کے اور کچهه باقي نهين رها - اس ٹيلے سے ذرا اور شمال کو' اور مندر سے قريباً چار سو گز کے فاصلے پر' دو اور چهوٹے چهوٹے ٹيلے هين جو پليت ۳۰ پر اشکال الف و ب مين دکهائے گئي هين (Plate XXX, A-B) - (B) جو (A) کے مشرق مين هی اوس کے اندر سے ايک درمياني جسامت کے ستوپے کے کهنڈرات برآمد هوے هين جو ايک خانقاه کے مربع چوک مين بنا هوا اور دو مختلف زمانون سے تعلق رکهتا هی - اول اول يه ستوپه سيتهي پارتهيائي عهد مين تعمير هوا تها مگر اوس کے بعد غالباً تيسري صدي عيسوي مين' دوباره بنايا گيا - قديم ستوپه شکل مين مربع هی اور اوس کي موجوده ديوارين اس وقت پرانے فرش کے اوپر دو فٹ سے کچهه هي زياده بلند هين - اس کے جنوبي روکار پر آگے کو بڑها هوا زينه اور وسط مين ايک وسيع " حجره تبرکات " هی - کرسي پر معمولي طرز کا * ساز " اور " سار " کے اوپر چارون طرف چهه - چهه نيم ستون هين جن کے اوپر کسي زمانے مين دندانے دار کارنس بني هوي تهي - ستوپے کے مشرقي جانب بهي ايک

زینہ ہی جس کے قریب ہی ایک چھوٹی سی مربع کرسی ہی - یہ کرسی وضع قطع میں اون کرسیوں سے ملتی جلتی ہی جو سرکپ کے مندر واقع سلسلہ (G) کے زینے کے پہلوؤں پر بنی ہوئی ہیں -

جب یہ ستوپہ اور اسکے متعلقہ حجرے گر گرا گئے تو اون کے کھنڈرات پر ایک دوسرا ستوپہ اور حجروں کا ایک نیا سلسلہ تعمیر کیا گیا جن کا نقشہ بالکل مختلف تھا - اس دوسرے ستوپے کی کرسی گول اور نیم ایشلر طرز کے مطابق بنی ہوئی ہی - کچھہ عرصہ ہوا کننگہم صاحب نے اس ٹیلے کو کھدوایا تھا لیکن معلوم ہوتا ہی کہ وہ صرف بعد کے زمانے کی مدور عمارت تک ہی پہنچ سکے - اون کا بیان ہی کہ یہ عمارت قطر میں چالیس فٹ ہی لیکن وہ غلطی سے اس عمارت کو وہ ستوپہ سمجھے جو راجہ آشوک نے اوس مقام پر تعمیر کرایا تھا جہاں کسی گذشتہ جنم میں مہاتما بدھہ نے اپنا سر نذر کردیا تھا (دیکھو صفحہ ۲۲۴) - کننگہم صاحب کی کھدائی سے قبل " حجرۂ تبرکات " کو نور سقے نے کھول لیا تھا لیکن لا علمی میں اون تبرکات کو جو اس کمرے میں پوشیدہ تھے باہر پھینک دیا تھا - چنانچہ

اوس مٹي اور ملبے میں سے جو اوس نے ستوپے کے قریب چھوڑا ' مجھے ایک محدب شکل کي چھوٹي سي نقرئي ڈبیا ملي جس کے اندر اوسی شکل کي مگر اوس سے چھوٹي ایک اور طلائي ڈبیا تھي اور طلائي ڈبیا میں ھڈي کا ایک ذرہ سا ٹکڑا رکھا ھوا تھا وہ بڑا برتن جس کے اندر یقیناً یہ ڈبیاں رکھي ھوئي تھیں غائب ھوچکا تھا -

ستوپہ (A)

دوسرا ٹیلہ جو نسبتاً چھوٹا ھی ستوپہ (B) سے کوئي سو فٹ کے فاصلے پر جانب غرب واقع ھی - جنرل کننگھم کا بیان ھی کہ اس کو دیہاتیوں نے اون سے پہلے ھي کھول لیا تھا - کننگھم صاحب لکھتے ھیں کہ اس ٹیلے میں بھي ایک ٹوٹا پھوٹا " مندر " مدفون تھا - لیکن درحقیقت اس میں سے ایک ستوپے کے آثار برآمد ھوے ھیں جو وضع قطع میں بالکل ویسا ھي ھی جیسا کہ مذکورہ بالا ستوپوں میں سے قدیم ستوپہ اگرچہ اس کي چنائي اور آرائشي جزئیات اوس قدیم ستوپے کي نسبت کسي قدر بھدي ھیں - اس ستوپے کے اندر سے نہ تو تبرکات ملے اور نہ اس کے ملبے میں سے دلچسپي کي کوي اور چیز دستیاب ھوئي -

باب ۸

سرسکھہ - لال چک - بادل پور

سرسکھہ کا محل وقوع

شہر سرسکھہ میں پہنچنے کے لئے ہمیں آتش پرستوں کے مندر کی طرف لوٹنا اور وہاں سے پختہ سڑک پر ۱½ میل کے قریب خانپور کی طرف جانا پڑیگا - ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ ٹیکسلہ کے تینوں شہروں میں سرسکھہ (۱) سب سے آخری اور جدید شہر ہی اس لئے کہ اسکو راجگان کشان اور انہیں سے غالباً راجہ کنشک نے آباد کیا تھا - وہ ٹیلے جن کے نیچے اس شہر کی جنوبی اور مشرقی فصیل دبی ہوئی ہی لنڈی نالے کے پار اس وقت بھی سڑک سے بخوبی نظر آتے ہیں لیکن شمالی اور مغربی دیواریں یا تو کھیتوں کی موجودہ سطح کے نیچے پوشیدہ ہیں یا توڑ پھوڑ کر برباد کردی گئی ہیں جس کا نتیجہ

---

(۱) جنرل کننگہم کا خیال ہی کہ چونکہ چھترپ کا لفظ بدل کر سترپ (Satrap.) ہوگیا ہی (اور چھہ اکثر س سے بدل جاتی ہی) اسلئے سرسکھہ کا موجودہ نام غالباً قدیم چھہر چھکسہ سے بگاڑا ہوا ہی - جس کا ذکر لیاکاکشراکا (صوبہدار متھرا) کے کتبے میں آیا ہی -

یہ ہے کہ ان دو ضلعوں کی حدود کی تعیین میں بڑی دقت پیش آتی ہے - مشرقی استحکامات کا تھوڑا سا حصہ شہر کے جنوب مشرقی گوشے کے قریب کھود کر ظاہر کیا گیا ہے اور پہلے ہم اسی کھدائی کا ذکر کرینگے - شہر کی فصیل ۱۸ فٹ ۲ انچ موٹی اور انگھڑ پتھروں کی بنی ہوئی ہے لیکن اوس کے چہرے پر بڑے ڈائیپر نمونے کی صاف چنائی ہے سطح فرش کے قریب اس دیوار کی ساتھہ ساتھہ اندرونی اور بیرونی جانب ایک گول پشتہ بنا ہوا ہے جو فصیل کی تکمیل کے بعد بظاہر اوس کی بنیادوں کو مضبوط کرنیکے لئے ایزاد کیا گیا تھا - فصیل کی بیرونی جانب ۹۰ - ۹۰ فٹ کے فاصلے پر برج ہیں جن کا سطحی نقشہ نصف دائرہ کی شکل کا ہے اور جن میں داخل ہونے کے لئے دیواروں کی موٹائی میں تنگ رستے بنائے گئے ہیں - برجوں اور دیواروں میں روزن بھی رکھے گئے ہیں جو قدیم فرش کی سطح سے کچھہ کم پانچ فٹ کی بلندی پر گول پشتے کے عین اوپر واقع ہیں - برجوں کے روزن باہر کی طرف کو زیادہ فراخ ہیں اور دیوار کے بیرونی پدش پر اون کو مثلثی محرابوں کے ذریعے اسطرح بند کیا ہے کہ وہ بالکل مغربی نمونے کے معلوم ہوتے ہیں - روزنوں کے نیچے ، برجوں کے اندر کی طرف ، دیوار میں ایک لمبا افقی شگاف ہے جو اب مٹی سے

سرسکھہ کے استحکامات

اٹ گیا ھی اور اوس مقام کو ظاھر کرتا ھی جہان فصیل کي تعمیر کے وقت چنائی کے اندر لکڑي کے شہتیر دئے گئے تہے - اس سے اور نیچے ' یعنی قدیم فرش کی سطح پر ' اور برجون کے دروازون کے بالمقابل ' بعض برجون مین ایک اور سوراخ بھي ملا ھی جو بلا شبہ بدر رو کا کام دیتا تہا - برجون کا فرش پختہ یعنی چونے کا تہا جس مین بالو ریت کي بڑي مقدار ملي ھوي تھي -

ان استحکامات کا مقابلہ سرکپ کے استحکامات سے کیا جاے تو معلوم ھوگا کہ چند اھم خصوصیات مین وہ ایک دوسرے سے بہت مختلف ھین اول تو یہ کہ سرسکھ کي دیوارون کے چہرے پر ربل چنائي کی بجائے ' جو یونانی اور تورانی عہد مین رائج تھی ' ڈائپر کلان کے نمونے کا کام ھی جو ابتداے عہد کشان سے تعلق رکھتا ھی - دوم - سطح فرش پر کھڑے ھوکر لڑنے والے محافظین کے لئے سرسکھ کے استحکامات مین روزن رکہے گئے ھین - سوم - بیرونی برج بجائے مستطیل اور ٹھوس ھونے کے گول ھین اور ان مین خلا ھی

بعد کے زمانے کے ھندي قلعون کے برجون کی مانند غالباً سرکپ اور سرسکھ کے برج بھي دو یا دو

سے زیادہ منزلوں میں اوٹھائے گئے تھے اور اونکی بالائی منزل سرسکھ کے برجوں کی نیچے والی منزل کی طرح پولی تھی - علاوہ ازین یہ امر بھی قرین قیاس ہی کہ دونوں شہروں کی فصیل کے ساتھہ ایک بلند چبوترہ بھی تھا جس کے ساتھہ ساتھہ روزنوں کی قطارین بنی ہوئی تھیں تاکہ اوس چبوترے پر بیٹھہ کر مدافعین حملہ آور افواج پر تیر باری کرسکیں -

شہر سرسکھ دو اور امور میں بھی سرکپ سے مختلف ہی - یعنی اول تو سرسکھ کا عام نقشہ قریب مستطیل شکل کا ہی - اور دوسرے وہ ایک کھلی وادی میں واقع ہی - معلوم ہوتا ہی کہ سرسکھ کے بانیوں کو اون قدرتی فوائد کی نسبت جو پہاڑوں سے اونھیں حاصل ہوسکتے تھے بظاہر اپنے مصنوعی ذرائع حفاظت پر زیادہ اعتماد تھا - ہماری موجودہ علمی اور عمارتی تحقیقات اس قدر وسیع نہیں کہ اون کی امداد سے اس امر کا قطعی فیصلہ ہوسکے کہ آیا یہ نئی خصوصیات خود ہندوستان کے فوجی علم التعمیر کی ترقی کا نتیجہ تھیں یا ان کو بیرونی حملہ آور یعنی اہل کشان وسط ایشیا یا دوسرے ممالک سے اپنے ساتھہ لائے تھے -

چھوٹی چھوٹي قدیم اشیاء میں جو سرسکھہ کے برجون مین دستیاب ہوئین ہرمالیس اور کیڈ فالیسیز اول کے عہد حکومت کے تانبے کے سکے جو سطح فرش پر ملے ' اور ہاتھي دانت کا بنا ہوا ایک آئینے کا دستہ ' اور اکبر اعظم کے عہد کے ٥٩ پیسے جو سطح زمین کے قریب ہي برآمد ہوئے تھے ' قابل ذکر ہین -

موضع تونکیان

سرسکھہ کي اندروني حالت ' سرکپ کي نسبت ' کھدائی کے لئے کم موزون واقع ہوئي ہی - کیونکہ اول تو وہ تمام رقبہ جو چاردیواري کے اندر محدود ہی نشیب مین واقع ہی اور اوس پر کثرت سے آبپاشي ہوتي رہي ہی جس کا لا بدی نتیجہ یہ ہوا کہ قدیم کھنڈرات سطح زمین کے بہت نیچے دب گئے ہین - دوم وہ چند ٹیلے جو مزروعہ کھیتون مین ادھر اودھر نظر آتے ہین اور بلا شبہہ نسبتاً زیادہ اہم عمارات کي جائے وقوع کا پتہ دیتے ہین اونپر اب یا تو قبرستان اور زیارات واقع ہین یا موجودہ زمانے کے دیہات (مثلاً پنڈکا ہترا اور پنڈورہ وغیرہ) آباد ہوگئے ہین - قبرستانون اور زیارتون مین تو کسي قسم کي دست اندازي کرني ہي غیر ممکن ہی اور موجودہ دیہات کو غیر آباد کرنے کے لئے بے اندازہ

مصارف کي ضرورت - الغرض شہر سرسکھہ میں جس مقام پرکھدائي کا کام شروع کیا گیا ہے وہ موضع توفکیان¹ اور پنڈورا کی ٹیلوں کے مابین واقع ہے - اس جگہ کسانوں کو اثنائے قلبہ رانی میں اکثر ٹوٹے ہوئے پتھر اور مٹي کے برتن ملا کرتے اور خیال تھا کہ کچھہ قدیم عمارات سطح زمین کے قریب ہی برآمد ہوجائینگی - چنانچہ گزشتہ کھدائی کے اثنا میں اسجگہ ایک پیچ در پیچ سلسلۂ مکانات آشکار ہونا

(۱) دیکھو "کننگھم سروے رپورٹ" جلد ۲ - صفحہ ۱۳۳ اور جلد ۵ - صفحہ ۹۷ - اس موضع کے قریب ایک ٹیلے میں سے کننگھم کو تانبے کا وہ مشہور لکھا ہوا پترا دستیاب ہوا تھا جس پر سنہ ۷۸ کي تاریخ دي ہوئي ہے - لیکن کننگھم کو بھي پورا یقین نہ تھا کہ یہ کتبہ ٹھیک کس مقام سے ہاتھ لگا - ایک جگہ تو وہ کہتا ہے کہ "جس مقام سے یہ کتبہ ملا وہ سرسکھہ سے جنوب مغرب کي طرف قریباً ایک ہزار گز کے فاصلے پر واقع ہے" - اور دوسري جگہ لکھتا ہے کہ "کتبۂ مذکور موضع توفکیان سے ملا تھا" جو شہر سرسکھہ کے اندر واقع ہے - ان متضاد بیانات کي اصل وجہ یہ ہے کہ یہ کتبہ کننگھم کو نہیں بلکہ نور بہشتي کو ملا تھا جس نے مختلف اوقات میں اس کے متعلق مختلف بیانات دئے جو سب کے سب نا قابل اعتبار ہیں - موضع توفکیان کے قریب جو کھنڈرات اس وقت تک برآمد ہوئے ہیں وہ اس کتبے سے بہت بعد کے زمانے کے ہیں - اور یہ امر زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ کتبہ مذکور اندرون سرسکھہ سے نہیں بلکہ موضع کانگو کے کسي ستوپے سے ملا ہوگا -

شروع هوا هی جو ممکن هی که آینده بے حد دل چسپ ثابت هو - سردست صرف دو صحنون کے حصے برآمد هوئے هین - بڑا صحن مغرب مین اور چهوٹا مشرق کي طرف واقع هی - ان کے ارد گرد کمرون کے سلسلے هین اور دونون صحن ایک رستے کے ذریعے ملے هوئے هین - اس عمارت کے نقشے اور اس کي وسعت کي بابت سردست صرف اتنا کہا جاسکتا هی که یه عمارت بهي اونهي اصولون پر تعمیر کي گئي تهي جن کے مطابق سرکپ کي قدیم عمارات بني هین - یعني اس مین بهي ایک کهلا صحن اور اس کے چارون طرف کمرون کي قطارین هین - عمارت کا جو حصه اس وقت تک برآمد هوچکا هی اوسکي جسامت اور عمارتي خط و خال سے اندازه لگایا جائے تو یه قیاس قرین عقل معلوم هوتا هی که یه عمارت بهي بالاخر ایک شاندار اور وسیع تعمیر ثابت هوگي اور بہت ممکن هی که اوس قدیم عمارت سے مشابه هو جس کو شهر سرکپ مین محل کے نام سے موسوم کیا گیا هی - لیکن ایک حیثیت سے ان دونون مین قابل لحاظ فرق پایا جاتا هی - اگر سرکپ کے محل کا اوسي شهر کے دوسرے مکانات سے مقابله کیا جائے تو معلوم هوگا که بخلاف ان مکانات کے ' محل مذکور مین ایسے دروازے بنائے گئے هین

جن کے ذریعے صحن سے سطح زمین کے کمروں میں آمد و رفت ہوسکتی تھی اور ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بھی آجا سکتے تھے - برخلاف اس کے سرسکھ کی اس شاندار عمارت کی دیواروں میں اس قسم کے دروازوں کا کوئی نشان نہیں پایا جاتا - اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ سرکپ کے معمولی مکانات کی طرح ' اس عمارت میں بھی بالائی منزل سے نچلی منزل کے کمروں میں آمد و رفت زینوں یا سیڑھیوں کے ذریعے ہوتی تھی -

اب صرف چند باتیں بیان کرنی باقی رہ گئی ہیں :— اول وہ دیوار جو صحن کے شمالی حصے میں ہی کسی کرسی دار چبوترے کی بنیاد معلوم ہوتی ہی جسپر غالباً ایک ستون‌دار برآمدہ قائم تھا - دوم - سطح فرش سے اوپر تو دیواروں کی چنائی نیم‌ایشلر طرز کی ہی لیکن نیچے قریب قریب ربل نمونے کی ہی - سوم - بعض کمروں کے اندر سے مٹی کے بڑے بڑے مٹکے ' کیڈ فائیسیز ثانی ' کنشک اور واسودیو کے عہد کے سکے ' اور مختلف قسم کی چھوٹی چھوٹی اشیا دستیاب ہوئی ہیں - یہ مٹکے بالکل اون مٹکوں سے مشابہ ہیں جو عام طور پر غلہ ' تیل اور پانی وغیرہ رکھنے کے کام آتے تھے -

PLATE XX.

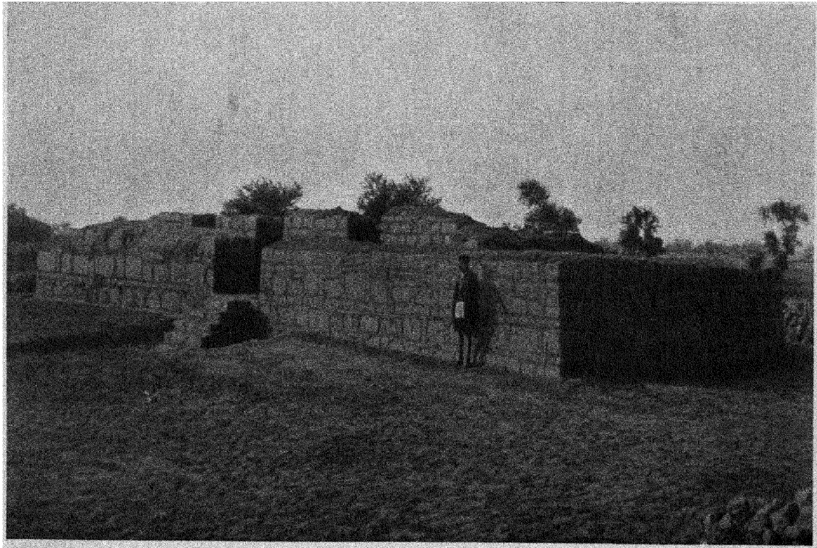

VIEW OF LALCHAK MONASTERY.

لال چک

سرسکھ کے شمال مشرقي گوشے سے قریباً ڈیڑھ سو گز' اور اوس پگڈنڈي پر جو موضع گڑھی سیدان کو جاتي هی' چار چھوٹے ٹیلون کا ایک مجموعہ تھا جو في زمانذا لال چک کے نام سے مشہور تھا - ان ٹیلون کے نیچے اهل بودھہ کي ایک بستي کے آثار دستیاب ہوئے هین جن مین ستوپے' مندر اور خانقاهین شامل هین - یہ عمارات غالباً چوتھي صدي عیسوي مین تعمیر هوئي تھین اور ان مین سب سے اهم اور نمایان عمارت وہ چھوٹي سي خانقاہ هی جو لال چک کے شمالي حصے مین واقع هی (دیکھو Plate XX) - یہ خانقاہ سطح زمین سے سات آٹھہ فٹ کے قریب بلند هی - اسمین سامنے ایک ڈیوڑھي اور چار رهائشي کمرے هین جنمین داخل هونے کے لئے ڈیوڑھي مین سے رستے جاتے هین - جنوبي پہلو پر ایک اور چھوٹا سا کمرہ هی - جو غالباً گودام کا کام دیتا تھا - جنوبي ضلع کے وسط مین خانقاہ کا دروازہ هی جس کے سامنے پتھر کے چار قدمچون کا زینہ هی - ڈیوڑھي کے مغرب مین پتھر کا ایک اور زینہ هی جس کے ذریعے بالائي منزل پر' جو ضائع

ستوپہ اور خانقاہ

هوچکي هی ' آمد و رفت هوسکتي تهي - اسمین شك نهین که بالائي منزل کي دیوارین بهي پتهر هي کي بني هوئي تهین - لیکن راکهه ' جلي هوئي مٹي ' آهني میخون ' قبضون اور اسي قسم کي دوسري چیزون سے جن کي ایك بڑي تعداد ملبے مین سے دستیاب هوئي هی ' ثابت هوتا هی که چهت کهڑکیان اور کواڑ وغیرہ لکڑي کے تهے اور بالائي منزل کي چهت پر جو لکڑي هي کي تهي ' حسب معمول مٹي بچهي هوئي تهي -

جو زمانه مین نے اس خانقاہ کي تعمیر کے لئے معین کیا هی - وہ اس کي طرز تعمیر کی بنا پر کیا هی کیونکه اس کي بنیادون یا دیوارون کے قریب اس قسم کی کوئي قدیم چیز دستیاب نهین هوئي جس کي مدد سے کسي خاص زمانے کی تعیین هوسکتي - برخلاف اس کے ٹیلے کي سطح سے چند هي فٹ نیچے ' ملبے کے اندر ' سفید هنون کے عهد حکومت کے چار نقرئي سکے برآمد هوئے جن سے اگرچه پوري طرح تو ثابت نهین هوتا مگر یه خیال ضرور پیدا هوتا هی که یه عمارت چهٹي یا ساتوین صدي عیسوي سے قبل هي جلاکر پیوند زمین کردي گئي تهي - حقیقت مین تو یه بهت

ممکن ہی کہ یہ خانقاہ صدي کے چند عشرات سے زیادہ استعمال مین نہ رهي هو - کیونکہ گو زینہ بہت سے قدمون کي آمد و رفت سے گھس گھساکر صاف اور چکنا ہوگیا ھی تاهم اس کو اس حالت تک پہنچانے کے لئے نصف صدي کا عرصہ بہت کافي هوسکتا ھی -

ان چھوٹی چھوٹي قدیم چیزون مین جو یہان سے برآمد هوئین ایک خوبصورت ترشول ' تانبے کا پھول ' کانسی کي انگوٹھي ' اور لوھے کي کدال اور پیکان هین - علاوہ ازین عقیق ' یاقوت ' یشب بلور ' سبزہ ' لاجورد ' سونے ' موتي ' اور سیپ کے دانون کا ایک ھار بھي دستیاب هوا ھی -

ستوپہ نمبر ۱ خانقاہ مذکور کے جنوب مشرق مین ' قریباً چالیس گز کے فاصلے پر ایک مستطیل صحن (۱) کے وسط مین ایک مربع ستوپہ واقع ھی جس کے شمالي پہلو پر ایک فراخ زینہ اور کرسي پر بھدے کارنتھي نمونے کے چھوٹے چھوٹے ستون بنے هوئے هین جو اب شکستہ حالت مین هین - ستونون کے اوپر هندي طرز کے بریکٹ هین جو بعد کے زمانے کي عمارات مین عام طور پر پائے جاتے هین -

---

(۱) یہ صحن ' نیز دو چھوٹے چھوٹے مندر جنکا ذکر ابھي آئیگا ' اور ستوپہ نمبر ۲ سب دوبارہ مٹي مین دبا دئے گئے هین -

اس ستوپے کے چوک میں، دروازے کی دائیں اور بائیں جانب دو چھوٹے چھوٹے مندروں کے آثار تھے۔ مشرقی مندر میں بدھ کا مجسمہ رکھنے کے لئے ایک مربع عبادت گاہ اور اس کے سامنے ایک ڈیوڑھی تھی جس میں پتھر کی سلوں کا فرش لگا تھا۔ دوسرے مندر کا جو حصہ باقی ہے وہ اس قدر تھوڑا ہے کہ اس سے کوئی مفید مطلب بات نہیں نکل سکتی۔ اس مندر کے نقشے سے، اور جس عمارت کا ابھی ذکر آئیگا، ان دونوں کے نقشے اور طرز ساخت سے پایا جاتا ہے کہ دونوں عمارتیں اس خانقاہ کی ہم عصر تھیں جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اس ضمن میں یہ بیان کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اس ستوپے کی اندرونی بھرتی میں سے مختلف نمونوں کے ایکسو چالیس سکے دستیاب ہوئے جن میں سے کچھ تو شہر ٹیکسلا کے مقامی سکے ہیں اور باقی اینٹی آلسیڈس، کیڈ فائیسز ثانی، ہندی ساسانی بادشاہوں اور سامنتا دیو کے عہد حکومت کی یادگار ہیں۔ جس بے ترتیبی سے یہ سکے مٹی میں جا بجا پڑے ہوئے ملے ہیں اس سے یہ امر بہت غیر اغلب معلوم ہوتا ہے کہ ستوپے کی تعمیر کے وقت ارادتاً اس میں رکھے گئے ہوں بلکہ اس جگہ ان

کي موجودگي کي يه وجه هو سکتي هی که ستوپے کي اندروني بهرتي کے لئے جو ملبه استعمال کیا گیا وه ٹیکسلہ کے کسي قدیم شہر کے کهنڈرات سے لیا گیا هوگا جہان اس قسم کے سکے به افراط ملتے هیں -

ستوپه نمبر ۱ ستوپه نمبر ۱ اور خانقاه کے درمیان ایک اور ستوپے کے آثار ملتے هیں جس کي صرف بنیادین هی باقي ره گئي هیں - ان بنیادون کي چنائي نیم‌ایشلر طرز کي هی اور انکے عین وسط میں " آثار" رکهے هوئے تهے جن کو حسن اتفاق سے اب تک کسي نے نہیں چهیڑا تها - مٹي کا وه برتن جس میں یه " آثار" محفوظ تهے بالائي ملبے کے بوجهه سے ٹوٹ گیا تها لیکن " آثار" جون کے تون موجود تهے - انهیں سونے ، یاقوت ، لعل ، یشب اور سیپ کے تیس منکے دستیاب هوئے لیکن یادگاري هڈي جوضرور ان کے ساتهه رکهي گئي هوگي گل سڑ کر خاک هو چکي تهي -

بادل پور

بادل پور کا بڑا ستوپه موضع بهیڑه کے قریب واقع هی اور اسکے متعلق کچهه زیاده لکهنے کي ضرورت نہیں - طرز تعمیر اور وضع قطع میں یه ستوپه بهاڑ اور کنال ستوپون سے بہت ملتا جلتا هی اور اس میں

کلام نہین کہ کسی وقت ٹیکسلہ کي شاندار عمارات مین شمار ہوتا ہوگا - لیکن متلاشیان خزانہ کي دستبرد سے اس ستوپے کو بہت نقصان پہنچا ہی اور ایک بھاري کرسي کے سوائے ' جو اسی ۸۰ فٹ طویل اور اس وقت صرف بیس انچ بلند ہی ' اس شاندار عمارت کا بہت ہي کم حصہ باقي رہ گیا ہی - اس کے شمالي اور جنوبی اطراف مین کمرون کي دو قطارین ہین جن کے سامنے تنگ برآمدے ہین - یہ کمرے مندرون کا کام دیتے تھے اور ان مین بت رکھے جایا کرتے - ستوپے سے قریباً ستر گز جانب مشرق ایک وسیع خانقاہ کے کھنڈرات مدفون ہین -

اس عمارت کي کھدائي کے اثناء مین جو سکے دستیاب ہوئے وہ سب کے سب شاہان کشان یعني کنشک ' ہوشک اور واسودیو کے عہد حکومت کے ہین - ان سکون سے اور نیز ستوپے ' خانقاہ اور کمرون کي طرز تعمیر سے ظاہر ہوتا ہی کہ ان کي تعمیر اغلباً تیسري صدي عیسوي کے آخري نصف حصے مین عمل مین آئي ہوگي -

باب ۹

موهڑہ مرادو - جولیان - وغیرہ

موهڑا مرادو کا محل وقوع

ان اشخاص کے لئے جو ٹیکسلہ کی سیر کو آتے هین مگر تمام نواح مین پهرنا پسند نہین کرتے بہتر هوگا کہ توفکیان ' لال چک ' اور بادلپور کے کہنڈرات کو جو دلچسپی کے لحاظ سے دوسرے درجے پر هین چهوڑ دین - اور سرسکهہ کے استحکامات سے براہ راست بودهہ عمارات کے ان دو سلسلون کی طرف روانہ هون جو مواضع موهڑہ مرادو و جولیان کے قریب واقع هین یہ عمارات نہایت محفوظ حالت مین برآمد هوئی هین اور بعض امور کے لحاظ سے شمال مغربی هندوستان مین اپنی قسم کی عمارتون مین سب سے زیادہ دلچسپ یادگارین هین - موهڑہ مرادو کی عمارات شہر سرسکهہ سے قریباً ایک میل جنوب مشرق کو موضع موهڑہ مرادو کے پیچهے ایک چهوٹے سے درے مین واقع هین - اس درے مین (اگر هم مشرق کی طرف چلین تو) پہاڑی کے پہلوؤن پر سبزہ زار کی ایسی افراط نظر آئیگی کہ توجہ بے اختیار اوس طرف کهنچیگی - چارون طرف جنگلی

زیتون اور سنتھا بکثرت اگے ہوئے ہین اور میتری کی تنگ اور ناہموار گھاتی ' جس مین سے آثار کی طرف جانے والی پگڈنڈی گذرتی ہی ' خاص طور پر دلکش اور دلفریب واقع ہوئی ہی - اس درے مین ' جس کو پہاڑون کے مابین ایک پیالے سے تشبیہ دینی زیادہ موزون ہی ' بدھ مذہب کے معمارون نے ایک وسیع مستطیل چبوترہ بنا کر اوس کے مغربی سرے پر ایک ستوپہ اور مشرقی جانب خانقاہ تعمیر کی تھی - جب اول اول یہ عمارتین دریافت ہوئین تو فرسودہ پتھرون وغیرہ کے بہت بڑے انبار کے نیچے دبی ہوئی تھین جو آس پاس کی پہاڑیون سے بتدریج گر گر کر جمع ہوتا رہا تھا اور صرف بڑے ستوپے کے توتے ہوئے گنبد کا ۵ فٹ کا ٹکڑا ملبے کے باہر نظر آتا تھا - اس ستوپے کو بھی دولت کے متلاشیون نے نادر اشیاء کی تلاش کی غرض سے اسکے وسط مین کھدائی کرکے دو حصون مین کاٹ ڈالا تھا اور اس کھدائی سے دھرماراجیکا ستوپے کی مانند اس ستوپے کو بھی سخت نقصان پہنچا تھا - لیکن جب اس انبار کے نیچے سے عمارتین برآمد ہوئین تو معلوم ہوا کہ وہ نہایت محفوظ حالت مین ہین اور اونکی دیوارون پر ' جو ۱۵ سے ۲۰ فٹ تک بلند ہین ' چونے کی

PLATE XXI.

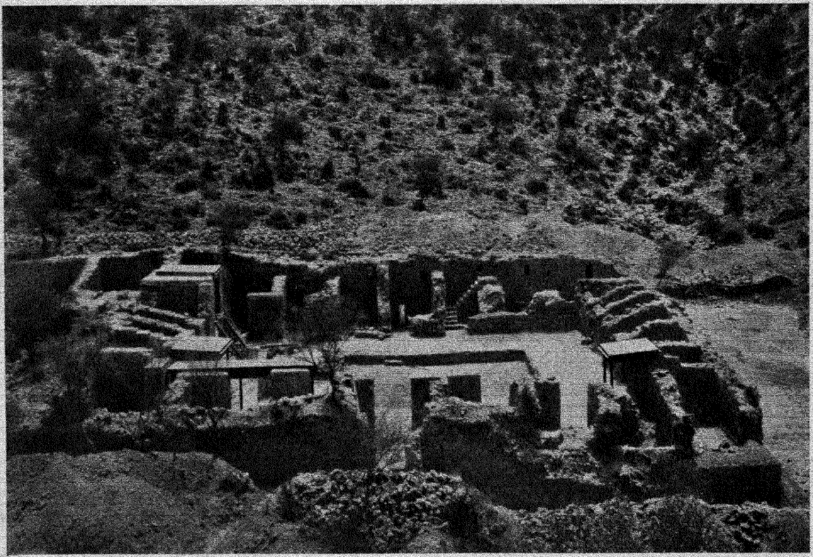

GENERAL VIEW OF MOHRA MORADU MONASTERY.

بہت سی خوبصورت مورتین ابھی تک موجود ھین - (دیکھو Plate XXI) -

ستوپہ نمبر ۱ طرز تعمیر کے لحاظ سے اس ستوپے مین کوئی ایسی بات نہین پائی جاتی جو خاص طور پر قابل ذکر ھو یا اسی طرز کی دوسری عمارات کے مقابلے مین ' جو تیسری چوتھی صدی عیسوی مین تعمیر ھوئین ' اس کو امتیاز بخشے - لیکن شکر کا مقام ھی کہ پہاڑون کے اندر اس کی محفوظ جائے وقوع اور دیگر موافق حالات کے باعث بہت سی چونے کی مورتین ' جن سے اس کی دیوارین آراستہ تھین خاصی محفوظ حالت مین ھین - حالانکہ دوسری ھم عصر عمارات مین قریب قریب سب کی سب مورتین ضائع ھو چکی ھین - اور اگرچہ انمین سے اکثر کے رنگ و روغن اڑ چکے ھین تاھم ان سے ھم کچھہ نہ کچھہ اندازہ اس امر کا کرسکتے ھین کہ جس وقت صناع ان تصاویر کو پایہ تکمیل کو پہنچا چکے ھونگے اوس وقت ان کی کیا شان ھوگی - بظاھر ایسا معلوم ھوتا ھی کہ کرسی سے لیکر ڈھولنے کی چوٹی تک ستوپے کی تمام سطح پر تصویرین ھی تصویرین بنی ھوئی تھین - کرسی پر جو آرائشی ستون بنے ھین اون کے درمیانی فاصلون مین مہاتما بدھہ اور بودھی ستوا کی تصویرین ھین جن مین سے بعض کھڑے اور

بعض بیٹھے هین (Plate XXII) ، ستونون پر بهی
نیچے سے اوپر تک بدهه کي کئي کئي مورتین
بني هوئي هین میدهي یا چبوترے سے کسی قدر
اوپر ڈهولنے پر یهي تصویرین پهر دهرائي گئي هین
اگر چه یهان اون کو ذرا چهوٹے پیمانے پر بنایا هی اور
زینے کے دونون جانب بهی ڈهلوان کارنس کے نیچے
تصویرون کي مسلسل قطارین تهین جو یونانی منادر
کي مثلثي محرابون کي تصاویر کی طرح بتدریج چهوٹي
هوتي جاتي تهین - بلا شبه جن صناعون نے یه تصویرین
بنائي هین اونهون نے ، کیا بلحاظ طرز ساخت اور
کیا بلحاظ اصطلاحي خصوصیات کے ، اپنے کام کا
نهایت هی اعلی نمونه پیش کیا هی - ان
سب تصاویر کي نسبت عموماً ، اور اون تصویرون کي
نسبت خصوصاً ، جو کرسي کے جنوبي پهلو پر آرائشي
ستونون کے درمیاني فاصلون مین واقع هین ، جو
بات نهایت عجیب اور دلچسپ معلوم هوتي هی وه اون
کي حرکت ، اونکے خط و خال مین زندگي کي سي
جهلک اور انکے انداز نشست وغیره مین متانت و وقار کی
موجودگي هی - یه صفات اون خدام بودهی ستوارون
کي تصاویر مین خاص طور پر نمایاں هین جن کے کپڑون
کے شکن ، اور کپڑون کے اندر سے نظر آنے والے اعضاے
جساني کي بناوٹ عجیب و غریب طور پر حقیقت

MOHRA MORADU: RELIEFS ON STUPA.

نما اور واقعیت کا رنگ لئے ہوے ہی - پھر بدھ کی تصویرون کے پہلوؤن مین آنے والی ہستیون کو دیکھئے جو پیچھے سے نکلتی ہوی نظر آتی ہین ۔ یہ تصویرین نہایت نفیس اور حد درجے کی موثر اور دلکش ہین اور ایسی معلوم ہوتی ہین کہ گویا بادلون مین سے نکل رہی ہین - علاوہ ازین وہ کامیاب طریقہ بھی، جو لباس کے شکن دکھلانے مین استعمال کیا گیا ہی، نہایت دلچسپ ہی اور اس کی اصطلاحی خوبیان بہترین یونانی روایات سے بالکل مطابقت کھاتی اور نہایت صحیح مشاہدے کا اظہار کرتی ہین (١)

تصاویر کے بہت سے سر، جو جسمون سے علیحدہ ہوگئے تھے ستوپے کی کرسی کے آس پاس سے دستیاب ہوے اور مقامی عجائب گھر مین رکھے ہوے ہین - ان مین سے بعض سر نہایت اچھی حالت مین ہین - ان کی تکمیل اس طرح کی گئی

(١) بہترین زمانے کی یونانی مجسمون مین پتھر کی تمام سطح کو تراش کر صاف کرلیا جاتا اور لباس کے شکن ابھرے ہوے چھوڑ دے جاتے تھے - لیکن رومی تصویرون مین اور ان بتون مین جو یونانی صنعت کے زوال کے زمانے سے تعلق رکھتے ہین صنعت سے پہلو تہی کرکے پتھر پر صرف نالیان سی بناکر لباس کے شکن ظاہر کردیا کرتے تھے حالانکہ ایسا کرنے سے تصاویر سے مماثلت اور مشابہت بالاصل، بہت کچھ مفقود ہوجاتی تھی -

هی که خط و خال کي آخري درستي سے پہلے سطح سر پر نفیس پلستر کي باریک تہه چڑھائي هی اور اوس کے اوپر رنگ آمیزي کي هی - چہرے کي رنگت تو سفید هي رکھی هی - لیکن هونٹ ' نتھنوں کے کنارے ' پپوٹے اور اونکے شکن ' بالوں کے سرے ' اور گردن اور بنا گوش کے شکن ' سرخ رنگ کے اور بال هلکے سیاه رنگ کے هیں -

ستوپه نمبر ۲

ستوپه کلاں کے زینے کے جنوبي پہلو پر اسي نمونے کا ایک اور چھوٹا ستوپه (نمبر ۲) هی - یه بھي ستوپه کلاں کا همعصر هی اور اس کي عام شکل و شباهت ' طرز ساخت اور زیبائشي خط و خال بھي بڑے ستوپے سے بہت مشابه هیں - لیکن چونے کي تصویروں کے بہت هي تھوڑے اجزا اس کے جنوبي اور مغربي پہلوؤں پر باقي ره گئے هیں -

خانقاه

ان ستوپوں کے متعلق جو خانقاه هی وه بھي کچھه کم دلچسپ نہیں - اس میں کشاده مستطیل صحن کے علاوه (جو خانقاهوں میں عام طور پر پایا جاتا هی) مشرقي پہلو پر چند وسیع کمرے بھي بنے هوے هیں - صحن کا دروازه شمال کي طرف هی - دروازے کے ساتھه ایک فراخ زینے کي چوٹي پر ایک مسطح چبوتره هی جس پر سے گزر کر ایک چھوٹي سي

ڈیوڑھي مین داخل هوتے هین - ڈیوڑھي کي مغربي دیوار مین ایک محرابي طاقچه هی جس مین چونے کي اوبھروان تصویرون کا ایک مجموعه نهایت درست حالت مین موجود هی - اس مجموعے مین بدھه کو وسط مین اور چار یاتریون کو اوس کے دونون طرف دکھایا هی -

ڈیوڑھي سے خانقاه مین داخل هون تو ایک وسیع صحن نظر آتا هی جس کے چارون پهلوؤن پر ستائیس حجرے بنے هوے هین - صحن کے وسط مین ایک وسیع مربع نشیب هی جو دو فٹ گهرا هی - اور اوسکے چارون طرف ایک ایک زینه اور جنوب مشرقي گوشے مین ایک مربع چبوتره هی جسپر کسي زمانے مین ایک کمره بنا هوا تها - یه کمره غالباً غسل خانه تها جس کا هر ایک بودھه خانقاه مین هونا ضروري تها - نشیب کے چارون طرف پانچ پانچ فٹ کے فاصلے پر پتھر کي سلون کا ایک سلسله هی جنکي بالائي سطح صحن کي سطح کے ساتھه بالکل هموار هی - یه سلین ایک فراخ برآمدے کے ستونون کي کرسیون کا کام دیتي تهین جو از سر تا پا

لکڑي کا بنا هوا تها (۱) - برآمدے کي تعمیر سے دو مقصد زیر نظر تهے - ایک تو نیچلي منزل کے حجرون کے سامنے سایه بهم پهنچانا اور دوسرے بالائي منزل کے حجرون کے ساتهه سلسله آمد و رفت قائم کرنا - برآمدے کے چهجے اوس کے ستونون سے کسي قدر آگے کو نکلے هوے تهے تاکه بارش کا پاني اوس نشیب مین جاکر گرے جو وسط صحن مین واقع هی اور وهان سے ایک پٹي هوئي نالي کے ذریعے باهر نکل جاے - جنوبی پهلو کے حجرون کي عقبي دیوارون مین جو خسکے اور سوراخونکي قطارین بني هین اون سے پایا جاتا هی که منزل زیرین کي بلندي باره فٹ کے قریب تهي - قیاس تو یه چاهتا تها که بالائي منزل کے ساتهه آمد و رفت کا سلسله ڈیوڑهی کے قریب هي هوتا لیکن برخلاف اس کے اس خانقاه مین جو زینه اس مطلب کے لئے تعمیر کیا گیا وه عمارت کے جنوبي پهلو کے ایک حجرے مین بنایا گیا هی - نیچے کي منزل مین جو روشندان هین وه زمین سے آتهه فٹ کے قریب بلند اور اوپر کي جانب کسي قدر تنگ هین اور باهر کی طرف تو بهت هي چهوٹے ره گئے هین - سب

(۱) لکڑي کے استعمال کي شهادت کوئلون ، آهني قبضون ، میخون وغیره کي موجودگي سے ملتي هی جو ملبے مین سے دستیاب هوئے هین -

مین تو نہین لیکن بعض حجرون مین ' چھوٹے چھوٹے طاقچے بھي بنے ھوئے ھین جو خانقاہ لال چک اور ستوپہ کنال کي ملحقہ خانقاہ کے طاقچون سے بہت مشابہ ھین -

جن حجرون مین راھب یا بھکشو لوگ رھا کرتے ان مین اندر کي طرف باقي خانقاہ کي طرح قلعي کا پلستر تو تھا مگر کسي قسم کے نقش و نگار نہ تھے - برخلاف اس کے معلوم ھوتا ھی کہ برآمدے کي دیوارون پر رنگین گلکاری کي ھوئي تھي - چوبي حصص پر یقیناً کھدائي کا کام تھا جسپر سنہرا یا کوئی دوسرا رنگ چڑھا دیا گیا تھا - حجرون کے سامنے کي دیوارون کے ساتھ بدھ کے بڑے بڑے مجسمے علیحدہ کرسیون پر رکھکر ' یا ان دیوارون مین طاقچے اور طاقچون مین تصویرون کے مجموعے بناکر صحن کي خوبصورتي مین مزید اضافہ کیا گیا تھا - بڑے بتون مین سے صرف سات ٹوٹے پھوٹے بت صحن مین دستیاب ھوے ھین اور ان مین بھي صرف تین ذرا اچھي حالت مین ھین - ان کي کرسیون کے پیش پر چھوٹي چھوٹي تصویرین بني ھوئي ھین جو اس لحاظ سے نہایت دلچسپ ھین کہ ان سے ان ملبوسات کي تشریح ھوتي ھی جو چوتھي پانچوین

صدي عیسوي میں اُوپاسک (یعنی دنیادار اهل بودهه) پہنا کرتے تھے - طاقچوں والے تین مجموعوں میں سے صرف ایک مجموعہ اچھی حالت میں ملا هی اور وہ خانقاہ کي بائیں جانب حجرہ نمبر ۴ کے سامنے هی - اس مجموعے میں دکھایا گیا هی کہ بدهه بحالت استغراق (دهیان مدرا میں) بیٹھا هی اور اوس کے دائیں بائیں چار خادم کھڑے هیں -

ان بتوں اور مورتوں کے علاوہ اس خانقاہ کي کھدائي کے اثناء میں ایک اور قیمتي انکشاف بصورت ایک ستوپے کے هوا هی جو اپني جزئیات کے لحاظ سے قریباً مکمل هی - یہ ستوپہ (دیکھو Plate XXIII) جو خانقاہ کے جنوبي پہلو پر حجرہ نمبر ۹ کے اندر ملا هی شکل و صورت میں مدوّر اور بارہ فٹ بلند هی - اس کي کرسي پانچ درجوں میں منقسم هی - سب سے نیچے کے درجے پر تو یکے بعد دیگرے هاتهي اور انساني صورت کے ستون بنے هوئے هیں اور بالائي درجوں میں اسي ترتیب کے ساتهہ بدهه کي مورتیں اور مربع شکل کے نیم ستون هیں - ستوپہ سراسر کنجور کا بنا هوا هی اور اس کے زیبائشي نقش اور ساز چونے کے هیں جن پر

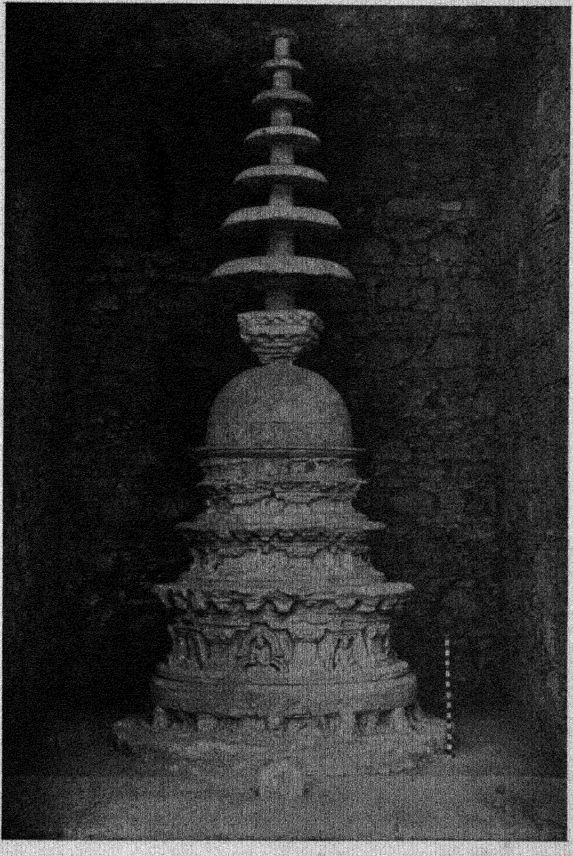

MOHRA MORADU MONASTERY: STUPA IN CELL.

کسي وقت ارغواني ' نیلے ' اور زرد رنگ کے نقش و نگار تھے جن کے نشانات اس وقت بھي نظر آتے ھین - ستوپے کے اوپر کئي چھتریان تھین جنکو ایک آھني سلاخ مین پرو دیا گیا تھا لیکن بمرور ایام یه سلاخ بوسیدہ ھوگئي اور چھتریان ستوپے کے قریب پڑي ھوئي ملي ھین - چھتریون کے کنارون پر سوراخ ھین جو بظاھر جھنڈیون اور ھارون کے لٹکانے کا کام دیتے تھے - شمالي ھندوستان مین اس وقت تک جتنے ستوپے دریافت ھوچکے ھین اون سب مین یه ستوپه اپني قسم کي مکمل ترین عمارت ھی اور اس حیثیت سے قدیم اشیاء کي تحقیق و تفتیش کے ضمن مین نہایت غیر معمولي قدر و قیمت رکھتا ھی -

غسل خانے اور بھکشوون کے حجرون کے ماسوا قرون وسطی مین بودھ خانقاھون کے ضروري حصے حسب ذیل ھوا کرتے تھے :—

۱ — مجلس خانه (Hall of Assembly)
۲ — نعمت خانه (Refectory)
۳ — باورچي خانه (Kitchen)
۴ — انبار خانه (Store-room)
اور
۵ — بیت الخلا (Latrine)

--خانقاہ موہڑہ مرادو میں مذکورہ بالا کمرے صحن کے مشرق میں ہیں اور جس دروازے کے ذریعے ان میں داخل ہوتے ہیں وہ حجرہ نمبر ۷ میں واقع ہے - ان میں سے مجلس خانے کی شناخت میں کوئی دقت پیش نہیں آتی جو یقیناً وہ مربع اور وسیع شمالی کمرہ ہے جس کی چھت کسی وقت چار ستونوں پر قائم تھی - لیکن باقی کمروں کی تعیین ایسی آسان نہیں خصوصاً اس لئے کہ خانقاہ کا یہ حصہ بعد میں از سر نو تعمیر ہوا اور اس میں متعدد اضافے کئے گئے - تاہم اگر ان کمروں کا خانقاہ جولیاں سے مقابلہ کیا جائے جو اس خانقاہ کی ہم عصر اور بالکل اسی نقشے کے مطابق بنی ہوئی ہے تو ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جو کمرہ مجلس خانے کے ساتھ لگا ہوا ہے - وہ باورچی خانہ تھا جس کے ساتھ ایک بھنڈارہ اور گودام بھی ملحق تھا - گودام تو وہ چھوٹا اور موٹی موٹی دیواروں والا گول کمرہ ہے جو جنوب مشرقی گوشے میں واقع ہے - اور بھنڈارہ وہ مستطیل شکل کی کوٹھڑی جس کے دو پہلوؤں پر اونچے اونچے چبوترے بنے ہوئے ہیں - مزید برآں یہ امر بھی قرین قیاس ہے کہ جنوبی گوشے میں جو دو کمرے ہیں وہ اول اول

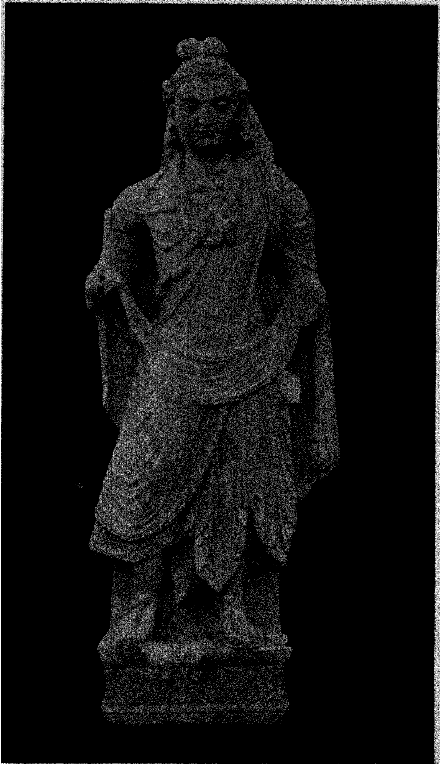

MOHRA MORADU MONASTERY: GANDHARA SCULPTURE.

تو نعمت خانے اور انبار خانے کا کام دیتے تھے لیکن بعد میں موخرالذکر کے فرش کو آٹھ فٹ بلند کرکے اور اس کے اندر ایک حوض تعمیر کرکے حمام کی صورت میں تبدیل کرلیا اور پانی کے نکاس کے لئے ایک نالی بنالی جو درمیانی کمرے میں نکل جاتی تھی - جس زمانے میں یہ تبدیلی واقع ہوئی غالباً اوس وقت نعمت خانے کو بھی مجلس خانے کے ساتھ ملاکر ایک کردیا گیا تھا -

اب صرف اس قدر بیان کرنا باقی رہ گیا ہے که اس خانقاہ کی اصلی دیواریں بعد کے زمانے کے بڑے ڈائپر نمونے کی ہیں اور اس شہادت، اور نیز دیگر شہادتوں کی بنا پر، ہم اس خانقاہ کی تعمیر کو دوسری صدی عیسوی کے آخری حصے سے منسوب کرسکتے ہیں - بعد کے زمانے میں جو اضافے اور مرمتیں خانقاہ میں ہوئیں وہ نیم ایشلر (semi-ashlar) نمونے کی ہیں اور قریباً دو سو سال بعد عمل میں آئیں - خانقاہ کے فرش پر شاہان کشان یعنی ہوشک اور واسودیو کے بہت سے سکے دستیاب ہوئے ہیں اور چھوٹی چھوٹی قدیم اشیاء میں جو یہاں سے ہاتھ لگیں، گوتم بودھی ستوا

کي ایک نہایت خوبصورت قندھاري طرز کي تصویر
هی جو قریباً بالکل صحیح و سالم هی (ملاحظه هو -
Plate XXIV) ' بدھه کي چند مٹي کي مورتین هین
جو طاقچون مین سے گرگئي تهین ' اور هریشچندر نامي
ایک شخص کي ایک بہت بڑي مُہر هی جو
عہد گپتا سے تعلق رکھتي هی اور سنگ صابون کي
بني هوئي هی -

جولیان

بودھه عمارات کے آثار کا دوسرا سلسله جس
پہاڑي کي چوٹی پر واقع هی وہ تین سو فٹ
کے قریب بلند هی - یه پہاڑي موهڑہ مرادو سے جانب
شمال مشرق ایک میل سے کچھه کم اور موضع
جولیان سے قریباً نصف میل کے فاصلے پر هی -
موهڑہ مرادو سے چل کر اس پہاڑي پر پہنچنے کے لئے
دو رستے هین - یا تو سیاح پاپیادہ اوس تنگ
پگڈنڈي سے جائے جو خانقاہ موهڑہ مرادو سے مشرق کي
طرف جاتي هی - یا جس رستے سے آیا تها اوسي پر
واپس آکر بذریعه گاڑي پخته سڑک سے جائے - بصورت
اول پیدل سفر نہایت خوشگوار ثابت هوگا اور
قریبا پچیس منٹ مین منزل مقصود پر پہنچادیگا -
دوسرا رسته ذرا لمبا اور چکردار هی -

جولیان کي عمارات ، موهنجو ڈارو کي عمارات کي نسبت بهت زیاده منقش اور بهتر حالت مین هین - اس کي وجه یه هی که ان مین سے بهت سي عمارات کي تعمیر اور بعض کي ترمیم اور ان کے نقش و نگار کي تجدید بمشکل ختم هي هوئي تهي که ان پر وه آفت ناگهاني آپڑي جس نے ان کا تخته هي الٹ دیا - لیکن برخلاف اس کے ، آثار جولیان کے نقش و نگار اپني صنعت کے لحاظ سے عمارات موهنجو ڈارو کے نقش و نگار سے نسبتاً بهت کم درجے کے هین کیونکه نه تو ان تصاویر کے طریق ساخت مین وسعت پائي جاتي هی اور نه تصویرین ویسي زنده ، متحرک اور جاندار هي معلوم هوتي هین - نه اونکي ترتیب مین ویسي لطافت هی اور نه اظهار تناسب مین وه نفاست - یه عمارات تیسري صدي کے آغاز اور اهل کشان کے عهد حکومت مین تعمیر هوئین اور ڈهائي صدي بعد هي تباه اور برباد هوگئین (١) - سرکپ اور بهڑ کے قدیم شهر تو عهد کشان سے پہلے هی

(١) ان عمارات کي چنائي مین طرز تعمیر کے دو نمونے صاف نظر آتے هین - ایک ڈایپر کلان جو اصلي چنائي مین استعمال هوا هی - دوسرا نیم ایشلر جو بعد کي مرمتون اور اضافون مین استعمال کیا گیا هی -

قطعاً چهوڑ چکے تهے اور اس زمانے میں تیکسله کا دارالحکومت سرسکهه تها - پس یه اغلب معلوم هوتا هی که جولیان ' موهڑه مرادو اور بادلپور کے گرد و نواح میں جو خانقاهیں اور ستوپے واقع هیں اونمیں سے اکثر دارالحکومت کے سرسکهه میں تبدیل هونے کے بعد تعمیر هوئے تهے اور دهرماراجیکا ستوپه اور بدهه مذهب کی دیگر بستیاں جو مغرب کی طرف واقع هیں ' شهر سرکپ کی هم عصر هیں - لیکن واقعات خواه کچهه بهی هوں اسمیں کلام نهیں که جولیان اور موهڑه مرادو کے برآمد شده کهنڈرات ' شهر سرسکهه کے کهنڈرات کے هم عصر هیں اور یه اندازه لگانا کچهه مشکل نهیں که اس قسم کا مقام اراکین بودهه سنگها کے لئے بے حد دلفریبیوں اور دلچسپیوں کا موجب هوتا هوگا - وه لوگ اس مقام کے بلند اور باموقع محل وقوع ' اس کے نظارے کی همه‌گیر وسعت ' اس کی خاموشانه عزلت ' اور اس کی ٹهنڈی اور صاف هوا کے گوناگوں فوائد سے لطف اٹهانے کے بے حد آرزومند هونگے - لیکن باوجود ان تمام دلاویزیوں کے وه اس بات کے بهی اوتنے هی خواهشمند هونگے که شهر کے لوگوں سے بهی ' جن کی روزانه خیرات پر ان کی گذران کا دارومدار تها '

EXCAVATIONS AT JAULIAN

PLATE XXV.

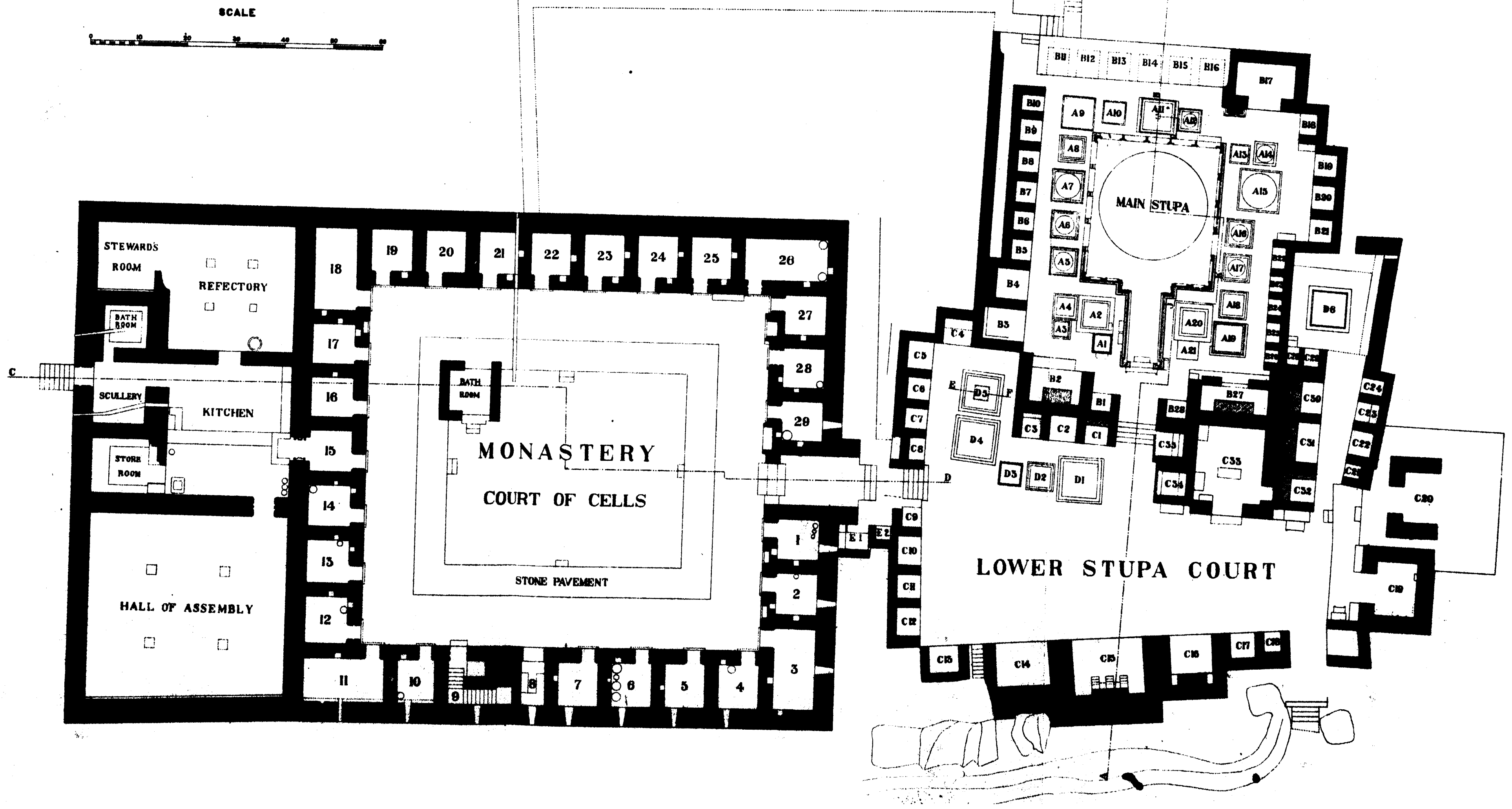

سلسلۂ تعلقات منقطع نہ ہونے پائے - اس مقام کے
متعلق ایک قباحت تو ضرور ہوگي اور وہ پاني
بہم پہنچانے کي دقت تھي - لیکن یہ ایسی مشکل
ھی کہ اھل بودھہ یا جینیون نے کبھی اس کي
پروا نہین کی اور اپني عبادتگاھون کو ھمیشہ دور دراز
بلکہ بعض اوقات ایسے ایسے مقامات مین جاکر آباد کیا
کہ اون تلک رسائي بھی قریب قریب ناممکن معلوم
ھوتي ھی - اس مین شلک نہین کہ اپني ضروریات
کے لئے اونہین پاني کی بہت کم مقدار درکار ھوتي
ھوگي اور اس کے لئے بھي ممکن ھی کہ وہ اپنے
اون معتقدین کي امداد پر بھروسہ کرتے ھون
جو زیارت کي غرض سے اکثر پہاڑ پر آیا کرتے -
خانقاہ مین نوعمر چیلے بھي ھوا کرتے اور غالباً غلام بھی
ھونگے جنکے فرائض منصبی مین پاني بہم پہنچانا بھي
شامل ھوگا - بہر حال ایام قدیم مین یہ مشکل
اتني بڑي نہ تھی جتني کہ موجودہ زمانے مین ھی -
ابھی ایک ھی نسل کا وقفہ گزرا ھی کہ اس
پہاڑي کے جنوبي دامن مین چند قدیم کنوون کے
کھنڈر موجود تھے اور اس امر مین شک و شبہ کي
گنجائیش نہین کہ وہ اس خانقاہ کے ھم عصر تھے -
ان کنوون کو زمینداررن نے بھردیا ھی اور اب اونپر
کاشت ھوتي ھی -

عمارات جولیاں کی ترتیب نقشہ (Plate XXV)
سے بخوبی واضع ہوجائیگی - اس میں درمیانی پیمانے
کی ایک خانقاہ ہے جس کے سامنے ستوپوں کے
دو صحن مختلف سطحوں پر واقع ہیں - بالائی
صحن جنوب کی طرف اور زیریں صحن شمال کی
جانب اور ایک اور چھوٹا سا صحن اون کے
مغرب کی طرف ہے - ان پیچ در پیچ عمارات میں
داخل ہونے کے لئے تین دروازے رکھے گئے تھے - ایک
صحن زیریں کے شمال مغربی کونے میں دوسرا بالائی
صحن کے جنوب مشرقی گوشے میں اور تیسرا خانقاہ
کے مشرقی پہلو میں -

ستوپوں والے چوک

پہلے دروازے سے داخل ہوکر ہم ایک وسیع اور
کشادہ چوک میں پہنچتے ہیں جس کے پہلوؤں پر چند
چھوٹے چھوٹے کمرے ' جن میں پرستش کے لئے بت
رکھے جاتے تھے ' اور پانچ درمیانی جسامت کے ستوپے
ہیں - ان ستوپوں پر حفاظت کی غرض سے اب
چھتیں ڈال دی گئی ہیں لیکن اصل میں انپر
چھتیں نہ تھیں (Plate XXVI) - تمام ستوپوں کے
گنبذ اور ڈھولنے ضائع ہوچکے ہیں لیکن اونکی مربع
کرسیوں پر اسوقت بھی چاروں طرف چونے کی
خوبصورت اور قابل دید تصویروں کی قطاریں موجود

PLATE XXVI.

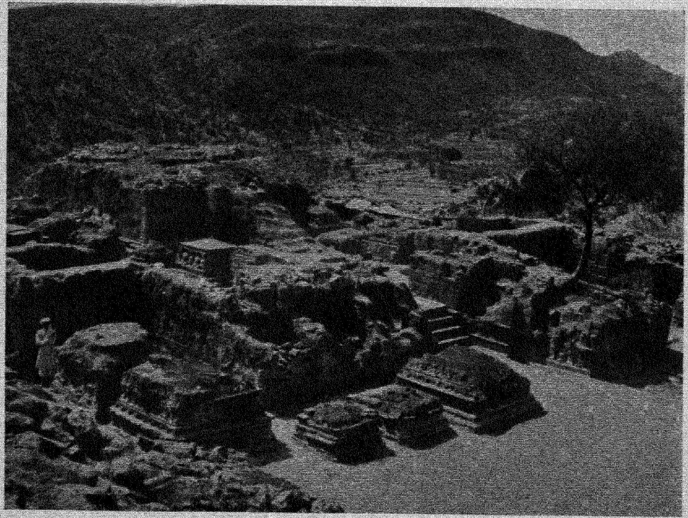

JAULIAN: GENERAL VIEW OF STUPA COURTS.

هین - مثلاً بدهه اور بودهي ستوا کي اون تصویرون کو دیکهئے جو طاقچونمین بني هوئي هین اور جن کے پہلوؤن مین خدام کهڑے هین - نیز هاتهي ' شیر اور اٹلانٹیز (Atlantes) کي تصویرون کے بهی عجیب و غریب انداز ملاحظه هون جو بالائی درجے کو اٹهائے هوئے هین - علاوہ ازین ستوپه (D^6) پر کهروشٹی زبان کي عبارت بهي قابل التفات هی جس مین تصویرون کے عنوان اور اون کے بنوانیوالون کے نام مندرج هین - کهروشٹی زبان کے کتبے ' خواہ وہ کسي قسم کے هون ' هندوستان مین بہت کمیاب هین اور یه پہلا موقعه هی که اس قسم کے کتبے چونے کي تصویرون پر کهدے هوئے پائے گئے هین - اس صحن زیرین کي تمام عمارات چوتهي یا پانچوین صدي عیسوي مین ' بڑے ستوپے کي مرمت اور اوس کے نقش و نگار کی از سرنو تجدید کے وقت ' تعمیر هولي تهین اور اون کي چنائي بهي بعد کے زمانے کے نیم ایشلر نمونے کي هی -

ستوپۂ اعلا — یه ستوپه بالائی صحن مین استادہ هی - اس کي اصلي تعمیر تو غالباً عہد کشان مین عمل مین آئي تهی لیکن موجودہ عمارت اور چونے کي زیبائشی تصویرین دو صدي بعد کے زمانے سے تعلق رکهتي

هین - اس کے شمالي روکار پر بڑھے ہوئے زینے سے ذرا
بائین جانب مہاتما بدھ کی ایک تصویر بحالت
نشست هی - جس کي ناف کے مقام پر ایک گول
سوراخ اور نیچے کرسي پر کھروشٹي رسم الخط مین ایک
نذري کتبه کنده هی جسمین لکھا هی که یه
تصویر ایک شخص بدھه متر نامي نے بنوائي تھي '
" جسکو دھرم (کے کامون) سے مسرت حاصل ہوتي
تھی " - ناف کے سوراخ کا یه مقصد تھا که جب
کوئي شخص کسي جسماني مرض سے شفا حاصل
کرنے کي غرض سے یہان آکر دعا مانگتا تو وہ اپني
انگلي اس سوراخ مین رکھه لیا کرتا - یون تو بڑے
ستوپے کے گرد بہت سے چھوٹے چھوٹے ستوپے قطار
در قطار واقع هین اور اونپر نقش و نگار بھي افراط
سے هین مگر ستوپه (A[11]) جو جنوبی پہلو پر بنا
هی خاص دلچسپي رکھتا هی - اس کي کرسي کے
مشرقي پہلو پر بودھی ستوا کي ایک تصویر نہایت
اچھی حالت مین موجود هی - ستوپے کا " تبرکات کا
خانه " خلاف معمول بہت گہرا اور تنگ تھا اور اوس کے
اندر ایک چھوٹا سا مگر نہایت عجیب و غریب ستوپه ملا
(Plate XIII, b) - یه ستوپه ۳ فٹ ۸ انچ بلند
اور سخت چونے کا بنا ہوا هی جسپر نیلا اور ارغواني

رنگ چڑھایا گیا هی - اور اس کے گنبذ کے گرد یاقوت ، عقیق ، لاجورد ، فیروزہ ، لعل ، یشب ، نیلم ، اور بلور کے مختلف شکل کے نگینے جڑے ہوئے ہیں - اس عجیب و غریب یادگار کی صنعت بے شبه بھدی اور نا تراشیدہ ہی لیکن اس کی بناوٹ اور اسکے نگینوں کے روشن اور فوق البھڑک رنگوں میں ایک انوکھی دلآویزی پائی جاتی ہی - اس کے بیچوں بیچ ایک خلا ہی جسکے اندر ایک تانبے کی ڈبیا میں ، جسپر سونے کا ملمع تھا ، تبرکات رکھے ہوئے تھے -

ستوپه (A[11]) کے عقب میں ستوپه کلاں کی جنوبی دیوار پر بدھه کی چند دیو ہیکل مورتیں بنی ہیں - یه مورتیں نسبتاً بعد کے زمانے کی (یعنی قریباً پانچویں صدی عیسوی کی) ہیں - ان کے جسم بہت بھاری اور بناوٹ میں بھدے ہیں لیکن سروں پر ، جو نہایت عمدہ چونے کے بنے ہوئے ہیں ، پلستر اور روغن بھی ہی - اور ان کی ساخت میں جہاں صنعت کا خیال رکھا گیا ہی وہاں محسوسات کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا - یه سر فرش پر پڑے ہوئے ملے تھے اور اب مقامی عجائب خانے ، میں رکھه دئے گئے ہیں - اسی صحن میں ایک اور چھوٹا ستوپه

بھي توجه کے قابل ھی جو بڑے سٹوپے کے مغربي پہلو پر واقع اور نقشے میں (A^{15}) سے تعبیر کیا گیا ھی - اس پر بھي کھروشٹي طرز تحریر مین چند نذري کتبے کندہ ھین - مثلاً مشرق کي جانب ذیل کي عبارت ھی :—

سنگھا مرتوسہ بدھہ دیواسہ بھچوسہ دانہ مکھر

جس کا ترجمہ ھی " مقدس برادري کے دوست بدھہ دیو نامي بھکشو کي طرف سے عاجزانہ نذر " -

اب ھم پھر صحن زیرین کي طرف لوٹ کر اوس خانقاہ مین جائینگے جو مشرقي پہلو پر واقع ھی - خانقاہ کے دروازے کے باھر قریب ھي بائین جانب ایک چھوٹا سا کمرہ ھی جس مین چونے کي تصویرون کا ایک نہایت خوبصورت مجموعہ بنا ھوا ھی - یہ تصاویر ایسي عمدہ حالت مین ھین کہ آج تک ھندوستان مین چونے کي تصویرین ایسی محفوظ حالت مین برآمد نہین ھوئین (Plate XXVII) - اس مجموعے کے وسط مین بدھہ بحالت استغراق (یعنی دھیان مدرا مین) بیٹھا ھی ' اوسکی دائین اور بائین جانب ایک ایک بدھہ اور اونکے پیچھے دو خادم کھڑے ھین ' بائین طرف کے خادم کے ھاتھہ

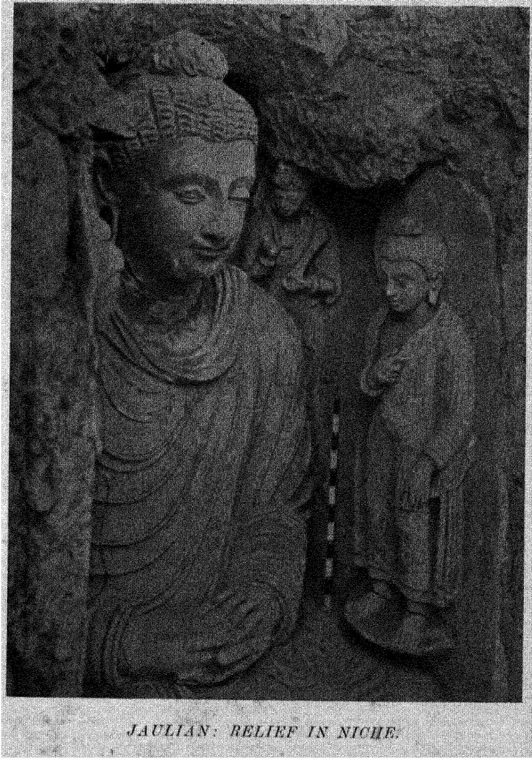

JAULIAN: RELIEF IN NICHE.

میں چوری ھی ' اور دوسرا خادم جس کے بائیں ہاتھ میں عصا ھی وجرا پانی معلوم ھوتا ھی - درمیانی تصویر پر سرخ اور سیاہ روغن اور طلائی ورق کے بہت سے نشانات اب تک باقی ھیں اور کسی زمانے میں یقیناً ان سب تصویروں پر سونے کے ورق چڑھے ھوئے تھے - اس طاقچے کی بائیں جانب تصاویر کا ایک اور مجموعہ ھی - جو سوءِاتفاق سے بہت خراب و خستہ ھوگیا ھی لیکن پھولوں اور پھلوں کی ٹوکری ' جو ایک خادم کے ہاتھ میں ھی اور نیز خادم کا لباس دیکھنے کے قابل ھیں -

جولیان کی خانقاہ اگرچہ کسی قدر چھوٹی ھی لیکن سطحی اور ارتفاعی نقشوں کے لحاظ سے خانقاہ موھنجو مرادو کے ساتھہ بہت ملتی جلتی ھی (دیکھو صفحات ۱۹۸ تا ۲۰۶) - اس میں بھی وسط میں اوسی قسم کا کھلا صحن اور صحن کے چاروں طرف حجروں کی قطاریں تھیں ' وسط صحن میں آسی نمونے کا نشیب اور اوس کے ایک گوشے میں غسل خانہ بنا ھوا تھا ' ویسا ھی مجلس خانہ تھا ' اور باورچی خانہ ' نعمت خانہ ' انبار خانہ اور دیگر کمرے بھی بالکل اوسی قسم کے تھے اور حجروں والے صحن کے مشرقی پہلو میں واقع تھے - خانقاہ کے ان مختلف

حصون کي ترتیب پلیت ۲۵ (Plate XXV) کے نقشے ' سے اچھي طرح واضح هوتي هی - یهان بھي همین حجرون کے سامنے اسي قسم کے طاق اور تصویرین اور حجرون کے اندر ویسے هي طاقچے اور کھڑکیان نظر آتي هین یهان تک که وه زینه[1] بھي جو بالائي منزل کو جاتا هی بالکل اوسي نمونے کا هی - لیکن جو معلومات همین خانقاه موهڑه مرادو سے حاصل هوئے هین اونمین خانقاه جولیان کي بدولت کئي لحاظ سے قیمتي اضافه هوتا هی - مثلاً بعض حجرون کے دروازے جو اب تک بدستور قائم هین توقع سے زیاده نیچے هین - علاوه ازین صحن کے شمالي پهلو پر جو حجره زینے کے عین بائین جانب واقع هی ' اور جس مین سے پخته مٹي کي چند مورتون کے شکسته ' مگر روغن اور سنهرے رنگ سے آراسته ' حصے برآمد هوئے هین مندر کا کام دیتا تها - اس حجرے کے دروازے پر کئي قسم کي پھول پتّیون کے بھدے مرقّعے

---

(۱) دروازے کا قرب و جوار زینے کے لئے زیاده موزون تها اس لئے که یهان سے بالائي منزل مین رهنے والے بھکشو براه راست اپنے حجرون مین جاسکتے تھے - مندر کے نزدیک زینه رکھنے سے غالباً یه مقصد تها که بھکشو لوگ اپنے حجرون مین جانیسے قبل مندر مین عبادت کرلیا کرین -

(۲) مشرقي دیوار کے ساتھه جو مورتین بني هین اونمین سے ایک تصویر ' جس کے بائین هاتھه مین صراحي هی ' میتریا کي معلوم هوتي هی -

بنے ھین - اندرونی تصویرون کی طرح یہ مرقّعے بھی پختہ مٹی کے بنائے گئے ھین لیکن دونون حالتون مین یہ مٹی کسی خاص اھتمام سے نہین پکائی گئی بلکہ اوس عام آتش زدگی کا نتیجہ معلوم ھوتی ھی جس مین یہ تمام خانقاہ پانچوین صدی عیسوی کے دوران مین مبتلا ھوئی - مگر آثار جولیان کی تحقیق و تفتیش کے اثناء مین جو نیا مصالحہ ھاتھہ لگا ھی اوس مین تصویرون کے وہ بے نظیر مجموعے سب سے زیادہ اھمیت رکھتے ھین جو بعض حجرون کے سامنے بڑے بڑے طاقون مین بنے ھوئے ھین - انمین سے اکثر تصویرین مٹی کی ھین اور اونپر چونے اور نفیس پلستر کی ایک ایک تہ چڑھا کر اوپر سنہری رنگ کردیا ھی - ازانجملہ چند مجموعونکی تشریح سطور ذیل مین کیجاتی ھی :—

حجرہ نمبر ۱ کے سامنے کا طاق

بدھہ کی صورت بحالت تلقین :— بدھہ ایک تخت پر بیٹھا ھی جو انسانی شکل کے ستونون (۱) (Atlantes) پر قائم ھی - اوس کے دونون طرف دو دو

(۱) Atlantes - انسانی تصویرین جن سے ستونون یا نیم ستونون کا کام لیا جائے یعنی بظاھر اونکے اوپر بالائی حصص عمارت قایم ھون -

خادم هیں جن میں سے سامنے کے دونوں خادموں کی تصویریں بہت ضرر رسیدہ هیں - پچھلے خادموں میں بائیں جانب تو ایک عورت کی تصویر هے جس کے سر کے بال زیور اور هاروں سے آراستہ هیں - اور دائیں طرف غالباً ایک مرد هے جس کے بال سادہ ڈورے سے بندھے هوئے هیں جو صرف ایک گول زیور سے مزین هے - وسطی یعنی بدھہ کی تصویر کا ڈھیلا ڈھالا لباس قابل ملاحظہ هے -

حجرہ نمبر ۲ کے سامنے

بدھہ بحالت استغراق (دھیان مدرا میں) تخت پر بیٹھا هے - اوس کی دائیں جانب چار مورتیں هیں جن میں سے سامنے والی تصویر ، جو نسبتاً بڑے قد کی هے ، ممکن هے کہ اس مجموعے کے بنوانے والے کی هو - اس کے پاس هی ایک اور چھوٹی تصویر هے جو اس کی بیوی کی معلوم هوتی هے - انکے پیچھے ایک ملبوس تصویر استادہ هے جس کا صرف نیچے کا حصہ باقی رہ گیا هے اوسکے اوپر بدھہ کی ایک چھوٹی سی ضرر رسیدہ تصویر بحالت نشست هے - بدھہ کی بائیں طرف سامنے ایک بھکشو کی تصویر هے - اس کے پیچھے ایک اور بھکشو کھڑا دعا

JAULIAN MONASTERY: FIGURE OF FOREIGNER FROM CLAY GROUP IN FRONT OF CELL 29.

مانگ رہا ہی - اوپر کو غالباً اِندر دیوتا دائین ہاتھہ مین چوری لئے ، جواہرنگار پگڑي باندھے اور جوشن وغیرہ زیب تن کئے کھڑا ہی - مُعطي کي تصویر پر سنہرے رنگ کے نشانات پائے جاتے ہین - ان تصویرون کو دیمک نے بہت نقصان پہنچایا ہی -

حجرہ نمبر ۱۷ کے سامنے

وسط مین بدھہ بحالت تلقین بیٹھا ہی - سامنے دو استادہ تصویرون کے حصص زیرین نظر آتے ہین جن مین دائین طرف مرد اور بائین جانب ایک عورت تھي - ان کے پیچھے اور چھوٹي چھوٹي تصویرون کے بقیات ہین -

حجرہ نمبر ۲۹ کے سامنے

وسط مین بدھہ غالباً بحالت اظہار امان (ابھے مدرا مین) کھڑا ہی - اوس کے دائین بائین بارہ تصویرین تھین جن مین سے چند ضائع ہوچکي ہین - باقي ماندہ مین ایک درمیانے قد کے آدمي کي تصویر ، جو بدھہ کي دائین جانب کھڑا ہی ، سب سے زیادہ دلچسپ ہی - اس نے گھٹنون تک کا لمبا کرتہ اور بٹن دار پاجامہ پہن رکھا ہی ، سر پر کلاہ ہی اور ایک منقش پیٹي زیب کمر ہی - اس تصویر کے لباس ، اس کي

ڈاڑھي ' اور اسکے چہرے کے خاص نقش و نگار سے صاف ظاہر هوتا هی که وه کسي غیر ملک کا آدمي هی - (Plate XXVIII) - اس کے اور بدھه کے درمیان ایک چھوٹي سي تصویر هی جس نے جبّه اور زیورات پہن رکھے هین اور بدھه کي بائین جانب غالباً ایک بھکشو چادر (شنگھاٹي) پہنے کھڑا هی - باقي تصاویر بہت شکسته حالت مین هین -

یه مجموعے اور نیز جولیان کي دیگر تصاویر ' بعد کے زمانے کي قندهاري صنعت کي تاریخ پر قابل قدر روشني ڈالنے کے علاوه اپني اصطلاحي خوبیون کے لحاظ سے بھي خاص دلچسپي رکھتي هین - اسمین کلام نهین که تصویر سازي کے لئے متي بہترین مصالحه مانا گیا هی - یه مصالحه چونے سے بدرجها بہتر اور کم خرچ هی اور اگر اسکو رنگ کرنے کے بعد چھت کے نیچے حفاظت سے رکھه دیا جاے تو دیر پا بھي هی - لیکن بارش کا اس پر پڑنا غضب هی ' اس لئے که بھیگتے هي اس کے اجزا الگ الگ هو جاتے هیں - یہي وجه هی که قدیم خانقاهون اور ستوپون کي زیب و زینت مین غیر محفوظ مقامات مین تو چونا استعمال کیا جاتا تها اور محفوظ مقامات مین متي - لیکن باوجودیکه متي کا استعمال

اوسی افراط سے ہوتا ہوگا جیسا کہ چونے کا، اور پتھر کے مقابلے مین تو مٹی بہت ہی زیادہ مستعمل ہوگی تاہم شمال مغربی ہندوستان مین اب تک ایک بھی مٹی کی مورت برآمد نہین ہوئی - اور اگر جولیان کی عمارات اوس تباہ کن آتش زدگی سے محفوظ رہتین جس نے معمولی خام مٹی کی تصویرون کو پختہ مٹی مین تبدیل کردیا تو انمین سے ایک تصویر بھی ہم تک نہ پہنچتی - یہی واقعہ اس امر کی بھی توضیح کرتا ہی - کہ کیون صحن ستوپہ کے مندرون کی (مٹی کی) مورتین تو بالکل ضائع ہوگئین اور وہ مورتین جو اندرون یا حوالئے خانقاہ مین واقع تھین، محفوظ رہین - وجہ یہ ہی کہ مندر تو یک منزلہ تھے اور اس لئے ان کی چھوٹی سی چھت مین جلنے کے لئے لکڑی بھی نسبتاً بہت کم تھی - لیکن برخلاف اس کے خانقاہ چونکہ دو منزلہ تھی اور اوس مین بڑے بڑے برآمدے بھی بنے ہوئے تھے اس لئے لکڑی بافراط استعمال کی گئی تھی - نتیجہ یہ ہوا کہ آتش زدگی کے وقت یک منزلہ مندرون مین آگ کی تپش اوس درجے تک نہ پہنچ سکی کہ خام مٹی کی تصویرون کو پختہ کردیتی :

باقي رہا یہ امر کہ مذکورہ بالا آگ پانچوین صدي عیسوي سے قبل نہین لگی ' اس کا ثبوت اون چند چھوٹي چھوٹی قدیم چیزون سے ملتا ہی جو حجرون کے اندر سے دستیاب ہوئي ہین - ان مین ایک تو یاقوت کي جلي ہوئي مُہر ہی جس پر عہد گپتا کي براھمي رسم‌خط مین الفاظ سري کلیشورا داسي کھدے ہوئے ہین اور دوسري اوسي عہد کي ایک دستاویز ہی جو صنوبر کي چھال (بھوج پتر) پر اوسی خط مین لکھي ہوئي ہی - یہ دستاویز اپنی قسم کی پہلي تحریر ہی یعني ہندوستان کے قدیم مقامات کي کھدائي سے اس قسم کي تحریر پہلے کبھي دستیاب نہین ہوئي بد قسمتي سے آگ نے اس تحریر کو بہت بري طرح نقصان پہنچایا ہی لیکن جو حصہ بھی اس کے باقي بچے ہین اون سے معلوم ہوتا ہی کہ اس مین بدھ مذھب کي کسی منظوم سنسکرت کتاب کي عبارت لکھی ہوئي تھی (۱) - دلچسپي کي دیگر قدیم اشیاء مین ' جو خانقاہ سے دستیاب ہوئین ' دو سو ۲۰۰ سے کچھ اوپر کشاني ساساني نمونے کے کھوٹے سکے ہین جو چوتھي

---

(۱) یہ دستاویز حجرہ نمبر ۲۹ سے ملي تھي -

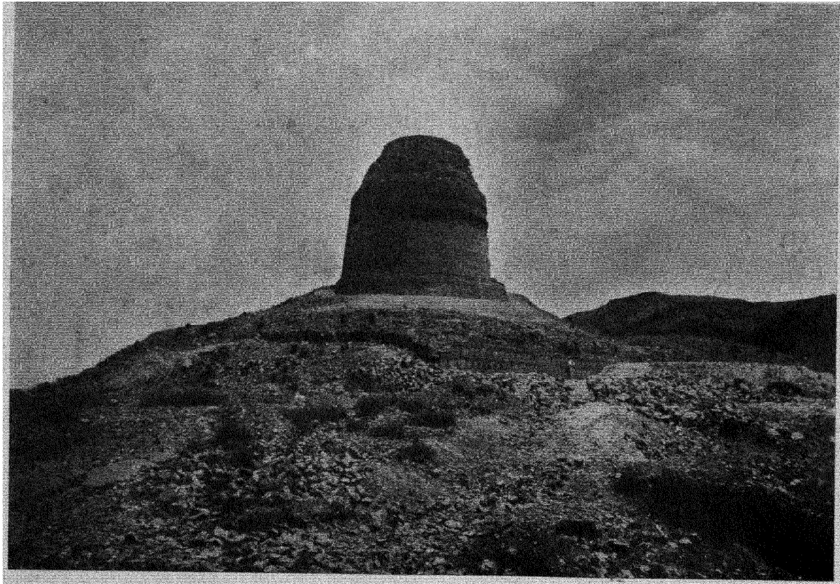

VIEW OF BHALLAR STUPA.

اور پانچویں صدی عیسوی سے تعلق رکھتے ہیں - علاوہ برین بہت سی آهنی میخیں ' قبضے ' اور دیگر اوزار ' تانبے کے زیور ' پخته مٹی کی مورتین ' اور مٹی کے بے شمار برتن بھی ملے ہیں - مٹی کے برتنوں میں بڑے بڑے غله رکھنے کے مٹکے بھی شامل ہیں جن میں سے چند اس وقت بھی بعض حجروں میں موجود ہیں -

بھلڑ ستوپه

بدھ مذہب کی یادگاروں کا ایک اور اہم مجموعه بھلڑ ستوپے کے قریب کھودا جارہا ہے جس کا ذکر قبل ازیں صفحه ۱۱۶ پر آچکا ہے - یه مجموعه کوہ سرڑا کی آخری شاخ پر سرائے کالا حویلیاں ریلوے کی لائن کے قریب سرائے کالا سے پانچ میل اور دریائے ہرو سے نصف میل کے فاصلے پر نہایت با موقع اور دلکش مقام پر واقع ہے (Plate XXIX)- سرڑا وہ پہاڑی ہے جو وادی ہرو کو شمال کی طرف سے گھیرے ہوئے ہے - ستوپے تک پہنچنے کے لئے ٹرالی یعنی ریلوے کی ٹھیله گاڑی نہایت ہی مناسب ذریعه سفر ہے اور بعض اوقات سرائے کالا ریلوے اسٹیشن سے مل سکتی ہے - سرائے کالا سے بھلڑ تک رسته ڈھلوان ہے اور قریباً چالیس منٹ

مین طے ہوتا ہی - واپسي سفر میں ایک گھنٹے سے زیادہ لگ جاتا ہی -

ہوان چوانگ نے لکھا ہی کہ بھلر ستوپے کو اول اول شہنشاہ آشوک نے تعمیر کرایا تھا اور اس کي تعمیر سے اوس مقام کو بطور یادگار محفوظ کرنا مقصود تھا جہان کسي سابقہ جنم (۱) میں مہاتما بدھہ نے اپنا سر قربان کردیا تھا - لیکن اگر آشوک نے کبھي اس مقام پر کوئي یادگار قائم کي بھي تھي - تو اب اوس کا کوئي نشان نظر نہین آتا کیونکہ موجودہ ستوپے کی تعمیر تیسري یا چوتھي صدي عیسوي سے پہلے کي نہیں - ستوپۂ کنال کي مانند یہ ستوپہ بھي ایک بلند اور مستطیل کرسی پر تعمیر کیا گیا تھا جس کي مشرقی جانب ایک فراخ زینہ تھا ؛ بالائي عمارت میں حسب معمول ڈھولنا اور گنبذ اور گنبذ پر ایک یا زیادہ

(۱) اس خاص جنم میں بودھي ستوا بشکل راجہ چندر پربھا پیدا ہوا تھا - اور جس ٹیکسلہ پر وہ حکمران تھا وہ اوس زمانے میں بھدرشلا کہلاتا تھا - ممکن ہی کہ اوس مقام پر جہان اس وقت بھلر ستوپہ بنا ہی - کسي زمانے میں کسي قومي ہیرو چندر پربھا نامي کا کوئي ستوپہ موجود ہو جس کی عبادت بعد میں بدھہ مذہب میں شامل کرلي گئي ہو -

چھتریاں تھیں ' ڈھولنا ستوپے کے قطر کے تناسب سے بہت زیادہ بلند اور چھہ یا سات درجوں میں منقسم تھا - یہ درجے جوں جوں اوپر چڑھتے جسامت میں کم ہوتے جاتے تھے اور اوپر کارنتھی نمونے کے بھدے ستون ' افریز ' اور دندانےدار کارنس بنے ہوئے تھے - اسوقت ستوپے کا شمالي نصف بالکل گرچکا ھی اور تبرکات کا خانہ جو ڈھولنے کے اوپر بنا تھا صاف نظر آتا ھی - ستوپے کے سامنے ایک کشادہ صحن ھی جس کے گرد بہت سے کمرے اور دیگر عمارتیں اب نمودار ہو رہي ھیں اور صحن کے مشرق میں ایک وسیع خانقاہ کي مستحکم دیواریں کچھہ کچھہ نظر آنے لگی ھیں - لیکن جب تک کھدائي کے کام میں کسي قدر اور ترقي نہ ہو لے اوس وقت تک ان کا ذکر کرنا قبل از وقت ہوگا - ھوان چوانگ کا بیان ھی کہ فرقۂ سوترانتک کے باني کمار لبدھہ نے اسي خانقاہ میں بیٹھہ کر اپنے رسالے اور کتابیں تصنیف کي تھیں - نیز وہ یہ بھی کہتا ھی کہ تھوڑے ھي دن ہوئے اس ستوپے کے صحن میں ایک معجزہ رونما ہوا تھا جس کي تفصیل یہ ھی کہ ایک عورت جو جذام کے مرض میں مبتلا تھي ' اس ستوپے پر دعا مانگنے آئي اور یہ دیکھہ کر کہ تمام صحن میلا اور خس و

خاشاک سے بھرا ھوا ھی اوس کو صاف کرے اور عمارت کے گرد پھول بکھیرنے لگي - اس خدمت کي برکت سے اوس کا جذام جاتا رھا اور وہ پھر ویسي ھي حسین ھوگئي جیسي بیمار ھونے سے پہلے تھي -

بھڑ کا میدان مرتفع

تیکسله کي قدیم یادگارون کے اس تذکرے کو ختم کرنے سے قبل اون چند اشیاء کا ذکر کرنا باقي رہ گیا ھی جو شهر بھڑ کي کھدائي سے دستیاب ھوئین - یه مقام تیکسله کے تینون شہرون مین ، جنکا ذکر اوپر آچکا ھی ، سب سے پرانا ھی لیکن کھدائي کا جو کام اس شہر مین ھوا ھی وہ اب تک آزمائشي خندقون اور گڑھون تک محدود رھا ھی جو مختلف مقامات پر کھودے گئے اور جن مین سے بعض دوبارہ بھر دئے گئے ھین - سردست (سنه ۱۹۲۰ع) صرف ایک مقام کي کھدائي دیکھي جاسکتي ھی (۱) اور وہ موضع بھڑ درگاھي کے شمال مین ، بنگلۂ محکمۂ آرکیالاجي سے قریباً سات منٹ کي مسافت پر

(۱) اس کھدائي کو عنقریب شمال کي طرف وسیع کیا جائیگا - تا کہ عہد موریا کي آبادي اور دیگر قدیم شہرون کے تھوڑے تھوڑے حصے برآمد کئے جائین جن سے ان شہرون کے نقشے اور طرز تعمیر وغیرہ کا پته چل سکے -

جانب جنوب واقع هی - اس خندق مین ٬ اور نیز دیگر خندقون کی کهدائی مین ٬ جو کهندرات آشکار هوئے هین وہ گلیون اور مکانون کے حصے هین جنکی چنائی بهدے ربل نمونے کی هی - یه عمارات اگرچه بظاهر سرکپ کی عمارات سے ملتی جلتی هین لیکن اون سے بہت پہلے کی هین * چهوٹی چهوٹی قدیم اشیاء مین جو یہان سے هاتهه لگین مٹی کے برتن ٬ ابتدائی صنعت کی مٹی کی بنی هوئی چهوٹی چهوٹی مورتین ٬ اور سکے اور زیورات شامل هین - لیکن خاص طور پر قابل ذکر قدیم چهزون کا وہ قیمتی مجموعه هی جو بنگالة آرکیولوجی کے صحن سے برآمد هوا تها - اس مین کهوٹی چاندی کے ۱۶۰ " چهاپ شدہ " سکے ٬ اور ڈایو ڈوٹس کے وقت کا ایک نہایت نفیس طلائی سکه جو ایمٹی اوکس ثانی والئی شام کے نام پر مضروب هوا تها ٬ نیز ایک طلائی چوڑی ٬ شیر کے ناخن کی شکل کا طلائی آویزہ ٬ تبرکات رکهنے کی سونے کی ڈبیا ٬ سونے اور چاندی کے چند زیور ٬ موتی ٬ نیلم ٬ یاقوت ٬ مونگے ٬ اور دیگر قیمتی پتهرون کے بہت سے دانے یا منکے شامل هین - طلائی آویزہ اور سونے کی ڈبیا صنعت

زرگری کے نہایت خوبصورت نمونے هیں اور اون کی
سطح پر نہایت نازک اور نفیس میناکاری هی
اینٹی اوکس کے سکے سے اور نیز مقامی چاپ شدہ
سکون سے معلوم هوتا هی کہ یہ زیورات تیسری صدی
قبل مسیح کے دوسرے نصف حصے مین اس جگہ
رکھے گئے تھے - اور طلائی آویزہ اور سونیکی ڈبیا چونکہ
باقی زیورات کی نسبت زیادہ فرسودہ حالت مین
هین وہ غالباً کم و بیش نصف صدی پیشتر کی
هونگی - جواهرات کے قریب هی ایک اور چیز ملی
جو کسی سنار کی کٹھالی معلوم هوتی هی - اس کے
پہلوؤن پر قدیم براهمی رسم الخط مین کچھہ لکھا هوا
بھی تھا - ایک دوسرے کمرے کے اندر ایک تنگ و تاریک
کنوان برآمد هوا جس مین بہت سے خالی مٹکے
ایک دوسرے کے اوپر اوندھے رکھے هوئے تھے - یہ کنوان
اٹھارہ فٹ گہرائی تک کھودا گیا اور اس مین
سے پچاس مٹکے نکالے گئے - ان اشیاء مین سے
اکثر سلطنت موریا کے زمانے کی معلوم هوتی هین جب
کہ شہر ٹیکسلہ بلاشبہ بھڑ کے میدان مرتفع پر واقع تھا -

چونکہ یہ کھنڈرات سطح زمین کے بالکل قریب تھے
اور انکے نیچے ابھی کم از کم دو اور مختلف زمانون کی

عمارات کے آثار پائے جاتے ھیں جنکی دیواروں کی بنیادیں پندرہ سے بیس فٹ گہرائی تک چلی گئی ھین اس لئے ھمین کامل یقین ھی کہ وہ وقت دور نہین جب کہ اس جگہ بہت ھي قدیم زمانے کے کھنڈرات رونما ھونے شروع ھونگے -

تمام شد

صنعتي و عمارتي اصطلاحات وغيرة

Monuments.	آثار - عمارات
Remains.	آثار - بقيات - کهنڈرات
Relics.	آثار يا تبرکات
Aramaic.	آرامي
Dado.	اجارة
Atlantes.	انساني صورت کے ستون
Achaemenians.	ايران کا اخميني خاندان - هخامنشي
Frieze.	افريز
Ionic.	آئيوني
Bactria.	باختر
Superstructure.	بالائي عمارت - بناء فوقاني
Bastion.	برج
Bracket.	بريکٹ - (گهوڑي يا موڑني)
Parthian.	پارتهيائي - اهل پارتهيا
Terra-cotta.	پخته مٹي
Capital.	پرکاله - تاج ستون
Survey map.	پيمائشي نقشه
Relic-chamber.	تبرکات کا خانه
Scythian.	توراني - سيتهي يا اهل سيتهيا
Identification.	تطبيق - تعيين - مطابقت
Pedestal.	ٹيلک
Bell-shaped.	جرس نما
Persepolitan.	جمشيدي
Cameo.	جواهرات پر ابهروان تصاوير
Intaglio.	جواهرات پر کهدئي هوئي تصاوير
Punch-marked.	" چاپ شده "
Stucco.	چونا
Coping.	حاشيه - منڈير - کوپنگ

Moulding.	ساز
Excavation.	حفريات - كهدائي
Retaining wall.	ديوار پشته - محافظ ديوار
Dentil.	دندانے دار كنده كاري
Granulated.	دانے دار يا دندانے دار كام
Doric.	داروي
Drum.	ڈهولنا
Course (of masonry.)	رده
Shaft (of pillar.)	ساق ستون - ڈنڈا
Pillar.	ستون - كهمبه - لاٹهه
Pilaster.	ستون جسكا نصف حصه چنائي مين پوشيده هو - نيم ستون
Plan.	سطحي نقشه
Block (of houses.)	سلسلۂ يا مجموعۂ مكانات
Steatite.	سنگ صابون
Oxus.	سيحون (دريا)
Style, School.	طرز - نمونه
Niche.	طاق - طاقچه
Double-headed Eagle.	عقاب ذوراسين
Shaft (of Pillar.)	عمود ستون
Antiquities.	عتائق - قديم اشياء
Mediaeval Period. / Mediaeval age.	عهد وسطے - قرون وسطے / ازمنۂ وسطے
Technique.	فن سنگتراشي مين تصوير كا اصطلاحي طريق تكميل - اصطلاحي امور - عملي دستكاري
B. C.	ق - م - (قبل مسيح)
Corinthian.	كارنتهي

Cornice.	کارنس - چهجه
Balustrade. / Railing.	کٹہرہ - جنگله
Plinth.	کرسي (عمارت کي)
Pedestal.	کرسي (ستون وغيرہ کي)
Ribbed or / Fluted.	کهارے دار - خيارے دار
Column.	لاٹهه - ستون - مينار
Vault.	لداؤ
Eurasian Greeks.	مخلوط يوناني - ايشيائي يوناني
Chapel.	مندر
Bezel.	مہر
Statue.	مجسمه - مورتي - تصوير - بُت - مورت
Figure.	مورتي - تصوير
Image.	مُجسمه - بُت
Statue in the round.	مکمل مجسمه
Apsidal Temple.	محرابي مندر
Satrap.	مرزبان - صوبه‌دار
Relief.	مرقعه - تصوير - مجموعۂ تصاوير
Bead.	منکا - دانه
Paste.	نقلي جواهرات بنانے کا مصالحه
Hellenistic School.	يوناني طرز - يوناني صنعت